

فرض عموماً پر مشتمل آسان اور دلچسپ کتاب

فیضانِ فرضِ عموماً

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

اللہ تعالیٰ، انبیاء و مرسلین، ملائکہ، اولیاء
جنت و نزع اور تقدیر وغیرہا کے بارے میں
عقائد و نظریات

طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، نکاح، طلاق
اور عقیقہ و عقدہ وغیرہا کے مسائل

مصنف

استاذ الفقہ والحديث
مفتی محمد ہاشم عثمانی علیہ السلام

مکتبہ امام اہلسنت

0332-9292026



فیضانِ فرضِ علوم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ امان اکسپریس

فون: 0332-9292026

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ----- فیضانِ فرضِ علوم

مصنف ----- حضرت علامہ مفتی محمد ہاشم خان البطارى المدنی مدظلہ العالی

ناشر ----- مکتبہ امام اہلسنت، لاہور

فون نمبر ----- 0332-9292026

صفحات ----- 399

قیمت ----- 340

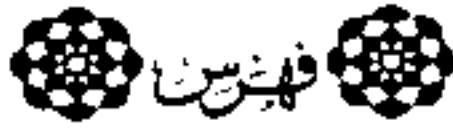
اشاعت اول ----- ربیع النور 1435ھ بمطابق جنوری 2014ء

اشاعت چہارم ----- ربیع النور 1436ھ بمطابق جنوری 2015ء

ملنے کے پتے

والضحیٰ پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور: 0300:7259263

مکتبہ فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد: 0312:6561574



صفحہ نمبر	مضامین
16	کتاب العقائد
16	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان
16	اللہ عزوجل کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟
17	اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ
19	اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق کا لفظ بولنا کیسا؟
21	انبیاء علیہم السلام سے متعلق عقائد
21	نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟
21	انبیاء کے بارے ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟
23	کیا انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں؟
25	کن کن انبیاء کے نام قرآن مجید میں صراحتاً موجود ہیں؟
28	سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص
30	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ماننے کا حکم
32	کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو سکتی ہے؟
34	لواء الحمد سے کیا مراد ہے؟
36	معجزہ و کرامت
36	کیا جھوٹا نبی معجزہ دکھا سکتا ہے؟
37	آسمانی کتابیں
40	فرشتوں کا بیان
41	فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟
42	جنات کا بیان
42	جنات کے وجود کا انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

43	عالم برزخ اور موت کا بیان
45	آواگون کے کہتے ہیں؟ اور اس کے ماننے کا کیا حکم ہے؟
47	جس مردے کو دفن نہ کیا جائے، کیا اس سے بھی سوالاتِ قبر ہوں گے؟
48	وہ کون ہیں، جن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟
49	قیامت کی نشانیاں
49	قیامت کی علاماتِ صغریٰ
51	قیامت کی علاماتِ کبریٰ
59	حشر کا بیان
59	قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے کیسے اٹھیں گے؟
65	حوضِ کوثر کیا ہے؟
68	جنت کا بیان
68	جنت کتنی وسیع ہے؟
71	کھانا ہضم کیسے ہوگا؟
71	کیا جنت میں جسم پر بال ہوں گے؟
73	کیا جنت و دوزخ اب بھی موجود ہیں؟
74	دوزخ کا بیان
74	جہنم کی آگ کیسی ہے؟
77	جہنمیوں کی شکلیں کیسی ہوں گی اور ان کے جسم کے اعضاء کیسے ہوں گے؟
79	تقدیر کا بیان
79	کیا اللہ تعالیٰ کے علم یا لکھ دینے نے انسان کو مجبور کر دیا ہے؟
79	تقدیر کی کتنی اقسام ہیں؟
81	ایمان و کفر کا بیان
81	ضروریاتِ دین سے کیا مراد ہے؟
83	کیا ایسے احوال بھی ہیں جن کا کرنا کفر ہو؟

85	کفریہ کلمات کا بیان
85	ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ فلاں کلمہ کفریہ ہے؟
89	تجدیدِ ایمان کا طریقہ۔
91	صحابہ کرام علیہم الرضوان
91	کسی صحابی کے ساتھ (معاذ اللہ) بغض رکھنا کیسا ہے؟
92	کیا کوئی ولی کسی صحابی کے رتبہ کو پہنچ سکتا ہے؟
95	خلفائے راشدین
95	خلفائے اربعہ (چار خلفاء) میں افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟
95	خلفائے اربعہ کے بعد صحابہ میں کون افضل ہے؟
96	سب سے پہلے اسلامی بادشاہ کون ہیں؟
98	اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم
98	جو اہل بیت سے محبت نہ رکھے، وہ کیسا ہے؟
98	اہل بیت اطہار کے فضائل۔
100	اہمات المؤمنین کی تعداد کتنی ہے اور ان کے اسماء مبارکہ کیا ہیں؟
102	ولایت کا بیان
102	کیا ولایت بے علم کو مل سکتی ہے؟
103	کیا کوئی ولی شریعت کی پابندی سے آزاد ہو سکتا ہے؟
104	کرامت اولیاء کے منکر کا کیا حکم ہے؟
105	کیا اولیاء کرام قبروں میں زندہ ہوتے ہیں؟
105	بیمہ کس کو بنانا چاہیے؟
106	کتاب الطہارۃ
106	نجاستوں کا بیان
106	نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟
108	نجاست غلیظہ کون کی چیزیں ہیں؟

108	دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے؟
109	نجاستِ خفیفہ کون سی چیزیں ہیں؟
112	ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے
112	ناپاک بدن یا کپڑے کس کس چیز سے پاک کر سکتے ہیں؟
114	کیا یہ ضروری ہے کہ لگا تار تین بار دھویا جائے؟
116	ناپاک زمین کیسے پاک ہوگی؟
117	ناپاک تیل کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
119	استنجاء کا بیان
119	استنجاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسا ہے؟
120	کس کس جگہ پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ ہے؟
123	لتجھا آدمی ہو تو اسے استنجاء کون کروائے؟
124	حیض و نفاس کا بیان
124	حیض، نفاس اور استحاضہ کسے کہتے ہیں؟
125	حیض و نفاس والی عورت کو کون سے امور منع ہیں؟
127	وضو کا بیان
127	چہرہ سے کیا مراد ہے؟
128	وضو کی سنتیں
128	مسواک کے کچھ اداب
129	وضو کے مستحبات
130	وضو میں مکروہات
130	وضو توڑنے والی چیزیں
132	موزوں پر مسح کا بیان
132	موزوں پر مسح کرنے کے لیے شرائط ہیں۔
133	مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

134	غسل کا بیان
134	غسل کا سنت طریقہ
135	غسل واجب ہونے کے اسباب
136	غسل کرنا کب مستحب ہے؟
139	پانی کا بیان
139	پانی کی استعمال کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟
140	دہ دردہ کی تعریف
140	ماء مستعمل کون سا پانی ہے؟
143	جوٹھے پانی کا بیان
144	شرابی کے جوٹھے کا کیا حکم ہے؟
145	کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو برتن کیسے پاک ہوگا؟
146	کنوئیں کا بیان
146	کنوئیں سے کل پانی نکالنے کا حکم کب ہوتا ہے؟
148	کل پانی نکالنے سے کیا مراد ہے؟
149	تیمم کا بیان
149	پانی پر قدرت نہ پانے کی صورتیں کون سی ہیں؟
151	آب زمزم کی موجودگی میں تیمم کر سکتے ہیں؟
152	تیمم کا طریقہ
154	وضو اور غسل کے تیمم میں کیا فرق ہے؟
156	تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟
157	کتاب الصلوٰۃ
157	مامورات ومنہیات
157	مامورات اور منہیات سے کیا مراد ہے؟
161	اذان و اقامت کا بیان

161	نمازہنجگانہ کے لیے اذان دینے کا کیا حکم ہے؟
162	کن مواقع پر اذان دینا مستحب ہے؟
162	کن کی اذان مکروہ ہے؟
163	موذن کیسا ہونا چاہیے؟
165	اذان وقامت میں کیا فرق ہے؟
168	اذان پر اجرت لینا کیسا ہے؟
169	نماز کی شرائط اور فرائض
170	طہارت کا بیان
170	شرط نماز کس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے؟
172	ستر عورت
174	اگر کسی کے پاس کپڑے نہیں تو کیسے نماز پڑھے؟
176	استقبال قبلہ
176	اگر کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھے، تو کس طرف رخ کرے؟
177	جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، اس کے لیے کیا حکم ہے؟
178	اگر دوران نماز منہ قبلہ سے پھیرا تو کیا حکم ہے؟
179	نماز کے اوقات کا بیان
179	سایہ اصلی سے کیا مراد ہے؟
180	وتر کا وقت کیا ہے؟
183	وہ کون سے اوقات ہیں جن میں کوئی نماز جائز نہیں؟
184	وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نوافل پڑھنا منع ہے؟
187	نیت کا بیان
187	نیت کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟
189	کیا یہ نیت ضروری ہے کہ معصوم یا ابلہ کی طرف ہے؟
190	کس صورت میں امام کو امامت کی نیت ضروری ہے؟

191	نماز کا طریقہ
193	تکبیر تحریمیہ
194	گونا گونا گویا تحریر یہ کیسے کہے گا؟
194	تکبیر اولیٰ کی فضیلت کب تک پاسکتا ہے؟
195	قیام کا بیان
195	قیام کتنی دیر ضروری ہے؟
197	قراءت کا بیان
197	نماز میں کتنی قراءت فرض ہے؟
198	جہر اور سر کی حد کیا ہے؟
199	کتنا قرآن حفظ کرنا ضروری ہے؟
203	مسائل قراءت تبیین و نماز
203	قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا افضل ہے یا زبانی پڑھنا؟
206	قرآن یاد کر کے بھلا دینا کیا ہے؟
207	قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان
209	رکوع و سجود
210	ایک رکعت میں کتنی بار سجدہ فرض ہے؟
211	تعدد الضمیر اور خروج بضم
212	کیا قیام، رکوع، سجود اور تعدد اخیرہ ترتیب سے کرنا ضروری ہیں؟
213	نماز کی واجبات، سنن اور مستحبات
218	ماست کا بیان
218	مام کے لیے کتنی شرطیں ہیں؟
219	منیٰ منیٰ کی اقتدا کب کر سکتا ہے؟
219	ماہیت کا زیادہ حقدار کون ہے؟
223	کن لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

224	جماعت کا بیان
224	جماعت میں حاضری کس کس صورت میں معاف ہے؟
225	کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے؟
227	مقتدی کی کتنی قسمیں ہیں؟
232	نماز کے مفسدات
235	امام کو لقمہ دینے کا بیان
235	لقمہ کہاں دے سکتے ہیں؟
236	کیا لقمہ دینے کے لیے بالغ ہونا شرط ہے؟
237	نمازی کے آگے سے گزرنا
237	نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟
240	نماز کے مکروہات
240	نماز کے مکروہات تحریمیہ
242	نماز کے مکروہات تنزیہیہ
244	نماز توڑ دینا کب جائز ہے؟
246	احکام مسجد
246	مساجد کو کن چیزوں سے بچانے کا حکم ہے؟
247	مسجد میں کب جانے کی ممانعت ہے؟
249	وتر کا بیان
250	جو شخص دعائے قنوت نہ پڑھ سکے، وہ کیا پڑھے؟
251	وتر کا بہتر وقت کیا ہے؟
252	سنن و نوافل
252	سنن مؤکدہ میں قنوت کے اعتبار سے کیا ترتیب ہے؟
254	اکٹھے کتنی رکعات نوافل بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں؟
256	کیا نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

257	نوافل کی اقسام
263	تراویح کا بیان
263	تراویح کا وقت کیا ہے؟
264	تراویح میں قرآن ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟
266	کیا تراویح بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟
267	قضا نمازوں کا بیان
267	نماز قضا کر دینے کے لیے شرعی اعذار کیا ہیں؟
268	قضا نماز کس وقت میں پڑھی جائے؟
269	قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے یا نہیں؟
271	کیا نوافل و سنن کی جگہ قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟
273	سجدہ سہو کا بیان
273	سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے؟
277	مریض کی نماز
277	اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قادر نہیں تو کیا کرے؟
278	بیماری کی حالت میں جو نمازیں قضا ہوئیں، انہیں کیسے ادا کرے گا؟
279	سجدہ تلاوت کا بیان
279	کیا سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت سننا ضروری ہے؟
280	سجدہ تلاوت کے لیے کیا شرائط ہیں؟
280	سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ
281	تمام آیات سجدہ ایک مجلس میں پڑھنے کی فضیلت
282	مسافر کی نماز
283	کیا سنتوں میں بھی قصر ہے؟
284	وطن کی کتنی قسمیں ہیں؟
286	نماز جمعہ کا بیان

286	جمعہ پڑھنے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟
287	خطبہ میں کتنی چیزیں سنت ہیں؟
288	جمعہ واجب (لازم) ہونے کی شرطیں
290	خطبہ میں کیا چیزیں حرام ہیں؟
291	نماز عید کا بیان
291	عیدین کی ادا کی کیا شرائط ہیں؟
291	روزِ عید کے مستحبات کیا ہیں؟
292	نماز عید کا طریقہ
294	کتاب الجنائز
294	صیبت کا بیان
294	جان کنی کے وقت کیا کرنا چاہیے؟
298	غسل صیبت
298	صیبت کو نہلانے کا طریقہ
301	کفن صیبت
301	کفن پہنانے کا طریقہ
303	جنازہ لے کر جانا
305	نماز جنازہ
305	نماز جنازہ کی شرائط کیا ہیں؟
306	نماز جنازہ کا طریقہ
306	کن لوگوں کا نماز جنازہ نہیں پڑھا جائے گا؟
309	دفن صیبت
313	ایصال ثواب کا بیان
313	تیجا اور چالیسویں شریف کا کیا حکم ہے؟
316	کتاب الزکوٰۃ

316	زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟
316	زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ کیا ہے؟
317	حاجتِ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟
319	اموالِ زکوٰۃ کون سے ہیں؟
320	نصاب کا مالک ہے، مگر اس پر قرض ہے، تو کیا حکم ہے؟
322	مصارفِ زکوٰۃ
323	کن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟
324	کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟
325	زکوٰۃ کی ادائیگی کی کیا شرائط ہیں؟
327	جانوروں کی زکوٰۃ
327	کتنی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے؟
330	عشر کا بیان
330	زمین کی کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟
330	کن فصلوں پر عشر واجب نہیں؟
331	کیا قرض دار کو عشر معاف ہے؟
333	عشر کسے دیا جائے؟
334	صدقہ فطر
334	صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟
335	اگر باپ نہ ہو، تو کیا چھوٹے بچوں کا ماں پر واجب ہوگا؟
336	صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟
338 ^B	کتاب الصوم
338	روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟
340	نیت کا بیان
340	روزے کی نیت کیسے کریں گے؟

341	کیا سحری کھانا نیت شمار ہوگا؟
343	چاند کا بیان
343	کن مہینوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے؟
343	چاند ہونے یا نہ ہونے میں علمِ ہیئت کا اعتبار ہے یا نہیں؟
345	گواہی دینے والے سے تفتیشی سوالات کرنا کیسا؟
346	ایک جگہ چاند دیکھا گیا، وہ صرف وہیں کے لیے ہے یا ہر جگہ کے لیے؟
346	چاند کے ثبوت میں کون سے طریقے نامعتبر ہیں؟
348	مفسداتِ روزہ
348	روزے کو توڑنے والی چیزیں
350	منہ بھرے کی تعریف کیا ہے؟
351	روزہ نہ توڑنے والی چیزیں
351	کن صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا؟
353	کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتا پیتا دیکھیں، تو کیا حکم ہے؟
354	وہ صورتیں جن میں صرف قضا لازم ہوتی ہے
356	کفارے کے احکام
359	مکروہاتِ روزہ
361	کیا روزے کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟
362	روزے نہ رکھنے کی اجازت کی صورتیں
364	عورت کو دورانِ روزہ حیض آ گیا، تو کیا حکم ہے؟
365	ایک روزے کا فدیہ کتنا ہے؟
366	نفلی روزہ توڑنے کی کب اجازت ہے؟
367	کتاب النکاح
367	خضیٰ مشکل (ہجرے) کا نکاح مرد سے ہو گا یا عورت سے؟
367	نکاح کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

368	نکاح کے مستحبات
368	نکاح کے ارکان
368	نکاح کے لیے شرائط
370	نکاح کا مختصر طریقہ
372	کتاب الطلاق
372	طلاق دینا کیسا ہے؟
372	دینے کے اعتبار طلاق کی سے کتنی قسمیں ہیں؟
373	الفاظ طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟
374	وہ کون سی طلاق ہے کہ جس میں نکاح کرنا پڑتا ہے؟
375	کیا نشہ کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟
377	عقیقہ کا بیان
377	عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟
379	عبداللہ اور عبدالرحمن نام رکھنا کیسا ہے؟
381	ختنہ کا بیان
381	بچے کا ختنہ کس عمر میں کروایا جائے؟
381	بچہ اگر ایسا پیدا ہوا، جسے ختنہ کی حاجت نہیں، تو کیا کیا جائے؟
382	بوڑھا آدمی مسلمان ہوا، ختنہ نہیں ہوا تو وہ کیا کرے؟
383	کچھ امور باطنیہ
388	قرآن کے بارے میں معلومات
390	ماخذ و مراجع

کتاب العقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان

سوال: اللہ عزوجل کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: اللہ عزوجل کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ

(1) اللہ عزوجل ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں۔

(ب) 30، سورہ اخلاص، آیت 1 ☆ پ 8، سورہ الأنعام، آیت 163 ☆ منہج الروض الأزہر للفقاری، ص 14)

(2) وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت و پرستش کی جائے، اس کے علاوہ

کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (ب) 1، سورہ البقرہ، آیت 21)

(3) وہ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری اور عدم (نہ ہونا) محال ہے۔

(شرح الفقہ الأكبر للفقاری، ص 15)

(4) وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنی ہیں۔

(المعتقد المنتقد، ص 18)

(5) وہ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں۔

(ب) 20، سورہ القصص، آیت 88 ☆ المسامرة بشرح المسایرة، الأصل الثانی والثالث، ص 22، 24)

(6) وہ بے پرواہ ہے بے نیاز ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج

ہے۔ (ب) 30، سورہ الإخلاص، آیت 2 ☆ منہج الروض الأزہر فی شرح الفقہ الأكبر، ص 14)

(7) جس طرح اُس کی ذات قدیم، ازلی، ابدی ہے، صفات بھی قدیم، ازلی،

ابدی ہیں۔ اُس کی ذات و صفات کے ہوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر

موجود ہوئیں۔ (منہج الروض الأزہر فی شرح الفقہ الأكبر، ص 23 ☆ شرح العقائد النسفیہ، ص 24)

(8) وہ نہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا اور نہ اُس کے لیے بیوی، جو اُسے باپ یا بیٹا

تتائے یا اُس کے لیے بیوی ثابت کرے کافر ہے۔

(پ 30، سورۃ الإخلاص، آیت 3 ☆ انشفا، فصل فی بیان ما بوم من العقالات کفر، ج 2، ص 283 ☆ مجمع الأنهر، کتاب السیر والجهاد، ج 2، ص 504)

(9) وہی ہر شے کا خالق ہے، ذوات ہوں خواہ افعال، سب اسی کے پیدا کیے

ہوئے ہیں۔

(پ 13، سورۃ الرعد، آیت 16 ☆ پ 23، سورۃ الصافات، آیت 96 ☆ شرح العقائد النسفیة، ص 76)

(10) حقیقہ روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیر ہم سب وسیلہ ہیں۔

(پ 27، سورۃ الذریت، آیت 58) (تفسیر البغوی، پ 30، تحت الآیة (فَالْمُذْتَبِرَاتِ أَمْزًا)، ج 4، ص 411)

(11) اللہ تعالیٰ جسم، جہت، مکان، شکل و صورت اور حرکت و سکون سب سے

پاک ہے۔ (شعب الإيمان، باب فی الإيمان باللہ عزوجل، فصل فی معرفة أسماء اللہ وصفاته،

ج 1، ص 113 ☆ شرح المواضع، المقصد الأول، ج 8، ص 22 ☆ شرح المقاصد، ج 2، ص 270)

(12) وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب و نقصان

ہے پاک ہے، مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اُس پر قطعاً

محال ہیں۔

(المسامرة بشرح المسایرة، ص 393 ☆ الفتاوی الرضویة، ج 15، ص 320)

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ کون سی ہیں؟

جواب: صفات ذاتیہ سات ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(1) حیات (2) قدرت (3) سننا (4) دیکھنا (5) کلام (6) علم (7) ارادہ۔

(فقہ الأكبر، ص 15 تا 19 ☆ الحادیفة الندیة، ج 1، ص 251 تا 256)

سوال: ان صفات کی کچھ تفصیل ارشاد فرمادیں؟

جواب: وہ حئی ہے، یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے،

جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

وہ ہر ممکن پر قادر ہے، کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں۔

وہ سب سے پہلے ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے، مگر اس کا سننا کان سے نہیں۔

وہ بصیر ہے یعنی ہر باریک سے باریک کو کہ خور دین سے محسوس نہ ہو دیکھتا

ہے، مگر اس کا دیکھنا آنکھ سے نہیں۔

وہ کلام فرماتا ہے، مگر اس کا کلام زبان سے نہیں، اور اس کا کلام آواز اور الفاظ و حروف سے پاک ہے۔

اُس کا علم ہر شے کو محیط ہے، وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے۔

ارادہ و مشیت کی صفت سے متصف ہے، اس کے ارادہ و مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، تمام چیزوں کو اپنے ارادے سے پیدا فرماتا ہے اور ان میں اپنے ارادے سے تصرف فرماتا ہے، یہ نہیں کہ بے ارادہ اس سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔

(بہار شریعت ملخصاً، ص 6 تا 10)

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین ہیں یا غیر؟

جواب: صفات باری تعالیٰ نہ عین ہیں نہ غیر، یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اُس سے کسی طرح جدا ہو سکیں کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم۔

(شرح عقائد نسفیہ، ص 47، 48)

بلا تشبیہ اس کو یوں سمجھیں کہ پھول کی خوشبو پھول کی صفت ہے جو پھول کے ساتھ ہی پائی جاتی ہے، مگر اس خوشبو کو ہم پھول نہیں کہتے، اور نہ ہی اُسے پھول سے جدا کہہ سکتے ہیں۔

سوال: اللہ میاں کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ساتھ "میاں" کا لفظ بولنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ، اللہ

عزوجل وغیرہ بولنا چاہئے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کیلئے میاں کا لفظ نہ بولا جائے کہ وہ تین معنی رکھتا ہے، آقا اور شوہر اور مرد و عورت میں زنا کا دلال، ان میں دورب العزت عزوجل کے لئے محال (یعنی ناممکن) ہیں، لہذا اطلاق (یعنی بولنا) ممنوع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 14، ص 614)

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کو سخی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں جو اد کہنا چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اسمائے الہیہ توقیفیہ (قرآن و حدیث کی طرف سے ٹھہرائے ہوئے) ہیں، یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ کا جو اد ہونا اپنا ایمان (ہے) مگر اسے سخی نہیں کہہ سکتے کہ شرع میں وارد نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 27، ص 165)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العناہ فرماتے ہیں: ”محاوَرۃ عرب میں عموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جو اد وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے، اسی لیے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، ج 1، ص 221)

سوال: اللہ تعالیٰ کے لئے عاشق کا لفظ بولنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے۔ اور ایسا لفظ بے دُرود شرعی اللہ تعالیٰ کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 114)

سوال: کیا دنیا میں جاگتی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے؟ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ آئیں ہم آپ کو جاگتی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کراتے ہیں۔

جواب: دنیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے بیداری میں چشمِ سر سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں، جو اس کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ)) ترجمہ: جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی شخص موت سے پہلے ہرگز اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکتا۔ (صحیح مسلم، باب ذکر ابن صیاد، ج 4، ص 2245، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے ”لایجوز لاحد ان یدعی انه رأى الله بعین رأسه، ومن زعم ذلك فهو كافر مراق الدم“ ترجمہ: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا دعویٰ کرے، اور جس نے یہ گمان کیا تو وہ کافر اور مباح الدم ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص 200، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سوال: کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار

کیا ہے؟

جواب: جی ہاں! جمہور اہل سنت کے نزدیک معراج کی رات حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

(الفتاویٰ الحدیثیۃ، مطلب فی رؤیۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا، ص 200، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سوال: کیا دنیا کے اندر خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! خواب میں ہو سکتا ہے، اولیاء سے ثابت ہے، ہمارے امام

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔ (منح الروض الازہر، ص 83)

سوال: کیا آخرت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا؟

جواب: جی ہاں! جنت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ (فقہ اکبر، ص 83)

انبیاء علیہم السلام سے متعلق عقائد

سوال: نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔

(شرح المقاصد، المبحث الأول، ج 3، ص 268 ☆ المعتقد المنتقد، الباب الثانی فی النبوات، ص 105)

سوال: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: دو طرح کا فرق ہے:

(1) نبی کو اگر تبلیغ کا حکم بھی دیا گیا تو وہ رسول بھی ہے۔

(2) رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

(المعتقد المنتقد، الباب الثانی فی النبوات، ص 105 ☆ ب 12، سورہ ہود، آیت 69 ☆ تفسیر

الطبری، تحت الآیة (وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا)، ج 7، ص 67)

سوال: کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں! جن اور فرشتے نبی نہیں ہوتے، نبی صرف انسانوں میں ہوتے

ہیں اور ان میں بھی یہ مرتبہ صرف مرد کے لیے ہے، کوئی عورت نبی نہ ہوئی۔

(ب 12، سورہ یوسف، آیت 109 ☆ الجامع لأحكام القرآن للقرطبی، ب 12، سورہ یوسف، تحت

ہذہ الآیة، ج 5، الجزء التاسع، ص 193)

سوال: انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ

(1) انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو لوگوں کے لیے باعثِ

نفرت ہو، جیسے جھوٹ، خیانت اور جہالت وغیر ہا بری صفات سے قبل نبوت اور بعد نبوت

بالا جماع معصوم ہیں۔

(روح البیان، ج 8، ص 47 ☆ الحدیقة السندیة علی الطريقة المحمدیة، ج 1، ص 288 ☆ مسح الروض

الأزهر للقاری، الأنبیاء منزہون عن الصفات والکبائر، ص 56، 57 ☆ الفقه الأكبر، ص 61)

(2) اور اسی طرح ایسے افعال سے جو جاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل

نبوت اور بعد نبوت بالا جماع معصوم ہیں۔

(الحدیقة السندیة، ج 1، ص 288)

(3) اور کبار سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تہمتِ صغائر (قصداً صغیرہ گناہ کرنے) سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔ (الحدیقة الندیہ، ج 1، ص 288)

(4) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے۔

(پ 6، سورۃ المائدہ، آیت 67 ☆ الجامع لأحكام القرآن للقرطبی، ج 3، الجزء الثانی، ص 145 ☆ المعتقد المنتقد، ص 113، 114 ☆ البیواقیت والجواہر، ص 252)

(5) احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے۔

(المسامرة بشرح المسایرة، شروط النبوة، الکلام علی العصمة، ص 234، 235)

(6) اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے،

پاک ہونا ضروری ہے۔ (المسامرة، شروط النبوة، الکلام علی العصمة، ص 226)

(7) اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ مگر یہ علم غیب

کہ ان کو ہے اللہ عزوجل کے دیئے سے ہے، لہذا ان کا علم عطائی ہوا۔

(پ 1، سورۃ البقرة، آیت 31 ☆ پ 3، سورۃ البقرة، آیت 255 ☆ تفسیر الخازن، ج 1، ص 196)

(8) انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسل ملائکہ سے بھی افضل ہیں۔ ولی

کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔

(پ 7، سورۃ الانعام، آیت 86 ☆ تفسیر الخازن، ج 2، ص 33، تحت الآیة (وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلٰی

الْغَالِبِينَ ☆ شرح المقاصد، ج 3، ص 320، 321 ☆ منح الروض الأزهر، ص 121)

(9) نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا

تکذیب، کفر ہے۔

(پ 26، سورۃ الفتح، آیت 9 ☆ جواہر البحار، ج 3، ص 280 ☆ تفسیر روح البیان، ج 3، ص 394)

(10) تمام انبیاء اللہ عزوجل کے حضور عظیم و جاہت و عزت والے ہیں ان کو

اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

(ب22، الأحزاب، آیت 69 ☆ تفسیر ابن کثیر، ج6، ص430، تحت الآية (وَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا)

(11) انبیاء علیہم السلام کو عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے

بدرجہ زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

(المسایرة، شروط النبوة، ص226 ☆ شرح المقاصد، المبحث السادس، ج3، ص317)

سوال: کیا انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں؟

جواب: جی ہاں! انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح حیاتِ حقیقی

زندہ ہیں، جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیق و وعدہ الہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہو گئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدائے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بیوی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے، کہ وہاں یہ جائز نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، ذکر وفاته ودفنه، الحدیث 1637، ج2، ص291 ☆ مسند ابی

یعلیٰ، الحدیث 3412، ج3، ص216 ☆ فیوض الحرمین للشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی،

ص28 ☆ روح المعانی، ج11، ص52، 53 ☆ تکمیل ایمان، ص122 ☆ الحاوی للفتاویٰ، کتاب

البعث، انباء الأذکیاء بحیاء الأنبیاء، ج2، ص179، 180)

سوال: کیا نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی

معرفت ہو یا بلا واسطہ۔ (ب25، سورۃ الشوری، آیت 51 ☆ المعتقد المستفد، ص106)

سوال: کیا وحی نبوت غیر نبی کو ہو سکتی ہے؟

جواب: وحی نبوت، انبیاء کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیر نبی کے لیے

مانے کافر ہے۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے،

اُس کو الہام کہتے ہیں، اور وحی شیطانی کہ القامین جانب شیطان ہو، یہ کاہن، ساحر اور دیگر

کفار و فساق کے لیے ہوتی ہے۔

(المعتقد المنتقد، ص 105 ☆ الشفاء، فصل فی بیان ما ہو من المقالات کفر، الجزء 2، ص 285)
☆ المرقاة، کتاب العلم، ج 1، ص 445 ☆ پ 7، سورة الأنعام، آیت 112)

سوال: کیا نبوت کسی ہے یعنی آدمی عبادت و ریاضت سے حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الہی ہے، کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں! دیتا اسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے۔ اور جو اسے کسی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے۔

(المعتقد المنتقد، ص 107) (البراقیت والجواب، ص 224)

سوال: جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز مانے اس کے بارے میں کیا حکم

ہے؟

جواب: جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

(المعتقد المنتقد، ص 109)

سوال: کیا نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے؟ نبی کے علاوہ اور کون معصوم ہوتا

ہے؟

جواب: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور فرشتے کا خاصہ ہے، کہ نبی اور فرشتے کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔

(منع الروض الأزهر، ص 56 ☆ المعتقد المنتقد، ص 110 ☆ الشفاء، فصل فی القول فی عصمة الملائكة، ج 2، ص 174، 175)

سوال: عصمتِ انبیاء کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظِ الہی کا وعدہ ہولیا، جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیا، کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے، ان سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہوتا شرعاً محال بھی نہیں۔

(لسینم الرياض فی شرح الشفاء، الباب الأول، فصل فی عصمة الانبياء، ج 4، ص 144، 193)

سوال: کن انبیاء علیہم السلام کے نام قرآن مجید میں صراحتاً موجود ہیں؟

جواب: جن کے اسمائے طیبہ بالتصریح قرآن مجید میں ہیں، وہ یہ ہیں:

- (1) حضرت آدم علیہ السلام (2) حضرت نوح علیہ السلام (3) حضرت ابراہیم علیہ السلام (4) حضرت اسماعیل علیہ السلام (5) حضرت اسحاق علیہ السلام (6) حضرت یعقوب علیہ السلام (7) حضرت یوسف علیہ السلام (8) حضرت موسیٰ علیہ السلام (9) حضرت ہارون علیہ السلام (10) حضرت شعیب علیہ السلام (11) حضرت لوط علیہ السلام (12) حضرت ہود علیہ السلام (13) حضرت داؤد علیہ السلام (14) حضرت سلیمان علیہ السلام (15) حضرت ایوب علیہ السلام (16) حضرت زکریا علیہ السلام (17) حضرت یحییٰ علیہ السلام (18) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (19) حضرت الیاس علیہ السلام (20) حضرت الیسع علیہ السلام (21) حضرت یونس علیہ السلام (22) حضرت ادریس علیہ السلام (23) حضرت ذوالکفل علیہ السلام (24) حضرت صالح علیہ السلام (25) حضرت عزیز علیہ السلام (26) حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوال: انبیاء کی کل کتنی تعداد ہے؟

جواب: انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں، کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کونبوت سے خارج ماننے، یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں، لہذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ (عزوجل) کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

(المسامرة بشرح المسامرة، ص 226)

سوال: سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

جواب: دنیا میں تشریف لانے کے اعتبار سے سب میں پہلے نبی حضرت

آدم علیہ السلام ہیں۔ (المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 21602، ج 8، ص 130)

نوٹ: ”دنیا میں تشریف لانے“ کی قید اس لیے لگائی کہ مطلق نبوت ملنے کی بات

کی جائے تو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بھی مقام نبوت پر فائز

تھے جب آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: بِيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)) ترجمہ: صحابہ کرام علیہم السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا: جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(جامع ترمذی، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص 9، دار الغرب الاسلامی، بیروت) ہاں بعثت کے اعتبار سے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔

سوال: سب سے پہلے رسول کون ہیں؟

جواب: سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها، الحدیث 193، ص 122) انھوں نے نو سو پچاس برس ہدایت فرمائی، اُن کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزا کرتے، اتنے عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے، جب باقیوں کو ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں، ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے، مجبور ہو کر اپنے رب کے غمور اُن کے ہلاک کی دعا کی، طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے۔

(پ 20، سورۃ العنکبوت، آیت 14 ☆ پ 8، سورۃ الاعراف، آیت 59 تا 72 ☆ پ 11، سورۃ یونس، آیت 71 تا 73 ☆ پ 12، سورۃ ہود، آیت 25 تا 47 ☆ پ 18، سورۃ المؤمنون، آیت 23 تا 30 ☆ پ 19، سورۃ الشعراء، آیت 105 تا 122 ☆ پ 20، سورۃ العنکبوت، آیت 15، 14 ☆ پ 29، سورۃ نوح، آیت 1 تا 28)

سوال: انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کا، ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الہی سے افضل ہیں۔

(ب، 15، سورة الإسراء، آیت 55 ☆ التفسیر الکبیر، ج 2، ص 521 تا 524)

سوال: انبیاء کرام علیہم السلام کی لغزشوں کا تذکرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں، ان کا ذکر

تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے، اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال؟ مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے، جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے، وہ اُس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تو وضع فرمائیں، دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے تو مردودِ بارگاہ ہو، پھر اُنکے یہ افعال جن کو لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کے مُثمر ہوتے ہیں، ایک لغزشِ آدم علیہ السلام کو دیکھئے، اگر وہ نہ ہوتی، جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مٹوبات کے دروازے بند رہتے، اُن سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم السلام کی لغزش، من و تو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ حسنات الأبرار سیئات المقربین۔

ترجمہ: نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے خطاؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔

(أشعة اللمعات، کتاب الإیمان، الفصل الأول، ج 1، ص 43 ☆ فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 823.824 ☆

بہار شریعت، حصہ 1، ص 88.89)

سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص

سوال: اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے افضل کون ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع مخلوقِ الہی سے افضل ہیں، کہ اوروں کو

فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہ سب جمع کر دیے گئے۔

(پ 15، سورۃ الإسراء، آیت 55 ☆ التفسیر الکبیر، ج 2، ص 521 تا 524 ☆ پ 7، سورۃ

الأنعام، آیت 9 ☆ تفسیر الخازن، ج 2، ص 34)

اور ان کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ

نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاة، ج 1، ص 134 ☆ الخصائص الکبریٰ، باب اختصاصہ صلی اللہ

علیہ وسلم بعموم الدعوة الخ، ج 2، ص 320 ☆ الفتاویٰ الرضویہ، ج 30، ص 253)

بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل میں، بلکہ حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس سے ملا، بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی صفت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 30، ص 677)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام

خلق رضائے مولا کی متلاشی ہے اور اللہ عزوجل طالبِ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(پ 30، سورۃ الضحیٰ، آیت 5 ☆ پ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 144 ☆ التفسیر الکبیر، ج 2، ص 82 ☆

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، الحدیث 4788، ج 3، ص 303 ☆ صحیح مسلم، کتاب الرضاع،

باب جوار بہنہا نوبتہا لغیرتہا، الحدیث 1464، ص 771)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (حدائقِ بخشش، ص 49)

تمام مخلوق اولین و آخرین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز مند ہے، یہاں تک کہ

حضرت امیرِ ایم خلیل اللہ علیہ السلام بھی۔

(صحیح مسلم، کتاب ایمان، باب ادنیٰ اهل الجنة منزلة فیہا، الحدیث 194، ص 124، 125 ☆

صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب بیان أن القرآن علی الخ، الحدیث 820، ص 409)

سوال: کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیاراتِ تکوینیہ (کائنات میں تصرف کے اختیارات) عطا فرمائے گئے؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحت تصرف کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی ملک ہے، تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السموات والارض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ فرمان ہیں، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا کا ایک حصہ ہے۔

(أشعة اللمعات، ج 4، ص 315 ☆ الفتاویٰ الرضویة، ج 15، ص 267 ☆ جواهر البحار، ج 3، ص 60 ☆ الجواهر المنظم، ص 42 ☆ المواہب، ج 1، ص 28، 29 ☆ نسیم الریاض، القسم الأول فی تعظیم العلی الأعلیٰ لقدر النبی، ج 2، ص 281 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 6902، ج 2، ص 644)

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے احکامِ تشریحیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد فرمائے ہیں؟

جواب: جی ہاں! احکامِ تشریحیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ میں کر دیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

(پ 9، سورۃ الأعراف، آیت 157 ☆ صحیح البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب لا یحل القتال بمکة، الحدیث 1834، ج 1، ص 606 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 20309، ج 7، ص 283، 284)

سوال: روزِ میثاق تمام انبیاء سے کیا عہد لیا گیا؟

جواب: روزِ میثاق تمام انبیاء سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصبِ اعظم اُن کو دیا گیا۔ (پ3، سورہ ال عمران، آیت 81، تفسیر الطبری، الحدیث 7327، ج3، ص330)

سوال: کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں؟

جواب: اور انبیاء کی بعثت تو خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی مگر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن، بلکہ ملائکہ، حیوانات، جمادات، سب کی طرف مبعوث ہوئے۔

(صحیح البخاری، کتاب التیمم، الحدیث 335، ج1، ص137) (پ22، سورہ سبا، آیت 28) (پ9، سورہ اعراف، آیت 158) (صحیح مسلم، کتاب المساجد الخ، الحدیث 533، ص266)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا بعد میں کوئی نیا نبی آسکتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضور، خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے۔

(پ22، سورہ الأحزاب، آیت 40) (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث 3535، ج2، ص487) (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، الحدیث 2226، ج4، ص93) (المعتقد المتقدم، تکمیل الباب، ص119، 120) (الفتاویٰ الرضویہ، ج15، ص578)

سوال: کیا کوئی حضور کی مثل ہو سکتا ہے؟

جواب: محال (ناممکن) ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل ہو، جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر۔

(المعتقد المنتقد، ص 126) (الشفاء، ج 2، ص 239) (شرح الشفا للملا علی الفاری، ج 2، ص 240)
(نسیم الریاض، ج 6، ص 232)

سوال: معراج کیا ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے معراج ہے، کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتویں آسمان اور گرسی و عرش تک، بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی حاصل ہوا نہ ہو، اور جمالِ الہی بچشمِ سر دیدیکھا اور کلامِ الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔

(ب 15، سورہ بنی اسرائیل، آیت 1) (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی قولہ عزوجل (وَكَلَّمْنَا مُوسَى تَكَلِّمًا)، الحدیث 7515، ج 4، ص 580) (الحدیقة الندیة، ج 1، ص 272) (تکمیل الإیمان، ص 128) (تفسیر الخازن، ج 3، ص 158) (حاشیة الصاوی، ج 4، ص 1106) (تفسیر الجلالین، ص 228)

سوال: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعتِ کبریٰ کا منصب دیا گیا، اس سے کیا مراد ہے؟ نیز مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت کے دن حساب کتاب کا انتظار انتہائی سخت ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنا میں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے حساب کتاب شروع ہوگا، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت ملے گا، اس کا نام شفاعتِ کبریٰ ہے، پھر اس پر اولین و آخرین، مؤمنین و منافقین، مؤمنین و کافرین سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کا نام مقامِ محمود ہے۔

(ب 15، سورہ الإسراء، آیت 79) (تفسیر الطبری، ج 8، ص 131) (روح البیان، ج 5، ص 192) (المعتقد المنتقد، تکمیل الباب، ص 127) (الفتاویٰ الرضویة، ج 29، ص 575) (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسیلة، الحدیث 3633، ج 5، ص 353)

سوال: کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعتِ کبریٰ کے علاوہ بھی شفاعت

فرمائیں گے؟

جواب: شفاعت کی اور اقسام بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار آرب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں ہیں، بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا اور مستحق جہنم ہو چکے، ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

(جامع الترمذی، أبواب صفة القيامة، الحدیث 2445، ج 4، ص 198 ☆ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، الحدیث 6566، ج 4، ص 263 ☆ المعتقد المنتقد، أقسام شفاعته صلی اللہ علیہ وسلم، ص 119)

سوال: کیا ایمان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ضروری ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت مدار ایمان، بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے، جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ماں، باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(پ 10، سورة التوبة، آیت 24 ☆ صحیح البخاری، کتاب الإیمان، الحدیث 15، ج 1، ص 17)

سوال: کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت

ہو سکتی ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت الہی ہے، اطاعت الہی بے اطاعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناممکن ہے، یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد فرمائیں، فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرے، بدستور نماز میں ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

(پ 5، سورة النساء، آیت ☆ المعتقد المنتقد، الفصل الأول، ص 133 ☆ صحیح البخاری، کتاب

التفسیر، ج 3، ص 229، ب 9، سورة الأنفال، آیت 124، تفسیر البیضاوی، ج 3، ص 99

سوال: کیا تمام مخلوقات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! جس طرح انسان کے ذمہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

اطاعت فرض ہے۔ یونہی ہر مخلوق پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

(مدارج النبوۃ، ص 193)

سوال: کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کے لیے ضروری ہے؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزو ایمان و

رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے، اس کی اہمیت کا پتا اس

حدیث سے چلتا ہے کہ غزوہ خیبر سے واپسی میں منزل صہبیا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا، مولیٰ علی

نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے، مگر اس خیال سے کہ

زانو سر کاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب

ہو گیا، جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

حکم دیا، ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا، اس سے ثابت

ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوة وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول کی نیند پر قربان کر دی، کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے صدقہ میں

میں۔ دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیے، ایک سوراخ باقی رہ گیا، اُس میں

پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا، تشریف لے گئے اور اُن

کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا، اُس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا، اُس

نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا، انہوں نے اس خیال سے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا، آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا، جب صدیق

اکبر کے آنسو چہرہ انور پر گرے، چشم مبارک کھلی، عرضِ حال کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا، ہر سال وہ زہر عود کرتا، بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

(پ 26، سورة الفتح، آیت 9 ☆ المعجم الكبير، ج 24، ص 145 ☆ روح البیان، تحت بذه الآیة، ج 3، ص 432 ☆ تفسیر الخازن، پ 10، ج 2، ص 240 ☆ سورة التوبة، ج 2، ص 240)

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

سوال: کیا اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ضروری ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرماتھے، اب بھی اسی طرح فرضِ اعظم ہے، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار بادب سنے، اور نامِ پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

(الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبردہ، فصل ج 2، ص 40)

سوال: کیا ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی، سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت میں کام کیا، اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا۔

(الخصائص الكبرى، فائدة فی أن رسالة النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامة لجميع الخلق والانبیاء، وأسمهم کلهم من أمته، ج 1، ص 8 تا 10 ☆ فتاویٰ رضویہ، ج 30، ص 129 ☆ پ 22، سورة الأحزاب، آیت 45، 46 ☆ تفسیر روح البیان، ج 7، ص 197)

سوال: لواء الحمد سے کیا مراد ہے؟

جواب: روزِ قیامت حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا

جس کو لواء الحمد کہتے ہیں، تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے

ہوں گے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسیلة، الحدیث 3625، ج 5، ص 354)

سوال: جو شخص (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول یا فعل کو

حقارت کی نظر سے دیکھے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو بہ

نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔

(الفتاویٰ قاضی خان، کتاب السیر، ج 4، ص 468 ☆ حاشیہ الصاوی، ج 4، ص 1421)

معجزہ و کرامت

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے، اللہ عزوجل اُس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں، جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ (اونٹنی)، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور یدِ بیضا (روشن و چمکدار ہاتھ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، مادرِ زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث النبوات، ص 135 ☆ پ 8، سورة الأعراف، آیت 73 ☆ پ 16، سورة طہ، آیت 20 ☆ پ 16، سورة طہ، آیت 22 ☆ پ 3، سورة ال عمران، آیت 49 ☆ الشفاء، ج 1، ص 252)

سوال: کیا جھوٹا نبی معجزہ دکھا سکتا ہے؟

جواب: جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محالِ عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا، ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔

(النیراس، أقسام الخوارق سبعة، ص 272)

سوال: نبی سے جو خلافِ عادت بات ظاہر ہو، اسے معجزہ کہتے ہیں، کسی اور سے ظاہر ہو تو اسے کیا کہیں گے؟

جواب: نبی سے جو بات خلافِ عادت بعد نبوت ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں اور قبلِ نبوت ظاہر ہو، اُس کو اِرهاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو، اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے معونت کہتے ہیں اور پیمبر یا کفار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو، اُس کو اِستدراج کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اِہانت ہے۔

(النیراس، أقسام الخوارق سبعة، ص 272)

آسمانی کتابیں

سوال: اللہ تعالیٰ نے کون کون سے انبیاء پر کون کون سی کتابیں نازل فرمائیں؟

جواب: بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں، ان

میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

(1) تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

(2) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر۔

(3) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

(4) قرآنِ عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پر

نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔
(تکمیل ایمان، ص 63)

سوال: قرآنِ عظیم کا باقی کتب سے افضل ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کلامِ الہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ

ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ عزوجل ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔
(تفسیر الخازن، ج 1، ص 195)

سوال: سابقہ کتب سماوی کے بارے میں ہمارا کیا اعتقاد ہونا چاہیے؟

جواب: سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، ان میں

جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے۔
(تفسیر الخازن، ج 1، ص 225)

مگر اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی، ان سے اُس کا حفظ نہ ہو سکا، کلامِ الہی جیسا اتر ا تھا ان کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا، بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔

(ب 14، سورة الحجر، آیت 9 تفسیر الخازن، ج 3، ص 95)

لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب

کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان

کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت، مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب، بلکہ یوں کہیں کہ: اَمْنُتُ بِاللّٰهِ وَمَلِئُكِبِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ۔ ترجمہ: اللہ عزوجل اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔ (پ 21، سورة العنكبوت، آیت 46 تفسیر ابن کثیر، ج 6، ص 256)

سوال: جو یہ کہے کہ قرآن میں کچھ کم یا زیادہ کر دیا گیا، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہذا قرآنِ عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی، فرماتا ہے: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ ترجمہ: بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اُس کے ضرور نگہبان ہیں۔

(پ 14، سورة الحجر، آیت 9)
لہذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے، کہ اس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔ (منح الروض الأزہر، فصل فی القراءة والصلاة، ص 167)

سوال: قرآن مجید کے کتاب اللہ ہونے پر کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے: ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَاذْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ﴾ ترجمہ: اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہہ دیتے ہیں ہرگز

ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(ب 1، سورۃ النقرۃ، آیت 23، 24)

لہذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں، مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے نہ بنا سکیں۔

(النیرام، الدلائل علی نبوة خاتمة الأنبياء، علیہ السلام، ص 275)

اگلی کتاب میں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں، قرآنِ عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج 6، ص 481، باب 27، سورۃ القمر، آیت 17)

سوال: قرآنِ عظیم کی کتنی قراستیں ہیں؟

جواب: قرآنِ عظیم کی سات قراستیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں، ان میں معاذ اللہ کہیں اختلافِ معنی نہیں، وہ سب حق ہیں، اس میں امت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءتِ عاصم بروایت حفص، کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الحدیث 238، ج 1، ص 113، المرقاة، ج 1، ص 499، تحت هذا الحدیث فیض القدیر، ج 2، ص 692، صحیح مسلم، باب بیان أن القرآن أنزل علی سبعة أحرف إلخ، الحدیث 818، ص 408، اندر المختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 320)

فرشتوں کا بیان

سوال: فرشتے کیا ہیں؟

جواب: فرشتے اجسامِ نوری ہیں، یہ نہ مرد ہیں، نہ عورت، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔ وہی کرتے ہیں جو حکمِ الہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ عزوجل کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

(صحیح المسلم، کتاب الرید، باب فی احادیث متفرقة، الحدیث 2996، ص 1597 شرح المقاصد، السیحہ الثالث، ج 2، ص 500 شرح الروض الأزہر، ص 12 صحیح البخاری، کتاب التفسیر، کتاب فضائل القرآن، الحدیث 4980، ص 432 فتح الباری، ج 9، ص 5 المعجم الکبیر للطبرانی، ج 1، ص 261، الحدیث 758 الحبائک فی أخبار الملائک للسیوطی، ص 4، پ 14، سورة النحل، آیت 50، پ 28، سورة التحریم، آیت 6، تفسیر الکبیر، ج 1، ص 389)

سوال: فرشتوں کے سپرد کون سے کام ہیں؟

جواب: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں:

- (1) بعض کے ذمہ حضراتِ انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا (2) کسی کے متعلق پانی برسانا (3) کسی کے متعلق ہوا چلانا (4) کسی کے متعلق روزی پہنچانا (5) کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا (6) کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا (7) کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا (8) کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا (9) کسی کے متعلق انسان کے نامہ اعمال لکھنا (10) بچوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا (11) کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ و سلام پہنچانا (12) بعضوں کے متعلق مردوں سے سوال کرنا (13) کسی کے ذمہ قبضِ روح کرنا (14) بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا (15) کسی کے متعلق صُور مٹھو نکلنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

(ب) 30، سورة النزعت، آیت 5 ☆ تفسیر البغوی، ج 4، ص 411 ☆ شعب الإيمان، الحدیث 158، ج 1، ص 177 ☆ التفسیر الکبیر، ج 11، ص 29 ☆ کنز العمال، ج 4، ص 13 ☆ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب کیفیة الخلق الأدمی إلخ، الحدیث 2645، ص 1422)

سوال: فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُس کے بتائے سے

اُس کا رسول۔

(ب) 29، سورة المدثر، آیت 31 ☆ تفسیر جلالین، ص 288، تحت الآية (وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ)

سوال: سب سے افضل فرشتے کون سے ہیں؟

جواب: چار فرشتے سب فرشتوں سے افضل ہیں، ان کے نام یہ ہیں: جبریل،

میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔
(التفسیر الکبیر، ج 1، ص 386)

سوال: فرشتوں کی گستاخی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔

(تمہید لأبی شکور سالمی، ص 122 ☆ الفتاویٰ الہندیۃ، الباب التاسع، ج 2، ص 266)

سوال: فرشتوں کے وجود کا انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرشتوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور

اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

(شرح الشفاللقاری، فی حکم من سب اللہ تعالیٰ وملائکتہ الی آخرہ، ج 2، ص 522)

جنات کا بیان

سوال: جنات کیا ہیں؟

جواب: یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ (ب، 14، سورة الحجر، آیت 27)

ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

(شرح المقاصد، المبحث الثالث، ج 2، ص 500)

ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں۔

(الحياة الحيوان الكبرى، ج 1، ص 298، صفة الصفوة لابن الجوزي، ج 2، الجزء الرابع، ص 357)

ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و

اجسام والے ہیں، ان میں تو والد و تناسل (اولاد ہونے اور نسل چلنے کا سلسلہ) ہوتا ہے،

کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں۔ (التفسیر الکبیر، ج 1، ص 79، 85، الفتاویٰ الحدیثیہ، ص 90)

سوال: کیا ان میں بھی مسلمان اور کافر ہوتے ہیں؟

جواب: ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر ان کے کفار انسان کی بہ

نسبت بہت زیادہ ہیں، اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں، بد

مذہب بھی، اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

(ب، 29، سورة الجن، آیت 11، تفسیر الجلالین، ص 476، تحت الآية (كُنَّا طَرَائِقَ قَدَدًا) الجامع

لأحكام القرآن، تحت الآية (كُنَّا طَرَائِقَ قَدَدًا)، ج 10، ص 12، تفسیر روح البیان، ج 10، ص 194)

سوال: جنات کے وجود کا انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (الفتاویٰ الحدیثیہ، ص 167)

لہذا یہ کہنا بھی کفر ہے کہ بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان ہے (یعنی ان کا وجود

نہیں بلکہ بدی کی قوت ہی کو کہتے ہیں)۔

موت اور عالمِ برزخ کا بیان

سوال: موت کے کہتے ہیں؟

جواب: ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر رہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی،

جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے، اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کر لیتے

ہیں، اسے موت کہتے ہیں۔ (ب 14، سورة النحل، آیت 61 ☆ ب 21، سورة السجده، آیت 11)

سوال: کیا موت کے وقت روح مرجاتی ہے؟

جواب: موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مرجاتی

ہو، جو روح کو فنا مانے، بد مذہب ہے۔ (شرح الصدور، باب فضل الموت، ص 12)

سوال: موت کے وقت مرنے والے کو کیا نظر آتا ہے؟

جواب: مرنے والے کو دائیں بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی

دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دائیں بائیں

عذاب کے۔ (المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 18559، ج 6، ص 413، 414)

اُس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر

اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں، اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا، بلکہ یہ

چیزیں مشاہد ہو گئیں۔ (ب 24، سورة المؤمن، آیت 84، 85 ☆ تفسیر الطبری، ج 11، ص 83)

سوال: کیا مرنے کے بعد روح کا تعلق بدنِ انسانی سے رہتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی

رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی، مگر بدن پر جو گزرے گی رُوح ضرور اُس سے

آگاہ و متاثر ہوگی، جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔

(منح الروح الأزبر، ص 100، 101)

سوال: مرنے کے بعد مسلمانوں کی روہیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد مسلمانوں کی روہیں حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں

رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، اور بعض کی روحیں زیرِ عرشِ قدیلوں میں، اور بعض کی اعلیٰ علیین (جنت کے بلند بالا مکانات) میں، مگر جہاں کہیں ہوں، اپنے جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں، بلکہ روح کا دیکھنا قُربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں، اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفص (پنجرے) میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔

(شرح الصدور، ص 13, 231, 235, 236, 237, 249, 262, 263 ☆ سنن أبی داود، کتاب الجہاد، باب فی فصل الشہادۃ، الحدیث 2520، ج 3، ص 22 ☆ شرح مسلم للنووی ج 2، ص 286 ☆ الفتاویٰ الحدیثیۃ، مطلب أرواح الأنبیاء فی اعلیٰ علیین وأرواح الشہداء إلخ، ص 14, 15)

سوال: مرنے کے بعد کافروں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب: کافروں کی خبیث روحیں بعض کی اُن کے مرگھٹ (ہندوؤں کے

مردے جلانے کی جگہ)، یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے تجین (جہنم کی وادی) میں، اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں، کہ قید ہیں۔

(شرح الصدور، ص 232, 234, 236, 237)

سوال: آواگون کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے ماننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ عقیدہ کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا

بدن ہو یا کسی اور جانور کا اسے تاسخ اور آواگون کہتے ہیں، یہ محض باطل ہے اور اُس کا ماننا کفر ہے۔

(النیراس، باب البعث حق، ص 213)

سوال: کیا مردے کو قبر دباتی ہے؟

جواب: جی ہاں! جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں، اُس وقت مردے کو قبر

دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دباننا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چٹا لیتی ہے۔ (شرح الصدور، ذکر تخفیف ضمة القبر علی المؤمن، ص 345)

اور اگر کافر ہے تو اُس کو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔ (المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 12273، ج 4، ص 253)

سوال: جب مردے کو دفن کر کے لوگ واپس آتے ہیں تو قبر میں مردے کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

جواب: جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں تو مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ، آنکھیں سیاہ اور نیلی، اور دیک کی برابر اور شعلہ زن ہوتی ہیں، اُن کے مہیب بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن میں ایک کو منکر، دوسرے کو نکیر کہتے ہیں، مردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، الحدیث 1374، ج 1، ص 463 ☆ شرح الصدور، ص 122 ☆ اثبات عذاب القبر للبیہقی، الحدیث 86، ج 1، ص 99 ☆ الإحياء، ج 1، ص 127 ☆ سنن الترمذی، باب ما جاء فی عذاب القبر، ج 2، ص 337، الحدیث 1073 ☆ المعجم الأوسط للطبرانی، الحدیث 4629، ج 3، ص 292)

سوال: عالمِ برزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں، مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

(پ 18، سورة المؤمنون، آیت 100 ☆ تفسیر الطبری، ج 9، ص 244 ☆ الجامع لأحكام القرآن، ج 6،

ص 113 ☆ الفتوحات المکیة، الباب الثالث والستون فی معرفة بقاء الناس إلخ، ج 1، ص 686 ☆
 سلفوظات، حصہ 4، ص 155 ☆ الفتاوی الرضویة، ج 9، ص 707 ☆ سنن الترمذی، کتاب صفة
 القيامة، باب حدیث أكثر ما من ذکر بادم اللذات، الحدیث 2468، ج 4، ص 209

سوال: منکر نکیر کیا سوالات کرتے ہیں؟ اور مسلمان مردہ اس کے کیا جواب

دیتا ہے؟

جواب: پہلا سوال: مَنْ رَبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال: مَا

دِينُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ ان کے بارے
 میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا: رَبِّي اللهُ - میرا رب اللہ عزوجل

ہے۔ اور دوسرے کا جواب دے گا: دِينِي الْإِسْلَامُ - میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے سوال کا

جواب دے گا: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں۔ (سنن أبی داود، کتاب السنة، باب فی المسألة فی القبر وعذاب القبر، ج 4، ص 266)

سوال: یہ جواب سن کر فرشتے کیا کہیں گے؟

جواب: بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو

معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا، اُس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے

سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اور جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی

طرف ایک دروازہ کھول دو۔ جنت کی نسیم اور خوشبو اُس کے پاس آتی رہے گی اور جہاں تک

نگاہ پھیلے گی، وہاں تک اُس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اُس سے کہا جائے گا کہ تو سو جا

جیسے دُلہا سوتا ہے۔ یہ خواص کے لیے عموماً ہے اور عوام میں اُن کے لیے جن کو وہ چاہے،

ورنہ وسعتِ قبر حسب مراتب مختلف ہے، بعض کیلئے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی، بعض کے لیے

جتنی وہ چاہے زیادہ، حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء فی عذاب القبر، ج 2، ص 337، الحدیث 1073 ☆ المسند للإمام أحمد)

بن حنبل، الحدیث 18559، ج 6، ص 413، 414 ☆ النبراس، ص 208)

سوال: منافق یا کافر قبر کے سوالات کا کیا جواب دے گا؟

جواب: اگر مردہ منافق یا کافر ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے

گا: هَاهُ هَاهُ لَا اَدْرِي۔ افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔

كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئاً فَاَقُولُ۔ میں لوگوں کو کچھ کہتے سنتا تھا، خود

بھی کہتا تھا۔

اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا: کہ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتیا یا بھیڑ یا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء فی عذاب القبر، ج 2، ص 338، الحدیث 1073)

سوال: جس مردے کو دفن نہ کیا جائے، کیا اس سے بھی سوالات قبر ہوں گے؟

جواب: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا،

غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں

تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوالات ہوں گے اور ثواب و عذاب جو کچھ ہو

پہنچے گا۔

(الحدیفة الندیة، ج 1، ص 266، 267)

سوال: کیا عذاب قبر جسم و روح دونوں پر ہوگا؟

جواب: جی ہاں! جسم و روح دونوں پر ہوگا۔ (تفسیر روح البیان، ج 8، ص 191)

سوال: اگر جسم گل جائے یا جل جائے تو جسم پر عذاب کیسے ہوگا؟

جواب: جسم اگر چہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے، مگر اُس کے

اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہ موردِ عذاب و ثواب ہوں گے اور انھیں پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیبِ جسم فرمائی جائے گی، وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جس کو "عجب الذنب" کہتے ہیں، کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں، نہ آگ انھیں جلا سکتی ہے، نہ زمین انھیں گلا سکتی ہے، وہی تخمِ جسم ہیں۔ ولہذا روزِ قیامت روحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا، نہ جسم دیگر میں، بالائی زائد اجزا کا گھٹنا، بڑھنا، جسم کو نہیں بدلتا، جیسا کہ بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے، پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے، قوی ہیکل جوان بیماری میں گھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے، پھر نیا گوشت پوست آ کر مثلِ سابق ہو جاتا ہے، ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا۔ یوہیں روزِ قیامت کا عود ہے، وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں، ان کے ذرے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں، ربِ عزوجل انھیں جمع فرما کر اُس پہلی ہیئت پر لا کر انھیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں، ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا، اس کا نام حشر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ونفع فی الصور الخ، الحدیث 4814، ج 3، ص 316) (فتح الباری، کتاب التفسیر، ج 8، ص 475، 476)

سوال: وہ کون ہیں، جن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟

جواب: انبیاء علیہم السلام، اولیائے کرام، علمائے دین، شہداء، حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں، وہ جو منصبِ محبت پر فائز ہیں، وہ جسمِ جس نے کبھی اللہ عزوجل کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقاتِ درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں، ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔

(پ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 154) (پ 4، سورۃ آل عمران، آیت 169) (سنن ابن ماجہ، أبواب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، ج 2، ص 291) (پ 26، سورۃ ق، آیت 4) (تفسیر روح البیان، ج 9، ص 104)

جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے، گمراہ، بددین، خبیث، مرتکب توہین ہے۔

قیامت کی نشانیاں

سوال: قیامت کی علاماتِ صغریٰ (چھوٹی نشانیاں) کیا ہیں؟

جواب: علاماتِ صغریٰ میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(1) تین نصف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق

میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرہ عرب میں۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فی الآيات التي إلخ، الحدیث 2901، ص 1551)

(2) علم اٹھ جائے گا یعنی علما اٹھالیے جائیں گے، یہ مطلب نہیں کہ علما تو باقی

رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، الحدیث 100، ج 1، ص 54)

(3) جہالت کی کثرت ہوگی۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویكثر النساء، الحدیث 5231، ج 3، ص 472)

(4) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا، جیسے گدھے بھفتی

کھاتے ہیں، بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویكثر النساء، الحدیث 5231، ج 3، ص 472)

(5) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں

پچاس عورتیں ہوں گی۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، الحدیث 81، ج 1، ص 47)

(6) علاوہ اس بڑے دجال کے اور تیس دجال ہوں گے، کہ وہ سب دعویٰ نبوت

کریں گے، حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الحدیث 4252، ج 4، ص 133)

جن میں بعض گزر چکے، جیسے مسیلمہ کذاب، طلحہ بن خویلد، اسود عقیسی، سجاح

عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیرہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔

(7) مال کی کثرت ہوگی، نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الترغیب فی الصدقة إلخ، الحدیث 2894، ص 1547)
(8) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔

(المستدرک، کتاب الفتن، الحدیث 8519، ج 5، ص 674)
(9) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگار لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کریگا، کہ کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، الحدیث 2267، ج 4، ص 115)
(10) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی، یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی قصر الأمل، الحدیث 2339، ج 4، ص 149)
(11) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)
(12) علم دین پڑھیں گے، مگر دین کے لیے نہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)
(13) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)
(14) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)
(15) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)

(16) مسجد میں لوگ چلائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)

(17) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)

(18) اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو برا کہیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة... إلخ، الحدیث 2218، ج 4، ص 90)

(19) درندے، جانور، آدمی سے کلام کریں گے، کوڑے کی پھینچی، جوتے کا

تسمہ کلام کرے گا، اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہو بتائے گا، بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دے گی۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی کلام السباع، الحدیث 2188، ج 4، ص 76)

(20) ذلیل لوگ جن کو شن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے

بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الإیمان، الحدیث 8، ص 21)

سوال: قیامت کی علاماتِ کبریٰ (بڑی نشانیاں) کون سی ہیں؟

جواب: قیامت کی علاماتِ کبریٰ درج ذیل ہیں:

(1) دجال کا ظاہر ہونا (2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل فرمانا

(3) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا (4) یاجوج و ماجوج کا خروج

(5) دھوئیں کا ظاہر ہونا (6) دلبہ الارض کا ٹکنا (7) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا

(8) خوشبودار ٹھنڈی ہوا۔

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) دجال کا ظاہر ہونا:

دجال ظاہر ہوگا تو چالیس دن میں حرمینِ مطہین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت

کر لے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، الحدیث 2942، ص 1576)

چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتے کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کر لے گا، جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة، الحدیث 2937، ص 1569)

اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب فتنة الدجال... إلخ، الحدیث 4077، ج 4، ص 404)

ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتاً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا، وہ آرام کی جگہ ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال... إلخ، الحدیث 2934، ص 1567)

اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، ج 5، ص 156، الحدیث 14995)

جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کریگا۔

(فیض القدير، ج 3، ص 719)

مردے چلائے (زندہ کرے) گا۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، ج 7، ص 260، الحدیث 20171)

زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل (گروہ کے گروہ) اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی فتنة الدجال، الحدیث 2247، ج 4، ص 104)

اسی قسم کے بہت سے شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے

ہوں گے اور شیاطین کے تماشے، جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے۔ البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (صحیح مسلم، باب قصة الجتاسا، الحدیث 2943، ص 1577، 78)

دجال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنة الدجال، الحدیث 4077، ج 4، ص 406)

اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ک، ف، ر، یعنی کافر۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، الحدیث 2933، ص 1568)

جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔

(فتح الباری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، تحت الحدیث 7131، ج 13، ص 86)

جب وہ ساری دنیا میں بھر بھرا کر ملکِ شام کو جائے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ

علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، الحدیث 2937، ص 1569)

وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا،

جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور اُن کے سانس کی خوشبو حدِ نگاہ تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنمِ واصل ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ الخ، الحدیث 4077، ج 4، ص 406)

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول

فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو

کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، آپ تشریف لا کر دجال لعین کو قتل کریں گے، آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا، نیز اُس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب اُن پر ایمان لائیں گے۔ تمام جہان میں دین ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت۔

(صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، الحدیث 3448، ج 2، ص 459 ☆ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم... الخ، الحدیث 243، ص 92)

بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، چالیس برس تک اقامت فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعد وفات روضہ انور میں دفن ہونگے۔ (مشکاۃ، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، الحدیث 5507، ج 2، ص 306)

(3) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا:

اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیا سب جگہ سے سمت کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام ہوگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیاء انھیں پہچانیں گے، اُن سے درخواست بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے۔ دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی: هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوهُ۔ ترجمہ: یہ اللہ عزوجل کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنا اور اس کا حکم مانو۔

تمام لوگ اُن کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ وہاں سے سب کو اپنے

ہمراہ لے کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، حصہ 1، ص 124)

(4) یاجوج و ماجوج کا خروج:

بعد قتلِ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ، اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے، جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بخیرہ طبریہ پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی، اُس کا پانی پی کر اس طرح سکھادے گی کہ جب بعد والی دوسری جماعت آئے گی تو کہے گی: کہ یہاں کبھی پانی تھا؟

پھر دنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا، آداب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے۔

یہ اپنی انہیں حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو (100) اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مرجائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین اُن کی لاشوں اور بدنوں سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں۔

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرنے بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ جردہاں چاہے گا پھینک آئیں گے اور اُن کے تیر و کمان و خروش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل

دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ، جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ، قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا، خاندان بھر کو کفایت کریگا۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی فتنۃ الدجال، الحدیث 2247، ج 4، ص 5، 104)

(5) دھوئیں کا ظاہر ہونا:

دُھواں ظاہر ہوگا، جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا۔

(پ 25، سورۃ الدخان، آیت 10، 11) (تفسیر الطبری، ج 11، ص 228)

(6) دابة الارض کا نکلنا:

یہ ایک جانور ہے، اس کے ہاتھ میں موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ، اُس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے۔

(پ 20، سورۃ النمل، آیت 82) سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب دابة الارض، الحدیث 4066،

ج 4، ص 394)

یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(7) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا:

اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی تو بہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت کا اسلام معتبر

نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها، الحدیث 4070، ج 4، ص 398)

(8) خوشبودار ٹھنڈی ہوا:

وفاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامِ قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انھیں پر قیامت قائم ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراف الساعة، باب ذکر الدجال، الحدیث 7373، ص 1570)

سوال: قیامت کن لوگوں پر قائم ہوگی اور کس طرح قائم ہوگی؟

جواب: جب مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب ایمان، باب ذهاب ایمان آخر الزمان، الحدیث 234، ص 88)

کوئی اپنی دیوار لیتا (پلستر کرتا) ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقان، الحدیث 6506، ج 4، ص 249)

کہ دفعۃً حضرت اسرائیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا، شروع شروع اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آوازیں سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور اسرائیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا: ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾

ترجمہ: آج کس کی بادشاہت ہے۔۔۔! کہاں ہیں جبارین۔۔۔! کہاں ہیں متکبرین۔۔۔! مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا: ﴿لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

ترجمہ: صرف اللہ واحد قہار کی

سلطنت ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرائیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے۔

(شعب الایمان، باب فی حشر الناس إلخ، فصل فی صفة یوم القیامة، الحدیث 353، ج 1، ص 312، 314)

سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہوں گے کہ دہنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب أنا اول من تنشق عنه الأرض، ثم أبو بکر و عمر، الحدیث 3689، ج 4، ص 378)

حشر کا بیان

سوال: جو حشر (قیامت) کا انکار کرے، اس کا کیا حکم ہے

جواب: قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(منح الروض الأزهري للقاري، فصل في المرض والموت والقيامة، ص 195)

سوال: حشر صرف روح کا ہوگا یا روح و جسم دونوں کا؟

جواب: حشر صرف روح کا نہیں، بلکہ روح و جسم دونوں کا ہوگا، جو کہے صرف

روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے۔

(المعتقد المنتقد، هل الروح أيضاً جسم فلا حشر إلا جسماني؟، ص 181)

سوال: قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے کیسے اٹھیں گے؟

جواب: قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں،

ناخنہ شدہ اٹھیں گے، کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے۔

(صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، الحديث 3349، ج 2، ص 420 ☆ صحيح

مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فناء الدنيا... إلخ، الحديث 2869، ص 1529)

کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں

گے۔ کسی کو آگ جمع کرے گی۔

(صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، يحشر الكافر على وجهه، الحديث 2806،

ص 1508 ☆ سنن النسائي، كتاب الجنائز، البعث، الحديث 2083، ص 350)

سوال: میدانِ حشر کہاں ہوگا؟ اور اس کی زمین کیسی ہوگی؟ سورج کتنے

فاصلے پر ہوگا؟

جواب: یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

(المسند، للإمام أحمد بن حنبل، الحديث 2042، 2051، ج 7، ص 235، 37)

زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔
(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص 455)

اُس دن زمین تانبے کی ہوگی۔
(تفسیر الطبری، ج 7، ص 483)
اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة... إلخ، باب فی صفة یوم القیامة... إلخ، الحدیث 2864، ص 1531)
اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے۔

(المرقاة، ج 9، ص 259)

پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے، گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اُس کا منہ اس طرف کو ہوگا، تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا...؟
(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص 454، 55)

سوال: میدان محشر میں لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟

جواب: اَب مٹی کی زمین ہے، مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا، اُس کی تپش کون بیان کر سکے...؟! اللہ عزوجل پناہ میں رکھے۔ بیچے کھولتے ہوں گے۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 22248، ج 8، ص 279)

اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، الحدیث 6532، ج 4، ص 255)

پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر تک، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر منہ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 17444، ج 6، ص 148)

اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں، زبانیں سوکھ کر

کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آ جائیں گے، ہر مُجتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے، جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر ادھر سے واپس آ کر یوں ہی اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو وعلیٰ هذا القیاس۔

(ب 10، سورۃ التوبۃ، آیت 34، 35 ☆ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة، الحدیث 987، ص 493)

پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرساں حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ (ب 30، سورہ عبس، آیت 37، 34)

بی بی بچے الگ جان چرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا! حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: ہر ہزار سے نو سو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے، غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں!... اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، باب قصة یاجوج وماجوج، الحدیث 3348، ج 2،

ص 420، 419 ☆ ب 29، سورۃ المعارج، آیت 04 ☆ الدر المنثور، ج 8، ص 279)

سوال: پھر ان مصیبتوں سے نجات کیسے ملے گی؟

جواب: قیامت کا دن آدھے کے قریب گزر چکا ہوگا تو اہلِ محشر اب آپس میں

مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، انکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

غرض کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چٹی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صافی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: (وَجُودًا يُؤْمِنُ بِذُنُورًا... الخ)،

الحديث 7440، ج 2، ص 554)

فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ: (إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ... الخ)،

الحديث 3340، ج 2، ص 415)

لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس جائیں...؟ فرمائیں گے: نوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے، لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض

کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے، کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، انہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔

اب لوگ بھرتے بھرتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے، ڈہائی دیتے حاضر بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: ((أَنَا لَهُمَا)) ترجمہ: میں اس کام کے لیے ہوں، ((أَنَا صَاحِبُكُمْ)) ترجمہ: میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا: ((يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَسَلُّ تَعْطَهُ وَأَشْفَعُ تُشَفِّعُ)) ترجمہ: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ پھر تو شفاعت کا

سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا، اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔ اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے، اولیائے کرام، شہداء، علماء، حفاظ، محتاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا، اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریگا۔ نابالغ بچے جو مر گئے ہیں، اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آ کر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا: کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، علماء ان تک کی شفاعت کریں گے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (لَمَّا خَلَقْتُ بِنْدِي)، الحدیث 7410، ج 4، ص 542 ☆ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ (اَنَا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلَى قَوْمِهِ... الخ)، الحدیث 3340، ج 2، ص 415 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 2546، ج 1، ص 603 ☆ الخصائص الكبرى، باب الشفاعة، ج 2، ص 383 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 2546، ج 1، ص 603 ☆ (الفتاویٰ الرضویة، ج 30، ص 223 ☆ صحیح مسلم، کتاب ایمان، الحدیث 327، ص 125 ☆ المعجم الكبير للطبرانی، الحدیث 6117، ج 6، ص 248 ☆ المعجم الأوسط للطبرانی، الحدیث 3044، ج 2، ص 209) (مجمع الزوائد، الحدیث 18529، ج 10، ص 689 ☆ سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب ذکر الشفاعة، الحدیث 4313، ج 4، ص 526 ☆ فتح الباری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جہنم، ج 11، ص 390 ☆ سنن أبی داود، کتاب الجہاد، باب فی الشہید یشفع، الحدیث 2522، ج 3، ص 23 ☆ شعب ایمان، باب فی طلب العلم، الحدیث 1717، ج 2، ص 268 ☆ البحر الزخار بمسند البزار، مسند أبی موسیٰ الأشعری، الحدیث 3196، ج 8، ص 169 ☆ سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ما جاء فی الشفاعة... الخ، الحدیث 2448، ج 4، ص 199)

سوال: قیامت کے دن اعمال نامہ لوگوں کو کیسے دیا جائے گا؟

جواب: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

(پ 15، سورہ بنی اسرائیل، آیت 14، 13)

نیکیوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

(ب 29، سورۃ الحاقہ، آیت 19، 20 ☆ (ب 29، سورۃ الحاقہ، آیت 25 ☆ ب 30، انشقاق 10، 12)

سوال: حوضِ کوثر کے بارے میں کچھ بیان فرمادیں۔

جواب: حوضِ کوثر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، ج 4، ص 305 ☆ شرح العقائد النسفیة، والحوض حق، ص 105)

اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الحوض، الحدیث 6579، ج 4، ص 267)

اس کے کناروں پر موتی کے قبے ہیں، چاروں گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اس پر برتن گنتی میں ستاروں سے بھی زیادہ جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت سے دو پرنا لے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبینا... الخ، ص 1256 تا 1260)

سوال: میزان کے بارے میں کچھ بیان کر دیں؟

جواب: میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے،

نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔

(منع الروض الأزهري، ص 95 ☆ ب 22، سورہ فاطر، آیت 10 ☆ تکمیل ایمان، ص 78 ☆ الفتاوی

الرضویہ، ج 29، ص 626)

سوال: پلِ صراط کے بارے میں کچھ بیان کر دیں؟

جواب: صراط حق ہے۔ یہ ایک پل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال

سے زیادہ بار یک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء و مرسلین، پھر یہ اُمت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسب اختلاف اعمال پل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے اللہ عزوجل ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے، لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، فضل السجود، الحدیث 806، ج 1، ص 282 ☆ صحیح مسلم،

کتاب الإیمان، باب معرفة طریق الرؤیة، الحدیث 302، ص 115)

سوال: حساب کتاب اور پل صراط سے گزرنے کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہوں گے؟

جواب: کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے، مہاں جس کے حسنات میں کمی

دیکھیں گے، اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں، پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ انھیں کی ڈوہائی، ہر شخص انھیں کو پکارتا، انھیں سے فریاد کرتا ہے اور ان کے سوا کس کو پکارے...؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پوچھے، صرف ایک یہی ہیں، جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں اور تمام عالم کا بار ان کے ذمے۔

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فیہا، الحدیث 329، ص 127 ☆ سنن

الترمذی، أبواب صفة القيامة والرفاق الخ، باب ما جاء فی شأن الصراط، الحدیث 2448، ج 4،

سوال: کیا قیامت کا دن کسی کے لیے ہلکا بھی ہوگا؟

جواب: جی ہاں! مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا، کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہو جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صرف ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا۔

(شعب الإیمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورہم، الحدیث 362، ج 1، ص 325 ☆ مشکلة المصابیح، کتاب أحوال القیامة و بدء الخلق، ج 2، الحدیث 2563، ص 317 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 11717، ج 4، ص 151)

جنت کا بیان

سوال: جنت کیا ہے؟

جواب: جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، الحدیث 2824، ص 1615)

جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کانگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة أهل الجنة، الحدیث 2547، ج 4، ص 241)

سوال: جنت کی حور کیسی ہوگی؟

جواب: وہاں کی کوئی حور اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اُس کا دوپٹا دنیا و ما فیہا سے بہتر۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ج 4، ص 264)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حسن کی وجہ سے خلعتِ فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی وصف نساء أهل الجنة، ج 4، ص 298)

سوال: جنت کتنی وسیع ہے؟

جواب: جنت کتنی وسیع ہے، اس کو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی جانیں، اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے، جو

آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ رہا یہ کہ خود اُس درجہ کی کیا مسافت ہے، اس کا اندازہ ”جامع ترمذی“ کی ایک روایت سے لگائیں جس میں ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة، الحدیث 3539, 3540، ج 4، ص 238.239)

جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو (100) برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہوگا، بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ پھڑپھڑانے لگے گا۔

صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب إن فی الجنة شجرة البخ، الحدیث 2727، ص 1517 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی رزین العقیلی، ج 5، ص 475)

سوال: جنت میں کس قسم کے مکانات ہیں، ان کی دیواریں کیسی ہیں؟ زمین کیسی ہے؟

جواب: اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی درجات الجنة وغرفها، ج 4، ص 281) جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب اهل الجنة، باب فی بناء الجنة وصفتها، ج 10، ص 732) ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقائق، باب فی بناء الجنة، الحدیث 2821، ج 2، ص 429)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنتِ عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سرخ کی، ایک زَبْدِ جدِ سبز کی اور مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی

کی کنکریاں، عنبر کی مٹی۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعيمها، فصل فی بناء الجنة وترابها وحصانها وغير ذلك، الحدیث 33، ج 4، ص 283)

جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فی صفة خيام الجنة الخ، ص 1522)

سوال: جنت میں دریا کتنے ہیں اور کس قسم کے ہیں؟

جواب: جنت میں چار دریا ہیں، ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا

شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔

(پ 26، سورہ محمد، آیت 15 ☆ المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 20072، ج 7، ص 242)

(المرفاة، ج 9، ص 616)

وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی أنهار الجنة، ج 4، ص 286)

وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے۔ (پ 26، سورہ محمد، آیت 15 ☆ تفسیر ابن کثیر، ج 7، ص 289)

سوال: جنت میں کھانا پینا کیسا ہوگا؟

جواب: جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو

چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔

(پ 23، سورہ فصلت، آیت 31 ☆ تفسیر ابن کثیر، ج 7، ص 162)

اگر کسی پرندے کو دیکھ کر اس کا گوشت کھانے کو جی ہو تو اسی وقت بھنا ہوا ان کے

پاس آ جائے گا۔ (پ 28، سورہ الواقعة، آیت 21 ☆ الدر المنثور، ج 8، ص 11)

اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک

اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ ہر شخص کو سو (100) آدمیوں کے کھانے، پینے، جماع کی طاقت دی جائے گی۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی اکل اهل الجنة وشربهم وغير ذلك، الحدیث 73،46، ج 4، ص 292،290، المسند، الحدیث 19289، ج 4، ص 74)

سوال: کھانا ہضم کیسے ہوگا؟

جواب: ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فی صفة الجنة إلخ، الحدیث 2835، ص 1520)

سوال: کیا جنت میں جسم پر بال ہوں گے؟

جواب: سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سُرمگیں آنکھیں، تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی سنن اهل الجنة، الحدیث 2554، ج 4، ص 244)

سوال: کیا جنت میں اولاد ہوگی؟

جواب: اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء ما لأدنی اهل الجنة من الكرامة، الحدیث 2572، ج 4، ص 254)

سوال: کیا جنت میں نیند ہوگی؟

جواب: جنت میں نیند نہیں، کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔

(المعجم الأوسط للطبرانی، الحدیث 919، ج 1، ص 266)

سوال: جنتیوں کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیسے ہوگا؟

جواب: بعدِ دخولِ جنت دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے

گی کہ اپنے پروردگارِ عزوجل کی زیارت کریں اور عرشِ الہی ظاہر ہوگا اور ربِ عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور ان جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور ان میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا؟! دنیا کے بعض معاصی یاد دلائے گا، بندہ عرض کریگا: تو اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہونگے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا، کہ اُس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کر لے، ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی یہاں استقبال کریں گی اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے،

جواب دیں گے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی سوق الجنة، الحدیث 2558، ج 4، ص 246)

سوال: جنتی ایک دوسرے سے ملنا چاہیں گے تو کیسے جائیں گے؟

جواب: جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے

گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی نزاوربہم ومراکبہم، الحدیث 115،

ج 4، ص 304 ☆ سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة حیل الجنة، الحدیث 2553،

ج 4، ص 244)

سوال: جو جنت و دوزخ کا انکار کرے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جنت و دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(شرح العقائد النسفیة، ص 105 ☆ الحدیقة الندیة، ج 1، ص 303) (الشفاء، ج 2، ص 290)

سوال: کیا جنت و دوزخ اب بھی موجود ہیں؟

جواب: جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہوئے اور وہ اب موجود

ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی۔

(شرح العقائد النسفیة، ص 105, 106 ☆ منع الروض الأربہ، ص 98)

دوزخ کا بیان

سوال: دوزخ کیا ہے؟

جواب: یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں وہ اُس کی بے شمار نعمتوں سے ایک ذرہ ہے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ تصور کی جائے، اس کے بے انتہا عذاب کا ایک ادنیٰ حصہ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 1، ص 163)

سوال: جس جہنمی کو سب سے کم درجہ عذاب ہوگا، اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

جواب: جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا گھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی گھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اہون اہل النار عذاباً، الحدیث 364، ص 134)

جس پر سب سے ہلکے درجہ کا عذاب ہوگا، اس سے اللہ عزوجل پوچھے گا: کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دیدے گا؟ عرض کرے گا: ہاں! فرمائے گا: کہ جب تو پشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الأنبياء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریئہ، ج 2، ص 413)

سوال: جہنم کی آگ کیسی ہے؟

جواب: یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستر جڑوں میں سے ایک جڑ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة -- الخ، باب فی شدة حر نار جہنم، ص 1523)

جہنم کی آگ ہزار ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار ہزار برس

اور، یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ نری سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب منہ ج 4، ص 266)

جبرئیل علیہ السلام نے قسم کھا کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے سب کے سب اس کی ہیبت سے مرجائیں اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ (المعجم الأوسط للطبرانی، ج 2، ص 78، الحدیث 2583)

یہ دنیا کی آگ خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے، مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، أبواب الزہد، باب صفة النار، ج 4، ص 528)

سوال: جہنم کی گہرائی کتنی ہے؟

جواب: دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے، حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تک نہ پہنچے گی، اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ما جاء فی صفة قعر جہنم، ج 4، ص 260، 265)

سوال: جہنم میں کس قسم کے عذاب ہوں گے؟

جواب: اس میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے، لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے۔ (المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 11233، ج 4، ص 58)

بخشی اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ عزوجل جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر

ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 17729، ج 6، ص 217)

تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کی مثل سخت گھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا، کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔

(ب 15، سورة الكهف، آیت 29 ☆ پ 17، سورة الحج، آیت 19)

جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، خاردار ٹھوہڑ کھانے کو

دیا جائے گا۔ (ب 13، سورة ابراهيم، آیت 16 ☆ پ 25، سورة الدخان، آیت 43)

وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل

دنیا کی معیشت برباد کر دے۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، ج 4، ص 263)

اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا۔ (تفسیر الطبری، ج 12، ص 289)

اس کے اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ گھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شور بے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔

(ب 15، سورة الكهف، آیت 29) (سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ماجاء فی صفة طعام

أهل النار، الحدیث 2595، ج 4، ص 264) (تفسیر الطبری، ج 7، ص 430)

پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس کے مارے ہوئے

اونٹ۔ (البدور السافرة للسيوطی، باب طعام أهل النار وشرابهم، الحدیث 1446، ص 428)

پھر کفار جان سے عاجز آ کر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام داروغہ جہنم کو پکاریں گے کہ اے مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام! تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رب العزت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ

فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اُس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة جہنم، باب ماجاء فی صفة طعام اهل النار، ج 4، ص 264)
اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے۔

(شرح السنة، کتاب الفتن، باب صفة النار وأهلها، الحدیث 4316، ج 7، ص 565، 566)
ابتداءً آنسو نکلیں گے، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب صفة النار، الحدیث 4324، ج 4، ص 531)

سوال: جہنمیوں کی شکلیں کیسی ہوں گی اور ان کے جسم کے اعضاء کیسے

ہوں گے؟

جواب: جہنمیوں کی شکلیں ایسی بری ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اسی

صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بد صورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی عظم اهل النار الخ، ج 4، ص 263)

اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے

لیے تین دن کی راہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ج 4، ص 260)

ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی، کھال کی موٹائی بیالیس ذراع کی ہوگی،

زبان ایک کوس دو کوس تک منہ سے باہر گھسٹی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے، بیٹھنے کی جگہ

اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر

بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کالٹک کر ناف کو آگے گا۔

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث 8418، ج 3، ص 231 سنن الترمذی، کتاب صفة

جہنم، باب ماجاء فی عظم اهل النار، ج 4، ص 260، 261، 264)

ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسنِ تقویم ہے۔

(پ 30، سورۃ التین، آیت 4)

اور یہ اللہ عزوجل کو محبوب ہے، کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے، بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ (دقائق الأخبار، ص 3، معارج النبوة، رکن دوم، ص 41)

سوال: جہنم کے اندر آخر میں کفار کے ساتھ کیا ہوگا؟

جواب: آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قدر برابر آگ کے صندوق

میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔

(البعث والنشور للبیہقی، ج 2، ص 61، الحدیث 524)

جب سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہل جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہل نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور ان کے لیے غم بالائے غم۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ج 4، ص 260، الحدیث 6548) (سنن ابن

ماجہ، کتاب الزہد، باب صفة النار، الحدیث 4327، ج 4، ص 532)

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کیا ہے؟

جواب: جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ دیا، اسے تقدیر کہتے ہیں۔
(الفقه الأكبر، ص 40)

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کے علم یا لکھ دینے نے انسان کو مجبور کر دیا ہے؟

جواب: ایسا نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا، زید کے ذمہ بڑائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

(شرح النووی، کتاب الإیمان، ج 1، ص 27 ☆ فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 285)

سوال: تقدیر کے انکار کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امت کا مجوس بتایا ہے۔

(سنن أبی داود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الإیمان و نقصانہ، ص 1567)

سوال: تقدیر کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تقدیر کی تین اقسام ہیں:

(1) **مُزَمَّ حَقِیْقِی**، کہ علمِ الہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔ اس کی تبدیل ناممکن

ہے، اکابرِ محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انھیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔

(2) **مَعْلُقِ مَحْض**، کہ ملائکہ کے صحیفوں میں کسی شے پر اُس کا معلق ہونا ظاہر فرما

دیا گیا ہے۔ اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے ٹل جاتی ہے

(3) **مَعْلُقِ شَبِیْہِ بِمُزَمَّم**، کہ صحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلق مذکور نہیں اور علمِ الہی میں

تعلیق ہے۔ اسے صحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرَم کو رد کرتا ہوں۔ (مکتوباتِ امام ربانی، فارسی، مکتوب نمبر 17، ج 1، ص 123، 124)

سوال: تقدیر کے معاملات میں زیادہ غور و فکر کرنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و

فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث 1423، ج 2، ص 95)

ماوشما (ہم اور تم) کس گنتی میں! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر

جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (ایک طرح کا

اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی

ہے کہ بھلے، بُرے، نفع، نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسبابِ مہیا کر دیے

ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی لئی اُس پر

مؤاخذہ ہے۔ (منع الروض الأزہر، ص 42، 43 ☆ الحدیقة الندیة، ج 1، ص 262)

ایمان و کفر کا بیان

سوال: ایمان و کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین ہیں اور کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں، اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث الإیمان، ص 120 ☆ المسامرة والمسایرة، ص 330)

سوال: ضروریاتِ دین سے کیا مراد ہے؟

جواب: ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقہ علما میں نہ شمار کیے جاتے ہوں، مگر علما کی صحبت سے شرف یاب ہوں اور مسائلِ علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ جو جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا، البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے، ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔

(المسامرة والمسایرة، الکلام فی متعلق الإیمان، ص 330 ☆ الأنشیاہ والنظائر، الفن الثانی، کتاب

السیر، ص 189 ☆ البحر الرائق، کتاب السیر، باب أحكام المرتدین، ج 5، ص 202 ☆ الہندیہ،

کتاب السیر، الباب فی أحكام المرتدین، ج 2، ص 263 ☆ الفتاویٰ الرضویة، ج 1، ص 181)

سوال: کیا مومن ہونے کے لیے صرف دل سے تصدیق کافی ہے یا زبان

سے اقرار بھی ضروری ہے؟

جواب: اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، رہا اقرار، اس میں یہ تفصیل

ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازے کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث الايمان، ص 120 تا 124 ☆ النبراس، ص 250 ☆ الدر المختار، کتاب

الجهاد، باب المرتد، ج 6، ص 342 ☆ فتاویٰ رضویہ، جلد 14، ص 124)

سوال: کیا اعمال بدن ایمان کا حصہ ہیں؟

جواب: اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث الايمان، ص 120)

سوال: اگر کسی کو اکراہ (مجبور) کیا گیا کہ وہ کلمہ کفر بولے، ورنہ قتل کر دیا جائے

گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا، یعنی اُسے مار

ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے کہ زبان سے کلمہ کفر کہنے کے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا، اور افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے مگر کلمہ کفر نہ کہے۔ (رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج 6، ص 346)

سوال: کیا ایمان و کفر کے درمیان کوئی واسطہ ہے؟

جواب: ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، تیسری

صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر۔ (التفسیر الکبیر، ج 6، ص 208)

سوال: کافر اصلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اسلام نہ لائے اسے کافر کہتے ہیں۔

سوال: مرتد سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کفر کی طرف پھر جائے یعنی کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے۔ اس کے اس فعل کو ارتداد کہتے ہیں۔

(الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج 6، ص 344)

سوال: منافق کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص زبان سے دعویٰ اسلام کرے اور دل میں اسلام کا منکر ہو، اسے منافق کہتے ہیں۔ اس کے اس فعل کو نفاق کہتے ہیں۔

(تفسیر الخازن، ج 1، ص 26)

سوال: مشرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو شخص غیر خدا کو واجب الوجود یا عبادت کے لائق جانے وہ مشرک ہے اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔ اس شخص کے اس فعل کو شرک کہتے ہیں۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث الأفعال کلھا بخلق اللہ تعالیٰ، ص 78)

سوال: کیا کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان ہے؟

جواب: جی ہاں! مرتکب کبیرہ مسلمان ہے، اور جنت میں بھی جائے گا، خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد، یا اپنے کیے کی کچھ سزا پا کر، اُس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

(العقائد لعمر النسفی، ص 221)

سوال: جو کسی کافر کے مرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعا کرے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مُرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مُردہ ہندو کو بیکٹھہ باشی کہے، وہ خود کافر ہے۔

(الفتاویٰ الرضویة، ج 21، ص 228)

سوال: کیا ایسے اعمال بھی ہیں جن کا کرنا کفر ہو؟

جواب: جی ہاں! بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ

معظمہ کی توہین یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ (شرح العقائد النسفیة، ص 109,110)

یوہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زُتار باندھنا، سر پر چُوٹیا رکھنا، قَشَقَہ لگانا، ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

(منہج الروض الأزهري للقاری، فصل فی الکفر صریحاً و کنایة، ص 185 ☆ فتاوی رضویہ، جلد 24،

ص 549 ☆ العقود الدریة، باب الردة والتعزیر، ج 1، ص 101)

کفریہ کلمات کا بیان

سوال: آج کل جہالت عام ہے، لوگ جہالت کی وجہ سے بعض اوقات ایسے الفاظ بھی بول دیتے ہیں جو حرام بلکہ کفریہ ہوتے ہیں، ایسے کلمات سے بچنے کے لیے ان کا علم حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے۔

(فتاویٰ شامی، ج 1، ص 107)

سوال: ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ فلاں کلمہ کفریہ ہے؟

جواب: اس کی پہچان کے لیے درج ذیل قواعد کو ذہن نشین کر لیں:

(1) اللہ تعالیٰ کو عاجز کہنا کفر ہے، لہذا ایسے کلمات کفریہ ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ کا عاجز ہونا معلوم ہو، جیسے کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

(خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الفاظ الکفر، ج 4، ص 384)

(2) خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے۔

(الفتاویٰ الخانیۃ، کتاب السیر، باب ما یكون کفرا... إلخ، ج 2، ص 470)

(3) اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ہلکا جاننا کفر ہے، لہذا کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 260، 262)

(4) اللہ تعالیٰ پر اعتراض بھی کفر ہے، لہذا کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا

اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ یوہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 275، 262)

(5) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 263)

(6) جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء میں آخر نبی نہ جانے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک (بال مبارک) کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے۔

یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 263)

(7) جبریل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر

ہے۔ دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا کہ ملک الموت آگے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 266)

(8) قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی موٹانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلاً صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى﴾۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 266)

(9) اس قسم کی بات کرنا جس سے نماز کی فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو کفر ہے، مثلاً کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ یونہی کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے، اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 267، 268)

(10) اس قسم کی باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے، مثلاً روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتے ہیں جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں۔

(11) علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ

کفر ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 270)

(12) شرع کی توہین کرنا کفر ہے مثلاً کہے میں شرع و رع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کوزمین پر پٹک دیا۔ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 272)

(13) مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ کسی کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا، تو وہ کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ (بہار شریعت، حصہ 9، ص 465)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے، ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا“ ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کہنا بالکل غلط ہے، قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 9، ص 455)

سوال: کہنا کچھ چاہتا ہے اور زبان سے کفر یہ کلمہ نکل گیا، کیا حکم ہے؟

جواب: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی سچ کی (اپنی بات پر اڑ گیا) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب الإسلام یکون بالفصل الخ، ج 6، ص 353)

سوال: اگر دل میں کفری بات کا خیال پیدا ہوا اور اسے زبان سے کہنا برا جانتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خالص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج 2، ص 283)

سوال: اگر کفر کا تو نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔

(الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج 6، ص 377)

سوال: تجدید ایمان کا طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: جس کفر سے توبہ مقصود ہے وہ اسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو کفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ توبہ کے لیے یوں کہے: یا اللہ عز و جل! میں نے جو فلاں کفر بولا ہے اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللہ عز و جل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز و جل کے رسول ہیں)، اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگی اور تجدید ایمان بھی۔

اگر معاذ اللہ عز و جل کئی کفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: یا اللہ عز و جل! مجھ سے جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں، پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں)۔

اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: یا اللہ عزوجل! اگر مجھ سے کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

سوال: تجدیدِ نکاح کیسے کیا جائے؟

جواب: اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ شَرِيف کے بعد سورہ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مہر واجب ہے۔ اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ "ایجاب" کیجئے یعنی عورت سے کہیے: میں نے 3000 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے: میں نے قبول کیا۔ "نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت "ایجاب" کرے اور مرد کہے: میں نے قبول کیا، "نکاح ہو گیا۔ بعد نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعَاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجتِ شرعی عورت سے مہر مُعَاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس مسلمان نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا، اس بزرگ ہستی کو صحابی کہتے ہیں۔

(فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، ج 8، ص 3)

سوال: صحابہ کے بارے میں ہمارا کیا اعتقاد ہونا چاہیے؟

جواب: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

(شرح العقائد النسفیة، ص 162، منہج الروض الأزهري للقاری،، أفضلیة الصحابة بعد الخلفاء، ص 71)

سوال: کسی صحابی کے ساتھ (معاذ اللہ) بغض رکھنا کیسا ہے؟

جواب: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے، کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے، مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص، و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہد احمدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد اسلام آنحضرت الناس خبیث مسلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے: کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا، ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی گمراہی ہے اور اس کا قاتل رافضی، اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی، کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

الحديث 3888، ج 5، ص 463، أسد الغابة فی معرفة الصحابة، الجزء الخامس، رقم

الترجمة 5442، ص 454 ☆☆ فتح القدیر، باب الإمامة، ج 1، ص 304)

سوال: کیا کوئی ولی کسی صحابی کے رتبہ کو پہنچ سکتا ہے؟

جواب: کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔

(المرقاة، کتاب الفتن، تحت الحدیث 5401، ج 9، ص 282 ☆ الفتاویٰ الرضویة، ج 29، ص 357)

سوال: صحابہ کرام علیہم السلام کے جو آپسی اختلافات ہوئے، ان میں پڑنا

اور ایک کی طرف داری کرتے ہوئے دوسرے کو برا کہنا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا

حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 1، ص 254)

سوال: کیا تمام صحابہ جنتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! تمام صحابہ کرام جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک (ہلکی آواز بھی) نہ

سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین

نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا، یہ سب

مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔ (ب 17، سورة الأنبياء، آیت 101 تا 103)

سوال: صحابہ کرام علیہم السلام کی لغزشوں پر ان کی گرفت کرنا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔

ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول عزوجل دہلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے ”سورہ حدید“ میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں

فرمائیں، مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ اور ان کو ان پر تفصیل دی اور فرمادیا: ﴿وَكَلَّا

وَعَدَ اللَّهُ الْحُسَيْنِي﴾ ترجمہ: سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔

ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: ﴿وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے، جو

کچھ تم کرو گے۔ (ب 27، سورة الحديد، آیت 10)

تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟! کیا طعن کرنے والا اللہ عزوجل سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

(التفسیر الکبیر، ج 5، ص 242، 243 ☆ فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 100، 101، 264، 336، 361، 363)

سوال: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اہلسنت کا کیا عقیدہ

ہے؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

صحابی ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ((دَعُوْهُ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)) وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

(صحیح بخاری، ج 1، ص 531، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

اور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ اہل حق، اہل خیر اور عادل ہیں۔

سوال: کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد صحابی ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کے مجتہد

ہونے کا بیان صحیح بخاری شریف میں موجود حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث پاک میں ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، باب ذکر معاویہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث 3765، ج 2، ص 505)

سوال: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے مابین جو اختلاف ہوا، اس بارے اہل سنت کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے اور مجتہد سے صواب و

خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ مگر مجتہد کی خطا پر عند اللہ اصلاً مؤاخذہ نہیں۔ حضرت امیر

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف خطا اجتہادی تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اصعب)۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث المجتهد قد یخطی، ویصیب، ص 175 ☆ منہج الروض الأزہر

للقاری، المجتہد فی العقلیات یخطی، ویصیب، ص 133 ☆ البدایة والنهاية، ج 5، ص 633)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آئے تو حضرت امیر معاویہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے۔

جواب: یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنے کا حکم دیا ہے، یہ استثنائی شریعت گڑھنا ہے۔

(نسیم الریاض، القسم الثانی فیما یجب علی الأنام من حقوقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 5، ص 93)

خلفائے راشدین

سوال: خلفائے راشدین سے مراد کون ہیں؟

جواب: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں، کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔
(منح الروض الأزہر، ص 28 فیض القدیر، ج 4، ص 664)

سوال: خلفائے اربعہ (چار خلفاء) میں افضلیت کی ترتیب کیا ہے؟

جواب: انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان کی خلافت افضلیت کی ترتیب پر ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت۔
(شرح العقائد النسفیة، مبحث افضل البشر بعد نبینا الخ، ص 149, 150)

سوال: جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین کریمین (ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما) سے افضل بتائے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الکبریٰ کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے۔

(فتاویٰ ہزازیہ، کتاب السیر، ج 6، ص 319 مفتاح القدیر، باب الإمامة، ج 1، ص 304)

سوال: خلفائے اربعہ کے بعد صحابہ میں کون افضل ہے؟

جواب: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و احد و اصحاب بیعة الرضوان کے لیے افضلیت ہے، اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

(شرح المسلم للنووی، کتاب فضائل الصحابة، ص 275 پ 17، سورة الأنبياء، آیت 101 تا 103)

سوال: خلافت راشدہ کتنا عرصہ رہی؟

جواب: منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی، کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی، پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔

(السنبراس، ص 308 ☆ المستدرک للحاکم، کتاب الفتن والملاحم، الحدیث 8702، ج 5،

ص 766، 767 ☆ منہج الروض الازہر، ص 65)

سوال: صحابہ میں شیخین اور ختنین کن صحابہ کو کہتے ہیں؟

جواب: شیخین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اور ختنین عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے اسلامی بادشاہ کون ہیں؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوکِ اسلام ہیں۔

(منہج الروض الازہر للفقاری، ص 68)

اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ: ((مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ)) ترجمہ: وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

(المستدرک علی الصحیحین، ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص 678،

دارالکتب العلمیہ، بیروت)

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جزا جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد وبالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) ترجمہ: میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید

فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے۔

(صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی، ج 3، ص 186، دارطوق النجاة)
 تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق و غیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن
 مجتبیٰ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ اللہ تعالیٰ پر طعن کرتا ہے۔

(المعتمد المستند، حاشیہ نمبر 319، ص 192)

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سوال: اہل بیت سے مراد کون ہیں؟

جواب: جمہور علماء کے نزدیک اہل بیت سے مراد امہات المؤمنین، حضرت

علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین بلکہ تمام بنی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (صحیحین) ہیں۔

(سوانح کربلا، ص 82، خطبات محرم، ص 224)

سوال: جو اہل بیت سے محبت نہ رکھے، وہ کیسا ہے؟

جواب: اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایانِ اہل سنت ہیں، جو ان سے

محبت نہ رکھے، مردود و ملعون خارجی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 1، ص 362)

سوال: حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہن کے بارے میں اہل سنت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ، وام المؤمنین عائشہ صدیقہ، و حضرت سیدہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انھیں اور بقیہ بناتِ مکرمات و ازواجِ مطہرات رضی

اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔

(الجامع الصغیر، ص 104، الحدیث 1660، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، فضائل

خدیجہ ام المؤمنین، الحدیث 2434، ص 1323، صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی

صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب فاطمة رضی اللہ عنہا، ج 2، ص 550)

سوال: جو شخص حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا انکار کرے، اس

کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں،

ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ، بددین، خاسر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 1، ص 361)

سوال: اہل بیت اطہار کے فضائل بیان کر دیں؟

جواب: اہل بیت اطہار کے کچھ فضائل درج ذیل ہیں:

(1) ان کے حق میں آیتِ تظہیر نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ترجمہ: اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔
(سورۃ الاحزاب، آیت 33)

(2) ان سے محبت کرنے کا قرآن مجید میں فرمایا گیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ ترجمہ: اے محبوب! فرمادیتے ہیں کہ تبلیغ رسالت پر میں تم سے کچھ اجر طلب نہیں کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت۔

(3) اہل بیت اطہار کو زکوٰۃ اور دیگر صدقات واجبہ دینا اور ان حضراتِ طیبات کا اسے لینا حرام ہے اگرچہ وہ غنی نہ ہوں کیوں کہ یہ لوگوں کا میل ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ)) ترجمہ: یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کے لیے حلال نہیں۔

(صحیح مسلم، باب ترك استعمال آل النبی -- الخ، ج 2، ص 754، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(4) اہل بیت حسب نسب میں سب انسانوں سے افضل ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((قَالَ لِي جَبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ، قَلْبُ الْأَرْضِ مَشَارِقُهَا وَمَغَارِبُهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَكَدَّ أَبِ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) ترجمہ: مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کر دیکھا، میں نے بنی ہاشم سے بڑھ کر کسی باپ کے بیٹوں کو نہ پایا۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، ج 2، ص 628، مؤسسة الرسالة، بیروت)

(5) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رشتہ داری اور نسب کے علاوہ قیامت

کے دن ہر رشتہ داری اور نسب منقطع ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((إِنَّهُ يَقْطَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَنْسَابَ إِلَّا نَسَبِيَّ وَسَبَبِيَّ)) ترجمہ: قیامت کے دن تمام نسب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب اور سبب کے۔

(المعجم الكبير للطبرانی، عبید اللہ بن ابی رافع عن المسور، ج 20، ص 25، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ)

سوال: امہات المؤمنین کن کا لقب ہے؟

جواب: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا لقب امہات المؤمنین (مؤمنین کی مائیں) ہے، ان میں ہر ایک کو جدا جدا ”ام المؤمنین“ کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کی ماں۔

سوال: امہات المؤمنین کی تعداد کتنی ہے اور ان کے اسماء مبارکہ کیا ہیں؟

جواب: امہات المؤمنین کی تعداد گیارہ تک پہنچتی ہے، ان کے نام درج ذیل

ہیں:

- (1) حضرت خدیجہ الکبریٰ (2) حضرت سودہ بنت زمعہ (3) حضرت عائشہ بنت صدیق اکبر (4) حضرت حفصہ بنت فاروق اعظم (5) حضرت زینب بنت خزیمہ (6) حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ (7) حضرت زینب بنت جحش (8) حضرت جویریہ بنت الحارث (9) حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان (10) حضرت صفیہ بنت حنی (11) حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

سوال: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے ہیں (1) حضرت

ابراہیم رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہ خاتون ہیں۔ (2) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (3) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن کا لقب طیب و طاہر ہے، یہ دونوں صاحبزادے حضرت خدیجہ الکبریٰ سے ہیں۔

سوال: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کتنی ہیں؟

جواب: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں، اور

چاروں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہیں، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، جو حضرت قاسم سے چھوٹی، اور باقی سب اولاد

سے بڑی ہیں، ان کا نکاح مکہ ہی میں ابوالعاص بن ربیع سے ہوا تھا، جنہوں نے جنگ بدر

کے بعد اسلام قبول کیا۔ (2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، یہ حضرت زینب سے چھوٹی

ہیں۔ (3) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، یہ حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں، ان دونوں کا نکاح

یک بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (4) حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ

عنہا، یہ حضرت ام کلثوم سے چھوٹی ہیں، ان کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

سوال: یزید پلید کے بارے میں اہل سنت کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا، ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر

لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

مسک سگوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان۔

(الفتاویٰ الرضویۃ، کتاب السیر، ج 14، ص 591 ☆ النیراس، ص 230، 232)

سوال: جو شخص کہے کہ ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے معاملہ میں دخل

نہیں دینا چاہیے، ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے، اس کے بارے میں کیا حکم

ہے؟

جواب: معاذ اللہ یزید سے اور ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت...؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے

معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے۔ ایسا بکنے والا مردود، خارجی،

ناصبی مستحق جہنم ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 1، ص 261)

ولایت کا بیان

سوال: ولایت کیا ہے؟

جواب: ولایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔
(بہار شریعت، حصہ 1، ص 264)

سوال: کیا آدمی مشقت والے اعمال سے ولایت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: ولایت وہی شے ہے (یعنی خدا کا عطیہ ہے)، نہ یہ کہ اعمالِ شاقہ سے آدمی خود حاصل کر لے، البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اس عطیہ الہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 206)

سوال: کیا ولایت بے علم کو مل سکتی ہے؟

جواب: ولایت بے علم کو نہیں اہل علم کو ملتی ہے، خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اس پر علوم منکشف کر دیے ہوں۔

(الفتوحات المکیہ، ج 3، ص 92)

سوال: کس امت کے اولیاء سب سے افضل ہیں؟

جواب: تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدین یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں۔
(البیواقیات والجواب، المبحث السابع والأربعون، الجزء الثاني، ص 348)

سوال: اس امت میں سب سے افضل کون سے اولیاء ہیں؟

جواب: تمام اولیائے محمدین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان میں ترتیب وہی ترتیبِ افضلیت ہے، سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے، پھر فاروق اعظم، پھر ذوالنورین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جمعیں)۔ (المعتمد المستند، حاشیہ نمبر 316، ص 191 الحدیقة الندیة، ج 1، ص 293)

سوال: کیا شریعت اور طریقت الگ الگ راہیں ہیں؟

جواب: طریقت منافی شریعت نہیں۔ وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض

جاہل متصوف (صوفی بننے والے) جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں: کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زعمِ باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب قواعد العقائد، الفصل الثانی، ج 1، ص 138، 139)

سوال: کیا کوئی ولی شریعت کی پابندی سے آزاد ہو سکتا ہے؟

جواب: احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو، سبکدوش نہیں

ہو سکتا۔

(شرح العقائد النسفیة، مبحث لا ینفع ولی درجۃ الانبیاء، ص 166)

بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائف حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمایا: صدقوا لقد وصلوا ولكن انین؟ انین؟ إلی النار۔ ترجمہ: وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو۔ (البواقیت والجواهر، المبحث السادس والعشرون، ص 206)

سوال: کیا مجذوب کے لئے بھی یہی حکم ہے؟

جواب: اگر مجذوبیت سے عقلِ تکلفی زائل ہوگئی ہو، جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اٹھ جائے گا، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہوگا شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

(البواقیت والجواهر، ص 207، ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص 240)

سوال: اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو کیا طاقت دی ہے؟

جواب: اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت میں ملتے ہیں۔

(تفسیر عزیز، تحت الآیة: وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ، ص 206، البواقیت والجواهر، ص 348، 349)

سوال: کیا اولیاء پر علومِ غیبیہ منکشف ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! علومِ غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں، ان میں بہت کچھ

كَانَ وَمَا يَكُونُ (جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے) اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دی جاتی ہے، مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے ہے، بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

(تفسیرات احمدیہ، پ 21، سورہ لقمان، تحت الآیة 34، ص 608, 609 ☆ الطبقات الكبرى المسماة بـ "لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار" للشعرانی، الجزء الأول، ص 208 ☆ إرشاد الساری، کتاب تفسیر القرآن، تحت الحدیث 4697، ج 10، ص 369 ☆ الفتاویٰ الرضویة، ج 29، ص 472)

سوال: کرامات اولیاء کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: کرامات اولیاء حق ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

(منح الروض الأزیہ للفقاری، ص 79)

سوال: اولیاء سے کس قسم کی کرامات کا صدور ہو سکتا ہے؟

جواب: مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا مشرق سے مغرب

تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارق عادات، اولیاء سے ممکن ہیں، سو اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا، جو اپنے یا کسی ولی کے لیے اس کا دعویٰ کرے، کافر ہے۔

(بہجة الأسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعا بشیء الغ، ص 123, 124 ☆ شرح العقائد النسفیة،

مبحث کرامات الأولیاء، حق، ص 146 تا 149 ☆ روح المعانی، الجزء الثالث والعشرون، ص 20)

سوال: اولیاء سے استمداد (مدد طلب کرنا) کیسا ہے؟ اور ان کو دور و نزدیک

سے پکارتا کیسا؟

جواب: ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے، یہ مدد مانگنے والے کی مدد

فرماتے ہیں چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ اسی طرح ان کو دور و نزدیک سے پکارتا

اسلاف (بزرگوں) کا طریقہ ہے۔ رہا ان کو فاعل مستقل جاننا، یہ وہابیہ کا فریب ہے،

مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا، مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا و ہابیت کا خاصہ ہے۔ (المدخل، فی زیارة القبور، ج 1، ص 184 ☆ أشعة النعمات، کتاب الجنائز، ص 762)

سوال: اولیاء کے مزارات پر حاضری دینا کیسا ہے؟

جواب: ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت

ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 282)

سوال: کیا اولیاء کرام قبروں میں زندہ ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ

ہیں، ان کے علم و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، ج 3، ص 439 ☆ فتاویٰ رضویہ، ج 9، ص 431)

سوال: اولیاء کو ایصالِ ثواب کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: انھیں ایصالِ ثواب، نہایت موجبِ برکات و امرِ مستحب ہے، اسے

عُرفاً براہِ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، یہ نذر شرعی نہیں، ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔ عُرسِ اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی، و فاتحہ خوانی، و نعت خوانی، و وعظ، و ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے گناہوں کے کام وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

(جد الممتار، حاشیة الإمام أحمد رضا خان علیہ رحمة الرحمن علی رد المحتار، ج 3، ص 285)

سوال: پیر کس کو بنانا چاہیے؟

جواب: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ ضروری ہے۔

(1) سنی صحیح العقیدہ ہونے (2) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل

کتابوں سے نکال سکے۔ (3) فاسق مُعلِن نہ ہو۔ (4) اُس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و صلح تک متصل ہو۔

(سبع سنابل، سنبلہ دوم، ص 39، 40، فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 492)

کتاب الطہارۃ

نجاستوں کا بیان

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں: (1) نجاستِ حقیقیہ (2) نجاستِ حکمیہ۔
حقیقیہ وہ جو نظر آئے اور حکمیہ وہ جو نظر نہ آئے۔

(بدائع الصنائع، ج 1، ص 3، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سوال: نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست حکمیہ کو حدیث بھی کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:
(1) حدیث اصغر (بے وضو ہونا) (2) حدیث اکبر (بے غسل ہونا)۔ ان سے پاکی حاصل کرنے کو طہارت صغریٰ اور طہارت کبریٰ کہتے ہیں۔

(بدائع الصنائع، ج 1، ص 3، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سوال: نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس کی بھی دو قسم ہے: (1) غلیظہ (2) خفیفہ۔
جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

(سراقی الفلاح، ج 1، ص 64، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

سوال: نجاستِ غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کے احکام درج ذیل

ہیں:

(1) اگر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک

کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصدِ پڑھی تو گناہِ بھٹی ہو اور اگر بہ نیتِ استخفاف ہے تو کفر ہوا۔

(2) اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز

پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصدِ پڑھی تو گناہِ بھٹی ہو۔

(3) اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک یہ نماز نہ گنی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

(درمختار، ج 1، ص 316، بہار شریعت، حصہ 2، ص 389)

سوال: ایک درہم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:

(1) اگر نجاست گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گو بر تو درہم سے مراد اس کا وزن ہے

اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے۔

(2) اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس

کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ باب الاون، فصل الاون، ج 1، ص 45)

سوال: نجاستِ خفیفہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں

لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی (یا اس سے زیادہ) میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(درمختار، ج 1، ص 321)

سوال: اگر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ کسی پانی وغیرہ میں گر جائے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: نجاست اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ

ہو یا خفیفہ، کل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی وہ درودہ نہ ہو۔

(درمختار، ج 1، ص 220)

سوال: نجاستِ غلیظہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: نجاستِ غلیظہ درج ذیل چیزیں ہیں:

(1) انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو

نجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مزی، ودی۔

دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔ یوہیں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔

(2) خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون۔

(3) مردار کا گوشت اور چربی۔

(4) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سور کا

پاخانہ اور پیشاب۔

(5) گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری

اونٹ کی مینگی اور جو پرند کہ اونچانہ اڑے اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بٹ۔

(6) ہر قسم کی شراب۔

(7) سور کا گوشت اور ہڈی اور بال اگر چہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظہ

ہیں۔

(8) ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں

کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے۔ (ہندیہ ملخصاً، کتاب الطہارۃ باب الاول، فصل الاول، ج 1، ص 46)

سوال: دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے۔ یہ جو اکثر عوام

میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: نجاستِ خفیفہ درج ذیل چیزیں ہیں:

(1) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ

وغیرہا) ان کا پیشاب۔

(2) گھوڑے کا پیشاب۔

(3) اور جس پرندے کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں جیسے کوا، چیل،

شکرا، باز، اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

(نورالایضاح، فصل فی الانجاس والطہارۃ عنہا، ج 1، ص 41)

سوال: حلال پرندوں کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو پرندے حلال اُونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، مرغابی وغیرہ ان کی

بیٹ پاک ہے۔

سوال: نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ مل جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے۔

(درمختار، ج 1، ص 321)

سوال: اگر مختلف جگہوں پر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ لگی تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر

نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد،

نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 393)

سوال: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون پاک ہے یا ناپاک؟ نیز کھٹل

اور مچھر کے خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں کا خون پاک ہے، اسی طرح کھٹل اور

مچھر کا خون بھی پاک ہے۔

(درمختار، ج 1، ص 320)

سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہو مگر دھولینا بہتر ہے۔
(درمختار مع ردالمحتار، ج 1، ص 324)

سوال: آدمی کی تھوڑی سی کھال یا ناخن جسم سے جدا ہو کر پانی میں پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی وہ درودہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہو گیا اور ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔

(منیۃ المصلی، بیان النجاسة، ص 108)

سوال: کتابدن یا کپڑے کو چھو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کتابدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 4، ص 401)

سوال: کسی مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی تو کیا اسے بتانا ضروری ہے؟

جواب: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔

(درمختار، فصل فی الاستنجاء، ج 1، ص 350)

سوال: کفار اور فساق کے استعمالی کپڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فساقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 405)

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے

سوال: ناپاک بدن یا کپڑے کس کس چیز سے پاک کر سکتے ہیں؟

جواب: ناپاک بدن یا کپڑے کو پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے جس سے

نجاست دور ہو جائے دھو کر پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست دور ہو سکتی ہے تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، ج 1، ص 41)

ہاں بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی

ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 397)

سوال: مستعمل پانی یا چائے سے کپڑا دھونے سے پاک ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! مستعمل پانی اور چائے سے پاک ہو جائے گا۔

(درمختار، ج 1، ص 309 ☆ بہار شریعت، حصہ 2، ص 397)

سوال: دودھ، شوربے اور تیل سے کپڑا پاک ہو جائے گا؟

جواب: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے

نجاست دور نہ ہوگی۔ (نسب الحقائق، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج 1، ص 194)

سوال: نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو اس کو کتنی مرتبہ

دھونے سے کپڑا پاک ہوگا؟

جواب: نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں

گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو

ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار

پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، ج 1، ص 41)

ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب

ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 397)

سوال: دلدار نجاست کپڑے پر تھی، اس کو دھویا، نجاست دور ہو گئی مگر اس کا اثر

(رنگ یا بو) باقی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر وقت (مشکل) سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابون یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، ج 1، ص 42)

سوال: اگر کپڑے پر پتلی نجاست لگ گئی تو کپڑا کیسے پاک ہوگا؟

جواب: اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔

(فتاویٰ ہندیہ، ج 1، ص 42)

سوال: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت

میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

(درمختار، ج 1، ص 331، 332)

سوال: دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب کپڑے میں لگ گیا تو کیا اسی طرح

پاک ہوگا؟

جواب: دودھ پیتے بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔ (بہار شریعت، ج 1، ص 399)

سوال: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں، اس کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، قالین وغیرہ) اس کو

دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سوکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔

(البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج 1، ص 413)

سوال: اگر چیز ایسی ہو کہ جس میں نجاست جذب نہ ہوتی ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوتی ہو، جیسے چینی کے

برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی

ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج 1، ص 414)

سوال: کیا یہ ضروری ہے کہ لگاتار تین بار دھویا جائے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ

مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الاول، ج 1، ص 43)

سوال: کپڑے پر ناپاک تیل لگ گیا، تو کب پاک ہوگا؟

جواب: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھولینے سے پاک ہو

جائے گا اگر چہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے۔

سوال: اگر درمی یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہا، تو کیا پاک

ہو جائے گا؟

جواب: درمی یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہا پاک ہو جائے گا

اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا تو پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

سوال: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو کیا

حکم ہے؟

جواب: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو

بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 43)

سوال: کیا کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جنہیں دھونا نہیں پڑتا، صرف پونچھنے سے

پاک ہو جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! لوہے کی چیزیں جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ (جس میں نہ

زنگ ہونہ نقش و نگار) نجس ہو جائیں، تو صرف اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیں گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔

یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

اسی طرح آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 43)

سوال: منی کپڑے یا بدن میں لگ گئی تو کیا دھوئے بغیر بھی کپڑا پاک کرنے کی

کوئی صورت ہے؟

جواب: جی ہاں! منی کیڑے یا بدن میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کیڑا اور بدن پاک ہو جائے گا اگرچہ ملنے کے بعد اس کا کچھ اثر کیڑے میں باقی رہ جائے۔ جس کیڑے کو مل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

اس مسئلہ میں مرد و عورت اور تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم

ہے۔ (درمختار وردالمختار، باب الانجاس، ج 1، ص 333)

سوال: اگر منی تر ہے یا اس میں پیشاب مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منی کیڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے یا ساتھ پیشاب بھی لگ گیا، تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

سوال: موزے اور جوتے کو دھونے کے علاوہ کیسے پاک کر سکتے ہیں؟

جواب: موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھر چنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ اور اگر مثل پیشاب کے کوئی تیلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

سوال: ناپاک زمین کیسے پاک ہوگی؟

جواب: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

سوال: کیا گھاس، دیوار، درخت وغیرہ بھی خشک ہونے سے پاک ہو جائیں

گے؟

جواب: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے سے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں، باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 45)

سوال: ناپاک تیل کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس کو پاک کرنے کے درج ذیل طریقے ہیں:

(1) ناپاک تیل کی جتنی مقدار ہے اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں۔

(2) یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا۔

(3) یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا۔

(4) اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہونہ

بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔

(5) اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پرنا لے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے پاک تیل یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنا لے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا۔

بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 4، ص 378 تا 380)

سوال: جو چیزیں خود نجس ہیں، کیا پاک ہو سکتی ہیں؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے

ہیں جیسے شراب وغیرہ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 2، ص 396)

سوال: نجس جانور اگر نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 45)

سوال: اپنے کی راکھ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اپنے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، ج 1، ص 44)

استنجاء کا بیان

سوال: استنجاء خانہ میں داخل ہونے سے پہلے کون سی دعا پڑھے اور پہلے کون سا قدم اندر رکھے؟

جواب: استنجاء خانہ کے باہر یہ پڑھ لے: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّجْبِ وَالنَّجَبَاتِ۔ پھر بائیں قدم پہلے داخل کرے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، ج 1، ص 345)

سوال: استنجاء خانہ سے نکلنے کے وقت کون سا قدم پہلے باہر نکالے اور نکلنے کے بعد کون سی دعا پڑھے؟

جواب: نکلنے کے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیْ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔

سوال: استنجاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسا ہے؟

جواب: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، ج 1، ص 341)

سوال: کیا بچے کو پاخانہ یا پیشاب کرواتے وقت اس کا منہ بھی قبلہ کی طرف نہیں کر سکتے؟

جواب: بچے کو پاخانہ یا پیشاب کروانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو، یہ کروانے والا گنہگار ہوگا۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، ج 1، ص 342)

سوال: پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت چاند اور سورج کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا

کیا ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ منہ ہو، نہ پیٹھ۔
یوہیں ہوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، ج 1، ص 342)

سوال: کس کس جگہ پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ ہے؟

جواب: درج ذیل جگہوں میں پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ ہے:

- (1) کنویں یا حوض یا چشمہ کے کنارے (2) پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو
- (3) گھاٹ پر (4) پھلدار درخت کے نیچے (5) اس کھیت میں جس میں زراعت موجود
- ہو (6) سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں (7) مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں
- (8) قبرستان میں (9) راستہ میں (10) جس جگہ مویشی بندھے ہوں (11) جس جگہ
- وضو یا غسل کیا جاتا ہو۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، ج 1، ص 342-343)

سوال: کھڑے ہو کر، لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 50)

سوال: پیشاب اور پاخانہ کرنے کے آداب کیا ہیں؟

جواب: ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر

کوئی دُعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔

جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ

بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ

دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے

نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی

شَرُّ مَگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھو کے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکارے، نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے۔

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کودے کر ڈھیلار کھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 50)

سوال: کیا ڈھیلوں سے استنجاء کرنا ضروری ہے؟

جواب: آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا سنت

ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و احکامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 48)

سوال: کیا صرف ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے گی؟

جواب: صرف ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درہم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 48)

سوال: ڈھیلوں سے طہارت حاصل کرنے میں کتنی تعداد سنت ہے؟

جواب: ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 48)

سوال: کیا کنکر، پتھر اور کپڑے وغیرہ سے بھی استنجاء ہو جائے گا؟

جواب: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجاء سکھا سکتا ہے مگر دوسرے کی دیوار نہ ہو۔ اگر دوسرے کی یا وقف کی دیوار ہے تو مکروہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجی... الخ، ج 1، ص 337)

سوال: کن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی اور کھانے اور گو براور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کونکے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ روپیہ ہی ہے، ان چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح کاغذ سے استنجاء منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابو جہل جیسے کافر کا نام لکھا ہو۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء، إذا دخل المستنجی، ج 1، ص 339.340)

سوال: دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا کیسا ہے؟

جواب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بائیں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اسے دائیں ہاتھ سے جائز ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحکامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 50)

سوال: پیشاب کرنے کے بعد جسے یہ احتمال ہو کہ ابھی قطرہ آئے گا، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا، اس پر استبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دھننے پاؤں کو بائیں اور بائیں کودھنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحکامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 49)

سوال: لُجھا آدمی ہو تو اسے استنجا کون کروائے؟

جواب: مرد لُجھا ہو تو اس کی بیوی استنجا کرادے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور اگر شوہر کی بیوی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کر سکتے بلکہ معاف ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسة و أحکامها، الفصل الثالث، ج 1، ص 49)

سوال: آب زمزم شریف سے استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ڈھیلے سے استنجا خشک کرنے کے بعد زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے، اور ڈھیلانہ لیا ہو تو ناجائز۔

(ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ج 1، ص 180 * فتاویٰ رضویہ، ج 4، ص 575)

حیض و نفاس کا بیان

سوال: حیض، نفاس اور استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے

اُسے حیض کہتے ہیں اور (اگر عادت نہ ہو بلکہ) بیماری سے ہو تو اسے استحاضہ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ ملخصاً، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول فی الحيض، ج 1، ص 36-37)

سوال: حیض کی مدت کتنی ہے؟

جواب: حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے،

ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں (بلکہ استحاضہ ہے) اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول فی الحيض، ج 1، ص 36)

سوال: حیض کا خون اگر دس دن سے زیادہ آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے

آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آ یا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول فی الحيض، ج 1، ص 37)

سوال: عورت کو کتنی عمر میں حیض آنا شروع ہوتا ہے؟

جواب: کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی

پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول فی الحيض، ج 1، ص 36)

سوال: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم کتنا فاصلہ ضروری ہے؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری

ہے۔ یوہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، باب الحيض، ج 1، ص 285)

سوال: نفاس کی کتنی مدت ہے؟

جواب: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زیادہ بچہ نکلنے

کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 37)

سوال: حیض و نفاس والی عورت کو کون سے امور منع ہیں؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت کو درج ذیل امور کا کرنا ناجائز و حرام ہے:

(1) نماز پڑھنا (2) روزہ رکھنا (3) قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا (4) اسی طرح

قرآن پاک زبانی پڑھنا (5) قرآن پاک کا چھونا بلکہ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (6) مسجد میں داخل ہونا (7) طواف کرنا۔ (8) ہم

بستری یعنی جماع۔ (نور الابضاح، ص 38 ☆ بہار شریعت ملخصاً، حصہ 2، ص 379)

سوال: ان دنوں جو فرض نمازیں اور روزے چھوٹے، کیا بعد میں ان کی قضا

کرنی پڑے گی؟

جواب: ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی

قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (نور الابضاح، ص 38)

سوال: حیض و نفاس والی عورت کون سے امور کر سکتی ہے؟

جواب: درج ذیل امور کر سکتی ہے:

(1) قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کُلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حُرَج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حُرَج نہیں۔ (2) ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (3) جزدان (غلاف) میں قرآن مجید ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حُرَج نہیں۔ (4) معلّمہ کو حیض یا نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور سچے کرانے میں کوئی حُرَج نہیں۔

(ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 37، بہار شریعت، حصہ 1، ص 379)

سوال: حالتِ نفاس میں عورت کو چالیس سے کم دنوں میں خون بند ہو گیا تو کیا نماز روزہ کرے گی؟

جواب: اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو لیا ہو، نہ نماز پڑھتی ہیں، نہ اپنے کو نماز کے قابل جانتی ہیں، یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 4، ص 355-356)

سوال: کیا استحاضہ کی حالت میں بھی نماز و روزہ معاف ہے اور عورت سے صحبت حرام ہے؟

جواب: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع، ج 1، ص 37)

حرام۔

وضو کا بیان

سوال: وضو میں کتنے اور کون سے فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار فرض ہیں: (1) چہرہ دھونا (2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (3) چوتھائی سر کا مسح کرنا (4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

(ماخوذ از پ 6، سورۃ المائدہ، آیت 6)

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیک جانے یا تیل کی طرح پانی چھڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 218)

اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

سوال: چہرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: لبائی میں شروع پیشانی (جہاں عادتہ بال آگتے ہیں وہاں) سے نیچے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ (نور الابضاح، ص 20)

سوال: داڑھی کے نیچے جو جلد ہے، کیا اس کا دھونا فرض ہے؟

جواب: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 214، 446)

سوال: وضو کی سنتیں بیان کر دیں۔

جواب: وضو میں درج ذیل سنتیں ہیں:

- (1) وضو پر ثواب پانے کے لیے حکمِ الہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا
- (2) بسم اللہ سے شروع کرنا (3) ابتداء میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا
- (4) مسواک کرنا (5) تین مرتبہ کلی کرنا (6) تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا اور ان دونوں میں مبالغہ کرنا (7) داڑھی کا خلال کرنا (8) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا
- (9) جو اعضاء دھونے ہیں ان کو تین مرتبہ دھونا (10) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (11) کانوں کا مسح کرنا (12) ترتیب کہ پہلے منہ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں۔ (13) پے در پے وضو کرنا یعنی پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔

(نور الايضاح مدخساً، ص 22، ابہار شریعت ملخصاً، حصہ 2، ص 292 تا 296)

سوال: مسواک کے کچھ آداب بیان کر دیں۔

جواب: (1) کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں

مسواک کرے، اس طرح کہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر داہنی جانب کے نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ (2) ہر مرتبہ مسواک کو دھولے، یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے (3) مسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت ہو (4) اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ گڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ (5) چھنگلیا کے برابر موٹی ہو (6) زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (7) مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلہ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہئے، دوسرے آبِ ذہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہئے، اسی لیے پاخانہ میں ٹھوکنے کو علمائے نامناسب لکھا ہے۔ (8) مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ (9) دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لبانی میں نہیں،

چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ (10) مسواک زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے، ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ (11) اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے۔

(درمختار و ردالمحتار ملخصاً، ج 1، ص 113 تا 115 ☆ بہار شریعت ملخصاً، حصہ 2، ص 294)

سوال: وضو کے مستحبات بیان کر دیں۔

جواب: وضو کے مستحباب درج ذیل ہیں:

- (1) وضو کرتے وقت اونچی جگہ پر قبلہ رو بیٹھنا (2) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا (3) دوران وضو نیوی گفتگو نہ کرنا (4) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر سردیوں میں۔ (5) دل کے ساتھ زبان سے بھی نیت کرنا (6) وضو کے بارے میں وارد شدہ دعائیں پڑھنا (7) ہو عضو دھونے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا (8) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا (9) اگر پہنی ہوئی انگوتھی کھلی ہو تو اسے حرکت دینا (اگر کھلی نہ ہو، تنگ ہو تو حرکت دینا ضروری ہے) (10) کلی اور ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی چڑھانا جبکہ ناک کی صفائی بائیں ہاتھ سے کرنا (11) غیر معذور کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا (12) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا۔ (نور الايضاح ملخصاً، ص 23 ☆ بہار شریعت ملخصاً، حصہ 2، ص 296 تا 300)

سوال: سر کے مسح کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوتھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک

ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گڈی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوتھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 298)

سوال: وضو کے مکروہات بیان کر دیں۔

جواب: وضو کے مکروہات درج ذیل ہیں:

- (1) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔ (2) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔
- (3) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔ (4) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا گلّی کرنا۔ (5) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (6) زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (7) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (8) منہ پر پانی مارنا۔ (9) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔
- (10) گلے کا مسح کرنا۔ (11) بائیں ہاتھ سے گلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔
- (12) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (13) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ (14) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔ ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔

(درمختار ورد المحتار، ج 1، ص 131 تا 133 ☆ بہار شریعت، حصہ 2، ص 300-301)

سوال: وضو توڑنے والی چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: درج ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

- (1) پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں۔ (2) مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہو۔ (3) شرمگاہ کے علاوہ جسم کے کسی حصے سے بہتی نجاست نکلے (4) کھانے، پانی یا صفرا (کڑوے پانی) کی منہ بھر قے۔ (منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔) (5) منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ (غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔) (6) ایسی غفلت والی نیند جس میں مقعد نہ جمی ہو۔ (7) بے ہوشی (8) جنون (9) نشہ (10) بالغ کا رکوع و سجود والی نماز میں جاگنے کی حالت میں قہقہہ (11) مباشرتِ فاحشہ یعنی عضوِ تناسل کا مرد یا عورت کی شرمگاہ کے ساتھ انتشار کی حالت میں بلا حائل مس کرنا۔ (12) بہتے خون کی قے

وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا جب تک منہ بھر نہ ہو۔

(فتاویٰ ہندیہ ملخصاً، باب فی الوضوء، الفصل الخامس، ج 1، ص 9 تا 13 ☆ بہار شریعت ملخصاً،

ص 303 تا 309)

سوال: ستر کھلنے یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنایا اور ستر کھلنے یا اپنایا پر ایسا ستر دیکھنے سے

وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 352)

سوال: بے وضو قرآن چھونا یا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو شخص کو قرآن مجید کا چھونا حرام ہے۔ (نور الایضاح، ص 39)

اور بے چھوئے زبانی یاد کیج کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

موزوں پر مسح کا بیان

سوال: اگر کسی نے موزے پہنے ہوں، تو کیا وہ پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟

جواب: جو مرد یا عورت موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے۔
(نور الابضاح، ص 35)

اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 363)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: اس کے لیے چند شرطیں ہیں:

- (1) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔
- (2) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔
- (3) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا (جس میں پانی رس نہ جاسکے)۔ (بلکہ اگر پورا کسی دبیز چیز کا ہے تو فتویٰ اس پر ہے کہ اس پر بھی مسح ہو جائے گا۔ جدالمتار) لہذا ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔
- (4) وضو کر کے پہنا ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنایا صرف پاؤں دھو کر پہنا اور بعد میں وضو پورا کر لیا۔

(5) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین

انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (بندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس، الفصل الاول، ج 1، ص 33)

سوال: ایک دفعہ موزے پہننے کے بعد کب تک ان پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین

دن اور تین راتیں۔ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہو اس وقت سے اس کا شمار ہے

مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 33)

سوال: موزوں پر مسح کا طریقہ ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو تر کرنے کے بعد دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس، الفصل الاول، ج 1، ص 34)

سوال: موزوں پر مسح کے فرض کتنے ہیں؟

جواب: مسح میں فرض دو ہیں: (1) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (2) موزے کی پٹھ پر ہونا۔ (نور الايضاح، باب المسح علی الخفين، ص 36)

سوال: مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: (1) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

(2) مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

(3) موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ (4) موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔ (نور الايضاح، ص 36)

سوال: جن پر غسل فرض ہو، کیا وہ بھی پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

(درمختار، باب المسح علی الخفين، ج 1، ص 266)

غُسل کا بیان

سوال: غُسل میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: غُسل میں تین فرض ہیں:

(1) گُلی کرنا: یعنی منہ کے ہر پُرزے گوشتے ہونٹ سے حَلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اُگل دینے کو گُلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حَلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غُسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حَلق کے کنارے تک پانی بہے۔

(2) ناک میں پانی ڈالنا: یعنی دونوں نٹھنوں کا جہاں تک نِزَم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(3) تمام ظاہر بدن پر پانی بہہ جانا: سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جِسْم کے ہر پُرزے ہر زونگٹے پر پانی بہہ جانا۔ (فتاویٰ رضویہ ملخصاً، ج 1، ص 439 تا 445)

سوال: غُسل کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: غُسل کا سنت طریقہ درج ذیل ہے:

غُسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چیرنے لے خصوصاً سردیوں میں پھر تین مرتبہ دینے موٹھے پر پانی بہائے پھر بائیں موٹھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر غُسل کی جگہ سے الگ ہو جائے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں

قبلہ رخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے، اور کسی قسم کا کلام نہ کرے۔ نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثانی، ج 1، ص 14)

سوال: بہتے پانی میں نہانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے

تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تہلیل یعنی تین بار دھونے کی سقت ادا ہو جائے گی۔ بارش میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔

(درمختار، رد المحتار، کتاب الطہارۃ، سنن الغسل، ج 1، ص 156)

سوال: کیا غسل اور وضو سے بے پانی کی مقدار معین ہے؟

جواب: سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں، جس

طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا، دوسرا دبلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، علیٰ ہذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 320)

سوال: غسل واجب ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: غسل واجب ہونے کے درج ذیل اسباب ہیں:

(1) منیٰ کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(2) احتلام ہونا۔

(3) حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں۔

(4) حیض سے فارغ ہونا۔

(5) نفاس کا ختم ہونا۔ (نور الابصار ملخصاً، فصل فیما یوجب الاغتسال، ص 27)

سوال: غسل کرنا کب سنت ہے؟

جواب: جمعہ، عید، بقر عید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کرنا سنت

(تنویر الابصار ودرمختار، ج 1، ص 168، 169)

سوال: غسل کرنا کب مستحب ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں غسل مستحب ہے:

- (1) وقوف عرفات کے لیے (2) وقوف مزدلفہ کے لیے (3) حاضری حرم کے لیے (4) حاضری سرکارِ اعظم کے لیے (5) طواف کے لیے (6) دخولِ منیٰ کے لیے (7) حجروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن (8) شبِ برات میں (9) شبِ قدر میں (10) عرفہ کی رات میں (11) مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے (12) مردہ نہلانے کے بعد (13) مجنون کو جنون جانے کے بعد (14) غشی سے افاقہ کے بعد (15) نشہ جاتے رہنے کے بعد (16) گناہ سے توبہ کرنے کے لیے (17) نیا کپڑا پہننے کے لیے (18) سفر سے آنے والے کے لیے (19) استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد (20) نماز کسوف و خسوف و استسقاء کے لیے (21) خوف و تاریکی اور سخت آندھی کے لیے (22) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے۔

(تنویر الابصار ودرمختار، ج 1، ص 169)

سوال: جس پر چند غسل ہوں، کیا وہ الگ الگ غسل کرے گا؟

جواب: جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا

ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 325)

سوال: جس پر غسل واجب ہو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔

حدیث میں ہے جس گھر میں جب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الجنب یؤخر الغسل، ج 1، ص 109)

اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب

تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا

ہاتھ منہ دھولے، کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے

اور بے نہائے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اختلام ہو ابے نہائے

اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 325)

سوال: جس پر غسل واجب ہو، اسے کون سے کام کرنا حرام ہیں؟

جواب: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن

مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا

کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگٹھی چھونا یا پہننا جیسے

مقطعات کی انگٹھی سب حرام ہے۔

(درمختار و رد المحتار، ج 1، ص 172، 173 ☆ بہار شریعت، حصہ 2، ص 326)

سوال: قرآن مجید جزدان میں ہو تو جزدان کو ہاتھ لگانا کیسا ہے، اور رومال

سے قرآن مجید پکڑنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج

نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز

ہے، گرتے کی آستین، ڈوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس سے موٹڈھے

پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے پتلی قرآن مجید

کے تابع ہوتی ہے۔ (درمختار وردالمختار، ج 1، ص 173، بہار شریعت، حصہ 2، ص 326)

سوال: جنبی (جس پر غسل واجب ہو)، حائضہ اور بے وضو شخص کے لیے

قرآن کے ترجمہ کو چھونے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے

اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 327)

سوال: جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص کے لیے فقہ، تفسیر اور حدیث کی کتابوں کو

چھونا کیسا ہے؟

جواب: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو

کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضعِ آیت پر

ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (درمختار وردالمختار ملخصاً، ج 1، ص 176-177)

سوال: جنبی اور حائضہ کو درود شریف، دعائیں پڑھنا اور اذان کا جواب دینا

کیسا ہے؟

جواب: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے

کہ وضو یا گلہ کر کے پڑھیں۔ ان کو اذان کا جواب دینا بھی جائز ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس، الفصل الرابع، ج 1، ص 38)

پانی کا بیان

سوال: کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے؟

جواب: بارش، سمندر، دریا، کوئیں، برف، اولے اور چشمے کے پانی سے وضو

اور غسل جائز ہے۔ (نور الايضاح، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ص 13)

سوال: استعمال کے اعتبار سے پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں:

- (1) طاہر مطہر غیر مکروہ، یہ ماء مطلق ہے، جو خود بھی پاک ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے یعنی اس سے وضو اور غسل ہو سکتے ہیں، اس کے استعمال میں کراہیت بھی نہیں۔
- (2) طاہر مطہر مکروہ، جو قلیل (دہ درودہ سے کم) ہو اور اس میں سے بلی نے پی لیا ہو، یہ خود بھی پاک اور پاک کرنے والا بھی ہے یعنی اس سے وضو و غسل ہو جائے گا مگر اس کا استعمال مکروہ ہے۔

- (3) طاہر غیر مطہر، جو خود پاک ہے مگر پاک کرنے والا نہیں یعنی اس سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا، جیسے ماء مستعمل، پھل، پھول اور درخت وغیرہ کا پانی۔
- (4) ماء نجس (ناپاک پانی)، جس میں نجاست گر گئی ہو اگر قلیل ہے تو مطلق طور پر ناپاک ہو جائے گا اور اگر ماء کثیر ہے یا جاری پانی ہے تو نجاست کا اثر (رنگ یا بو یا ذائقہ) اس میں آجائے تو ناپاک ہوگا۔ اس سے وضو و غسل نہیں ہو سکتا۔

- (5) ماء مشکوک، جس سے گدھے یا خچرنے پیا ہو۔ اگر صاف پانی مل جائے تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر صاف پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرنے کے بعد تیمم کرے پھر نماز پڑھے۔ (نور ایضاح، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، ص 13)

سوال: جاری پانی کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جاری پانی وہ ہے کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے، یہ

خود پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ (درمختار ورد المحتار، باب المیاء، ج 1، ص 187)

سوال: جاری پانی میں نجاست گر جائے تو کب ناپاک ہوگا؟

جواب: جاری پانی نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا ذائقہ کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا۔
(درمختار وردالمختار، باب المیاء، ج 1، ص 185)

سوال: ماء کثیر اور ماء قلیل کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو ذہ درذہ یا اس سے زیادہ ہو وہ کثیر ہے جو اس سے کم ہو وہ قلیل ہے۔
(نور الایضاح، ص 14)

سوال: ذہ درذہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے ذہ درذہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں بیس ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لمبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو۔ جو اس سے کم ہو وہ تھوڑا پانی ہے اگر چہ اس کی گہرائی کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔

(درمختار وردالمختار، ج 1، ص 192.193)

سوال: ماء کثیر کب ناپاک ہوگا؟

جواب: اس کے احکام جاری پانی کی طرح ہیں یعنی نجاست پڑنے سے رنگ یا بو یا ذائقہ بدل جائے تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ پاک رہے گا۔
(درمختار، ج 1، ص 190)

سوال: ماء مستعمل کون سا پانی ہے؟

جواب: پانی درج ذیل صورتوں میں مستعمل ہو جاتا ہے یعنی وضو اور غسل کے

قابل نہیں رہتا:

(1) جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ ماء مستعمل ہے۔

(2) یوہیں اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو

میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد ذہ درذہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ

پانی مستعمل ہو گیا۔

(3) اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے ڈھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا۔ اگر ڈھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 43)

(4) اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت، ج 2، ص 333)

سوال: اگر بے غسل یا بے وضو شخص نے مجبوراً پانی میں ہاتھ وغیرہ ڈال دیا تو؟

جواب: اگر ضرورتاً ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کونیں میں رسی ڈول کر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا مستعمل نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 117)

سوال: ماء مستعمل اچھے پانی میں مل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا بالٹی میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا، یعنی جو زیادہ ہے اس کا حکم لگے گا۔

(نور الایضاح، ص 14، فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 220)

سوال: مستعمل پانی کو وضو غسل کے قابل کیسے بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ اس

دوسرے طریقے سے ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 220)

سوال: جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس سے وضو و غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور

دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ

چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے

کیڑا بھگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال

میں اندیشہ برص ہے پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 464)

سوال: نابالغ کے بھرے ہوئے پانی سے وضو و غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے، اسے پینا یا وضو یا

غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں

اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا، یہاں سے

معلمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے

ہیں، اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 2، ص 527)

سوال: جس پانی میں نجاست پڑ گئی اس پانی کا کیا کریں؟

جواب: نجاست نے پانی کا مزہ، بو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں

لانا بھی ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لاسکتے ہیں مگر اس گارے

مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج 1، ص 25)

جوٹھے پانی کا بیان

سوال: کسی پانی کو انسان یا کسی جانور نے جوٹھا کر دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ماءِ قلیل میں سے کسی انسان یا جانور نے پی لیا ہو تو اس کی چار

قسمیں ہیں:

(1) طاہر مطہر (پاک اور پاک کرنے والا)، یہ وہ پانی ہے جس میں سے انسان،

یا گھوڑے یا کسی حلال جانور نے پیا ہو۔

(2) نجس، اس کا استعمال جائز نہیں، یہ وہ پانی ہے جس سے خنزیر، کتے یا کسی بھی

درندے جیسا کہ شیر، چیتے وغیرہ نے پیا ہو۔

(3) مکروہ، صحیح پانی کے ہوتے ہوئے اس کا استعمال مکروہ ہے، یہ وہ پانی ہے

جس سے بلی، چوہے، چھوٹی پھرنے والی اور غلیظ میں منہ ڈالنے والی مرغی اور شکاری

پرندے جیسا کہ شکر، باز وغیرہ نے پیا ہو۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل

مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

(4) مشکوک، یہ وہ پانی ہے جس سے گدھے یا خچرنے پیا ہو، اچھا پانی ہوتے

ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کر لے

اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کر لے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی

حرج نہیں اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

(نور الایضاح، فصل فی بیان احکام السور، ص 14، 15)

سوال: انسان کا جوٹھا پاک ہے تو کیا جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کا جوٹھا

بھی پاک ہے؟

جواب: انسان چاہے جب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک

ہے۔ اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنبی نے بغیر گلی کے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے

وضو اور غسل ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 343)

سوال: کیا کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے؟

جواب: کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھسن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 341)

سوال: کسی آدمی کے منہ سے خون نکلا، اس نے فوراً پانی پیا تو پانی کا کیا حکم

ہے؟

جواب: کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً

پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کھلی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کھلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نکلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگر چہ ایسی صورت میں تھوک نکلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

سوال: شرابی کے جوٹھے کا کیا حکم ہے؟

جواب: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ

شراب کے اجزا تھوک میں مل کر خلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جوٹھے سے بچنا ہی چاہیے۔ شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

سوال: مرد کو غیر عورت اور عورت کو غیر مرد کا جوٹھا پینا کیسا ہے؟

جواب: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جوٹھا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں

کا جوٹھا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جوٹھا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 341)

سوال: کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو برتن کیسے پاک ہوگا؟

جواب: کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 4، ص 559)

سوال: بلی ہاتھ چاٹنا شروع کر دے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یو ہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مگر وہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ اولیٰ ہوئی۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 24)

سوال: پانی میں رہنے والے جانوروں کے جوٹھے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی کے رہنے والے جانور کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث، الفصل الثانی، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

سوال: کن جانوروں کا پسینہ اور لعاب پاک ہے اور کن کا ناپاک؟

جواب: جن کا جوٹھا ناپاک ہے ان کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جن کا جوٹھا پاک ان کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔

(فتاویٰ ہندیہ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 23)

کنوئیں کا بیان

سوال: کنوئیں سے کل پانی نکالنے کا حکم کب ہوتا ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں کنوئیں سے کل پانی نکالا جائے گا:

(1) نجاست گر جائے اگرچہ قلیل مقدار میں ہو جیسا کہ پیشاب یا شراب کا

قطرہ۔

(2) خنزیر گر جائے، اگرچہ زندہ نکل آئے، اگرچہ اس کا منہ پانی میں نہ پڑا ہو۔

(3) آدمی، بکری یا کتیا کوئی بھی ان کے برابر یا ان سے بڑا جانور کنوئیں میں گر

کر مر جائے یا مر کر کنوئیں میں گر جائے۔

(4) دموی (خون والا) جانور اگرچہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ مرغی، بلی وغیرہ

گر کر مرنے کے بعد پھول یا پھٹ جائے۔ (نورالایضاح، فی تطہیر الآبار، ص 15)

سوال: تیس سے تیس ڈول کب نکالے جائیں گے؟

جواب: چوہا، چھچھو ندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی

دموی جانور کنوئیں میں گر کر مر گیا تو تیس (20) سے تیس (30) ڈول تک پانی نکالا جائے

گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج 1، ص 19)

سوال: چالیس سے ساٹھ ڈول کب نکالے جائیں گے؟

جواب: کبوتر، مرغی، بلی یا اس جتنا کوئی بھی جانور گر کر مرے تو چالیس (40)

سے ساٹھ (60) ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔ (درمختار، فصل فی البئر، ج 1، ص 216)

سوال: مینگنیاں، گوبر یا لید کنوئیں میں گر جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: مینگنیاں، گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کنوئیں میں گر جائیں تو بوجہ

حرج ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا۔

(غنیۃ المتملی، فصل فی البئر، ص 162)

سوال: اگر ایک سے زیادہ چوہے گر کر مر جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین، چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے گا۔

(درمختار، ج 1، ص 217)

سوال: دو بلیاں گر کر مر جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: دو بلیاں مر جائیں تو سارا پانی نکالا جائے۔ (درمختار، ج 1، ص 217)

سوال: بے وضو یا جنبی (بے غسل شخص) کنوئیں میں اترے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہوا اگر بلا ضرورت کوئیں میں

اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اترتو کچھ نہیں۔

(ردالمحتار، فصل فی البئر، ج 1، ص 213)

سوال: کوئی جانور کنوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: خنزیر (سور) کے سوا اگر اور کوئی جانور کنوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا

اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا منہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر احتیاطاً بیس (20) ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی العیاء، الفصل الأول، ج 1، ص 19)

سوال: جو تیا گیند کنوئیں میں گر گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو تیا گیند کنوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے

ورنہ بیس (20) ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔

(الحدیقة الندیة، الصنف الثانی من الصنفین، ج 2، ص 674)

سوال: رسی اور ڈول کیسے پاک ہوگا؟

جواب: جس کنوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے

نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔
(درمختار و ردالمحتار، فصل فی البئر، ج 1، ص 212)

سوال: کل پانی نکالنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔
(درمختار، فصل فی البئر، ج 1، ص 212)

سوال: جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے وہ نکالنے کے ساتھ ساتھ گرا ہوا جانور بھی نکالنا پڑے گا؟

جواب: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج 1، ص 19)

سوال: ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب: جس کنوئیں کا ڈول مُعین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔

سوال: اگر کنوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا، اس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں، تو کنواں کب سے ناپاک مانا جائے گا؟

جواب: وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ خرچ نہیں تیسیر اسی پر عمل ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الأول، ج 1، ص 20)

تیمم کا بیان

سوال: تیمم کی اجازت کسے ہے؟

جواب: جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو غسل کی جگہ تیمم کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الأول، ج 1، ص 28)

سوال: پانی پر قدرت نہ پانے کی صورتیں کون سی ہیں؟

جواب: پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

(1) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔

(2) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

(3) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے، نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

(4) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا مرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے۔

(5) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

(6) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے، پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں، تو تیمم جائز ہے۔

(7) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو

چند (ڈبل) مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں بشرطیکہ اس کے پاس پانی خریدنے کے لیے حاجتِ ضروریہ سے زائد پیسے موجود ہوں۔

(8) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔

(9) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

(10) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے، ولی کو جائز نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ ملخصاً، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الأول، ج 1، ص 27 تا 29)

سوال: یہ معلوم کیسے ہوگا کہ وضو یا غسل سے بیماری بڑھ جائے گی؟

جواب: اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہرِ افسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، ج 1، ص 28)

سوال: اگر پانی نہ ملے تو کیا تلاش کرنا ضروری ہے؟ اگر تلاش کیے بغیر تیمم کر کے پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں:

(1) اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔

(2) اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری

نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔

(3) اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الأول، ج 1، ص 29)

سوال: آب زمزم کی موجودگی میں تیمم کر سکتے ہیں؟

جواب: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔

(تاتارخانیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس، نوع آخر فی بیان شرائطہم، ج 1، ص 234)

سوال: کیا جنبی شخص تیمم کر کے مسجد جاسکتا ہے؟

جواب: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رتی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 791)

سوال: مسجد میں سویا تھا، احتلام ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 3، ص 479)

سوال: اگر وقت تنگ ہو گیا کہ وضو اور غسل کریں گے تو نماز قضا ہو جائے گی تو کیا تیمم کر سکتے ہیں؟

جواب: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 3، ص 310)

سوال: اگر کوئی ایسی جگہ ہے، جہاں نہ پانی ہے اور نہ پاک مٹی، تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے

چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالائے۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 353)

سوال: اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور

تیمم کرتا ہے تو نہیں ٹپکتے، تو کیا کرے؟

جواب: کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے

تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج 1، ص 29)

سوال: تیمم کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ تیمم کی نیت سے دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر

کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں

اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن

سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ (ہندیہ، الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج 1، ص 30)

ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار

انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے

اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور

بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یوں داہنے ہاتھ سے

بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی

سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف

سنت ہوا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج 1، ص 30)

سوال: تیمم میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: تیمم میں تین فرض ہیں:

(1) نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم

نہ ہوگا۔

(2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال

برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔

(3) دونوں ہاتھ کا گہنیوں سمیت مسح کرنا: اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر

باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، ج 1، ص 25، 26)

سوال: اگر کوئی ایک ہی مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر پہلے چہرے کا مسح کرے، پھر

اسی سے ہاتھوں کا مسح کرے، تو کیا تیمم ہو جائے گا؟

جواب: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج 1، ص 26)

سوال: تیمم کی سنتیں بیان کر دیں۔

جواب: تیمم کی سنتیں درج ذیل ہیں:

(1) بسم اللہ کہنا۔ (2) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ (3) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(4) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر

ارنانہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔ (5) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔ (6) پہلے منہ

پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔ (7) دونوں کا مسح پے درپے ہونا۔ (8) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا

مسح کرنا۔ (9) داڑھی کا خلال کرنا (10) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر

غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث، ج 1، ص 30)

سوال: کس نیت سے تیمم کرے تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت

مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید

چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔ جنبی نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے (کیونکہ یہ عبادت مقصودہ ہے اور جنبی کو بغیر طہارت جائز بھی نہیں)۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج 1، ص 26)

سوال: جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں، پانی بھی نہیں، کوئی دوسرا بھی نہیں کہ

تیمم کرادے تو کیا کرے؟

جواب: جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کرادے تو

وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا۔ ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا

ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج 1، ص 26)

سوال: وضو اور غسل کے تیمم میں کیا فرق ہے؟

جواب: وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (الجوہرۃ، ص 28)

جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 2، ص 354)

سوال: اگر تیمم صرف تین انگلیوں سے کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور

اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو۔

(بہار شریعت، حصہ 2، ص 357)

سوال: تیمم کس چیز سے ہو سکتا ہے؟

جواب: تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الطہارات، التیمم، ج 1، ص 35)

جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، چوننا، سرمہ، ہر تال، گندھک، مردہ سنگ، گبرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ج 1، ص 26.27)

سوال: کن چیزوں سے تیمم نہیں ہو سکتا؟

جواب: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، ج 1، ص 26)

سوال: نمک سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھانمک اس سے جائز ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، ج 1، ص 27)

سوال: تیمم کے لیے مٹی کا پاک ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔ جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ج 1، ص 26)

سوال: اگر غلہ، گیہوں یا لکڑی، شیشہ وغیرہ پر غبار ہو تو کیا اس سے تیمم

ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ اسی طرح

گدے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (ہندیہ، طہارہ، ج 1، ص 27)

سوال: بھگی مٹی سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بھگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

(ہندیہ، کتاب طہارہ، الباب الرابع، الفصل الاول، ج 1، ص 27)

سوال: مسافر ایسی جگہ ہے جہاں ہر طرف کچڑ ہی کچڑ ہے، تو کیا کرے؟

جواب: مسافر ایسی جگہ ہے جہاں ہر طرف کچڑ ہی کچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا

کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کچڑ میں سان کر سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کچڑ ہی سے تیمم کر لے جب کہ مٹی غالب ہو۔

(ہندیہ، کتاب طہارہ، الباب الرابع، الفصل الاول، ج 1، ص 27)

سوال: جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا، وہاں سے دوسرا بھی کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے۔

(منیۃ المصلی، بیان التیمم و طہارۃ الأرض، ص 58)

سوال: مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کر سکتے ہیں، یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم

نا جائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔ (منیۃ المصلی، بیان التیمم و طہارۃ الأرض، ص 58)

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی

جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

(ہندیہ، کتاب طہارہ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ج 1، ص 29)

کتاب الصلوة

مامورات ومنہیات

سوال: مامورات اور منہیات سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے ہیں؟

جواب: مامورات سے مراد جن کے کرنے حکم دیا گیا ہے اور یہ پانچ ہیں اور

منہیات سے مراد جن سے منع کیا گیا ہے، اور یہ بھی پانچ ہے اور ایک مباح خالص ہے جس کا نہ حکم دیا گیا ہے اور نہ منع کیا گیا ہے، کل گیارہ ہیں۔

سوال: مامورات کون کون سے ہیں؟

جواب: مامورات درج ذیل ہیں: فرض، واجب، سنت مؤکدہ، سنت غیر

مؤکدہ، مستحب۔

سوال: منہیات کون کون سے ہیں؟

جواب: حرام، مکروہ تحریمی، اساءت، مکروہ تنزیہی، خلاف اولیٰ۔

سوال: فرض اعتقادی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ

ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) اس کی فرضیت ضروریاتِ دین میں سے ہو یعنی اس کی فرضیت دین اسلام کا

عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

(2) اس کی فرضیت ضروریاتِ دین میں سے نہ ہو، اس کا انکار کرنے والا ائمہ

حنفیہ کے نزدیک کافر ہے۔

بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق

و مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

سوال: واجب اعتقادی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کی دو قسمیں

ہیں: (1) فرضِ عملی (2) واجبِ عملی

فرضِ عملی: یہ وہ ہے جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظرِ مجتہد میں حکمِ دلائل شرعیہ جزم (یقین) ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا۔ اس فرضِ عملی میں ہر شخص اسی کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجبِ عملی: وہ واجب اعتقادی ہے کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے۔

کسی واجب کا ایک بار بھی قَصْداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سوال: سنت مؤکدہ کیا ہے؟

جواب: وہ جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اسماآت اور کرنا ثواب اور نادرا ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

سوال: سنتِ غیرِ مؤکدہ کیا ہے؟

جواب: وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ

اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو موجب عتاب نہیں۔

سوال: مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

سوال: حرامِ قطعی کیا ہے؟

جواب: یہ فرض کا مقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ و فسق

ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

سوال: مکروہِ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے

اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

سوال: اساءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادرا کرنے والا مستحقِ عتاب اور التزامِ فعل پر

استحقاقِ عذاب۔ یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال: مکروہِ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب

فرمائے۔ یہ سنتِ غیرِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال: خلافِ اولیٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ جس کا نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضا لقمہ و عتاب نہیں، یہ مستحب کا

مقابل ہے۔

سوال: مباح خالص کی تعریف کیا ہے؟

جواب: مباح خالص وہ ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

(ملخص از بہار شریعت، حصہ 2، ص 282 تا 284)

اذان و اقامت کا بیان

سوال: اذان کیا ہے؟

جواب: اذان عرفِ شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے۔ جس کے لیے

الفاظ مقرر ہیں، الفاظِ اذان یہ ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

(ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 55)

سوال: تمام اوقات کی اذان کے لیے یہی کلمات ہیں؟

جواب: صبح کی اذان میں فلاح کے بعد ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کہنا

مستحب ہے۔ (مختصر القدوری، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص 158)

سوال: نماز پنجگانہ کے لیے اذان دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر دن کی پانچ نمازیں (جمعہ بھی ان میں شامل ہے) جب جماعت

مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

سوال: مسجد میں اذان اور اقامت کے بغیر جماعت سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 54)

سوال: اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دے دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آ گیا، تو اعادہ کیا جائے۔

(الہدایہ، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 1، ص 45)

سوال: کیا فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے بھی اذان ہے؟

جواب: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

سوال: کن مواقع پر اذان دینا مستحب ہے؟

جواب: درج ذیل مواقع پر اذان دینا مستحب ہے:

(1) وقت ولادت بچے کے کان میں (2) منعموم کے کان میں (3) مرگی والے کے کان میں (4) غضب ناک کے کان میں (5) بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں (6) لڑائی کی شدت کے وقت (7) آتش زدگی کے وقت (8) میت کو دفن کرنے کے بعد (9) جن کی سرکشی کے وقت (10) مسافر کے پیچھے (11) جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو (12) وبا کے زمانے میں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی المواضع النبی یندب الخ، ج 2، ص 62، فتاویٰ

رضویہ، ج 5، ص 370)

سوال: عورتوں کا اذان و اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں کی گناہ گار ہوں گی

اور اعادہ کیا جائے گا۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 54)

سوال: کن کی اذان مکروہ ہے؟

جواب: درج ذیل اشخاص کی اذان مکروہ ہے:

(1) خنثی (2) قاسق اگر چہ عالم ہی ہو (3) نشہ والا (4) پاگل (5) نابھہ بچہ

(6) جنسی، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 75)

سوال: سمجھ دار بچہ، غلام، اندھے، ولد الزنا اور بے وضو کی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: سمجھ دار بچہ، غلام، اندھے، ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ مگر

بے وضو اذان کہنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 73، مراقی الفلاح، کتاب الصلوٰۃ، ص 46)

سوال: مؤذن کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنۃ ذی

وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر

کرنے والا ہو، اذان پر ہمیشگی کرتا ہو اور ثواب کے لیے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ

لیتا ہو۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

سوال: اگر اذان کے دوران مؤذن مر گیا یا کسی اور وجہ سے اذان مکمل نہ ہو سکی

تو کیا کریں؟

جواب: اگر اذان کے دوران مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہو گئی یا رُک گیا اور

کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہو گیا، تو ان سب

صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے، وہی کہے، خواہ دوسرا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 75)

سوال: بیٹھ کر اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 54)

سوال: اذان کس طرف رخ کر کے دینی چاہیے؟

جواب: اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا

جائے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 54)

سوال: دورانِ اذان بات چیت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے

اذان کہے۔ (صغیری شرح منیة المصلی، سنن الصلاة، فصل فی السنن، ص 196)

سوال: اذان میں لحن کرنا کیسا ہے؟

جواب: کلماتِ اذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ

آلہ یا اکبر پڑھنا، یوہیں اکبر میں باء کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔ یوہیں کلماتِ اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و نا جائز ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 56)

سوال: مسجد میں اذان دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے، لہذا مسجد سے باہر اذان دی جائے۔

(حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص 197)

سوال: کلماتِ اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھے یا جلدی جلدی؟

جواب: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ

ہیں، دونوں کے بعد سکتے کرے، درمیان میں نہیں اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتے کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 56)

سوال: اذان میں حَى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَى عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت کیا

کرے؟

جواب: حَى عَلَى الصَّلَاةِ داہنی طرف منہ کر کے کہے اور حَى عَلَى الْفَلَاحِ

بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کے لیے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی، اور یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 66)

سوال: اذان کہتے ہوئے کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب

ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 67)

اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ

معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا

ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 470)

سوال: اذان وقامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف

بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں فلاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو بار کہیں، اس میں

بھی آواز بلند ہو، مگر نہ اذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے، اس کے

کلمات جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں

انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ نہیں، اقامت مسجد سے باہر

ہونا سنت نہیں، اگر امام نے اقامت کہی، تو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے وقت آگے بڑھ کر

مصلى پر چلا جائے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 67)

سوال: اذان سنت مؤکدہ ہے، کیا اقامت بھی سنت مؤکدہ ہے؟

جواب: جی ہاں! بلکہ اقامت کی سنیت، اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکدہ ہے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 67)

سوال: اقامت کہنا کس کا حق ہے؟

جواب: جس نے اذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اقامت کہے لے اور

بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق

ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو، تو مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 54)

سوال: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اقامت کھڑے کھڑے سنے یا بیٹھ

کر؟

جواب: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ

ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب مکبر حَسْبِ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبر حَسْبِ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 57)

آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مُصَلِّے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 471)

سوال: مسافر کسی جگہ نماز کے لیے رکا، اس کے لیے اذان و اقامت کا کیا حکم

ہے؟

جواب: مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے

اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے، اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔

(در مختار ورد المحتار، کتاب الصلاة، اب الأذان، ج 2، ص 67)

سوال: جب اذان ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب اذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام

اشغال موقوف کر دے، یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یوہیں اقامت میں۔ جو

اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔
راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 57)

سوال: اذان کے وقت خاموش رہے یا کچھ پڑھے؟

جواب: جب اذان سُنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَسْبِيَ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 57)

سوال: جب مؤذن "أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" کہے تو اس وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب مؤذن أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہے، تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگلیوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرْءَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 84)

سوال: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کیا کہیے؟

جواب: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔
(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 83)

سوال: اقامت کے جواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللَّهُ وَ أَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ کہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 57)

سوال: اگر چند اذانیں سننے تو کیا کرے؟

جواب: اگر چند اذانیں سننے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ

سب کا جواب دے۔ (در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 82)

سوال: کیا نماز کی اذان کے علاوہ اور اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا،

جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 82)

سوال: خطبہ کی اذان کا جواب مقتدیوں کو دینا چاہیے؟

جواب: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینے کی اجازت نہیں۔

(در مختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج 2، ص 87)

سوال: اذان و اقامت میں وقفہ کرنا کیسا ہے اور کتنا وقفہ کرنا چاہیے؟

جواب: اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی

اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج 1، ص 57)

سوال: اذان پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: حنفیوں نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب

لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خلاصاً اللہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔ (غنیۃ المتعلی، سنن الصلاة، ص 381)

نماز کی شرائط اور فرائض

سوال: شرط کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے وجود پر کوئی شے موقوف ہو اور وہ شے کی ماہیت

(حقیقت) سے خارج ہو۔ (مراقی الفلاح شرح نور الايضاح، ص 81)

سوال: فرض سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرض وہ ہے جو کسی چیز کی ماہیت (حقیقت) میں شامل ہو۔ اسے رکن

بھی کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح شرح نور الايضاح، ص 81)

سوال: فرض اور شرط میں فرق کیا ہے؟

جواب: کسی شے کے شرط اور فرض دونوں اس کے لیے ضروری ہوتے ہیں،

فرق یہ ہے کہ شرط شے سے باہر ہوتی ہے اور فرض اندر۔ (مراقی الفلاح، ص 81)

سوال: صحت نماز کی کتنی شرائط ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں: (1) طہارت (2) ستر عورت

(3) استقبال قبلہ (4) وقت (5) نیت (6) تکبیر تحریمہ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 89)

سوال: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: سات چیزیں نماز میں فرض ہیں: (1) تکبیر تحریمہ (2) قیام (3)

قراءت (4) رکوع (5) سجدہ (6) قعدہ اخیرہ (7) خروج بصرہ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 158 تا 170)

سوال: تکبیر تحریمہ کو شرائط و فرائض دونوں میں شمار کیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ہیئتہ یہ شرائط نماز میں سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت

زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار کیا جاتا ہے۔

طہارت کا بیان

سوال: نماز میں طہارت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: طہارت سے مراد نمازی کے بدن کا نجاست حکمیہ اور حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا ہے۔ (شرح الوقایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب شروط الصلوٰۃ، ج 1، ص 156)

سوال: شرط نماز کس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے؟

جواب: شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لچ ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر ہے تو زائل کرنا واجب اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 476)

سوال: نماز کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، اس سے کون سی جگہ مراد ہے؟

جواب: نماز کی جگہ میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں خرچ نہیں، ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 404)

سوال: لکڑی کے تختے کا ایک رخ ناپاک ہے، کیا دوسرے رخ پر نماز پڑھ سکتے

ہیں؟

جواب: لکڑی کا تختے ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

(غنیۃ المتملی، شرائط الصلاۃ، الشرط الثانی، ص 202)

سوال: کپڑے کے ایک طرف نجاست لگی ہو تو کیا دوسری طرف الٹ کر اس

کے اوپر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو۔

(غنیۃ المتملی، شرائط الصلاة، الشرط الثانی، ص 202)

سوال: مذکورہ صورت میں اگر کپڑا دو تہہ والا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو کپڑا دو تہہ کا ہو اگر اس کی ایک تہہ نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلعے نہ ہوں تو جائز ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبہ

بأهل الكتاب، ج 2، ص 467)

سوال: جوز مین گو بر سے لیسے گئی ہو، اور سوکھ گئی ہو تو اس پر نماز جائز ہے یا

نہیں؟ کیا اس پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جوز مین گو بر سے لیسے گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں

اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 404)

سترِ عورت

سوال: نماز میں سترِ عورت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: سترِ عورت سے مراد بدن کا وہ حصہ چھپانا جس کو چھپانا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ 3، ص 478)

سوال: مرد کی عورت (چھپانے کی جگہ) کیا ہے؟

جواب: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی

ن کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔

(اندر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ج 2، ص 93)

سوال: آزاد عورت کی عورت (چھپانے کی جگہ) کتنی ہے؟

جواب: آزاد عورت کے لیے سارے بدن عورت ہے، سوا منہ کی ٹانگی اور ہتھیلیوں

اور پاؤں کے تلووں کے۔ (اندر المختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 95)

سوال: کیا سترِ عورت (چھپانے کی جگہ کو چھپانا) صرف نماز میں واجب ہے؟

جواب: سترِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا

کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا

نماز میں تو ستر بالا جماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی،

اگر چہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے

پڑھی، بالا جماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارے بدن

چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا

بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگر چہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو،

تمام بدن سوا پانچ اعضاء کے چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ

کھولنا بھی منع ہے۔ (درمختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 93 تا 97)

سوال: اتنا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن چمکتا ہو، کیا ستر کے لیے کافی ہے؟

جواب: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس

سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث، الفصل الأول، ج 1، ص 58)

یو ہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 480)

سوال: موٹا کپڑا ہو مگر بدن سے بالکل چپکا ہو، اس کو پہن کر نماز پڑھنا کیسا

ہے؟

جواب: دبیز (موٹا) کپڑا، جس سے بدن کارنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے

بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 103)

اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پا جامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 480)

سوال: جن اعضا کا ستر فرض ہے، اگر نماز کے دوران ان میں سے کوئی عضو

کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں سے کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل

گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، تو نماز جاتی رہی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 58)

سوال: نماز کی ابتداء ہی میں اعضاء ستر میں سے کوئی عضو چوتھائی کی مقدار کھلا ہوا تھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 100)

سوال: اگر اعضاء ستر میں مختلف اعضا کھلے ہیں، مگر سب چوتھائی سے کم، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 58)

سوال: اگر کسی کے پاس کپڑے نہیں تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامر، ج 2، ص 105)

سوال: جس نے مجبوری میں برہنہ (ننگے) نماز پڑھی، کیا بعد میں اعادہ کرے

جواب: جس نے مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہوگئی۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ج 2، ص 110)

سوال: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے تو کیا مانگنا ضروری ہے؟

جواب: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔ (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ج 2، ص 106)

سوال: اگر اس کے پاس صرف ناپاک کپڑے ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیلِ نجاست کرے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ج 2، ص 107)

سوال: اگر کپڑا ہے مگر اتنا تھوڑا کہ پورا ستر نہ ہو سکے گا، تو کیا کرے؟

جواب: اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ج 2، ص 108)

استقبالِ قبلہ

سوال: استقبالِ قبلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: استقبالِ قبلہ سے مراد نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 486)

سوال: اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کو سجدہ کرنے کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہونہ کہ کعبہ کو،

اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، بحث النية، ج 2، ص 134)

سوال: اگر کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھے، تو کس طرف رخ کرے؟

جواب: کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت

پر بھی ایسا ہی ہے، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔

(غنیۃ المنتملی، فصل مسائل شنی، ص 616)

سوال: کتب میں لکھا ہوتا ہے کہ جو کعبہ سے دور ہو اس کے لیے جہت کعبہ کو

منہ کرنا کافی ہے، جہت کعبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی

سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ (سیدھ)

میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار 45 درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر 45 درجہ سے زائد

انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 135)

سوال: اگر کسی نے بلند پہاڑ پر نماز پڑھی، تو قبلہ کی سیدھ کیسے پائی جائے گی؟

جواب: قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات

(سیدھ) میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر

دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی، یوہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا، نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب کرامات الأولیاء ثابتہ، ج 2، ص 141)

سوال: جو شخص استقبالِ قبلہ سے عاجز ہو، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص استقبالِ قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت

نہیں کہ ادھر زرخ بد لے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختے پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرادے، تو ان سب صورتوں میں جس زرخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھنے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب کرامات الأولیاء ثابتہ، ج 2، ص 142)

سوال: اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہے جہاں اس کو کسی طرح بھی قبلہ کی شناخت نہ

ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو

بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة، ج 2، ص 143)

سوال: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں

پڑھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، تو

نماز ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (تنویر الابصار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 143)

سوال: ایسے شخص نے اگر بغیر تحری کے نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی،

اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة، ج 2، ص 147)

سوال: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے

کسی طرف کو پڑھ لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور

کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔

(منیة المصلی، مسائل تحری القبلة الخ، ص 192)

سوال: نماز کے دوران اگر نمازی کا سینہ قبلہ سے پھر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصد آسینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی

طرف ہو گیا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہوگئی۔

(منیة المصلی، مسائل التحری القبلة الخ، ص 193)

سوال: اگر دوران نماز منہ قبلہ سے پھیرا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف

کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔

(منیة المصلی، مسائل التحری القبلة الخ، ص 193)

نماز کے اوقات کا بیان

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔

(مختصر القدوری، کتاب الصلاة، ص 153)

یہ وقت ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک

گھنٹہ پینتیس منٹ ہے نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 448)

سوال: صبح صادق سے کیا مراد ہے؟

جواب: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ مشرق کی جانب جہاں سے آج آفتاب

طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 447)

سوال: صبح کاذب کیا ہے؟

جواب: صبح صادق سے قبل نیچے آسمان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے،

جس کے نیچے سارا آفتاب سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سفیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 448)

سوال: ظہر و جمعہ کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: ظہر اور جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے (زوال) سے اس وقت تک ہے کہ

ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو مثل ہو جائے۔ (مختصر القدوری، کتاب الصلاة، ص 153)

سوال: سایہ اصلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عین نصف النہار کے وقت جو چیز کا سایہ ہوتا ہے وہ اس کا سایہ اصلی

ہے، جو موسم اور شہروں کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا رہتا ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 449)

سوال: عصر کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد (یعنی سوا سایہ اصلی کے دو

مثیل سایہ ہونے) سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ (مختصر القدوری، کتاب الصلاة، ص 154)

ان شہروں میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو

گھنٹے چھ منٹ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 449)

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت مغرب غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق تک ہے۔

(مختصر القدوری، کتاب الصلاة، ص 154)

اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ

ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے

ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج 5، ص 153)

سوال: شفق سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفق ہمارے مذہب میں اس سفیدی کا نام ہے، جو جانب مغرب میں

سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

(الهدایہ، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ج 1، ص 40)

سوال: عشاء کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: عشاء کا وقت سفید شفق کے غروب سے طلوع فجر تک ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج 5، ص 153)

سوال: وتر کا وقت کیا ہے؟

جواب: عشاء اور وتر کا وقت ایک ہے، مگر ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشاء

سے پہلے وتر کی نماز پڑھی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم

ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الأول، ج 1، ص 51)

سوال: جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے تو وہ عشاء اور وتر کب

پڑھیں؟

جواب: جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے

سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار، ج 2، ص 24)

سوال: فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: فجر میں تاخیر مستحب ہے، تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ اسفار میں یعنی جب

خوب اُجالا ہو، زمین روشن ہو جائے شروع کرے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 51)

سوال: ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: سردیوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب

ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع (بہار) سردیوں کے حکم میں ہے اور خریف (خزاں) گرمیوں کے حکم میں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: جمعہ کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الصلاة، ج 1، ص 429)

سوال: عصر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج میں

زر دی آ جائے کہ اس پر بے تکلف نگاہ قائم ہونے لگے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

اور سورج پر یہ زر دی اس وقت آتی ہے جب غروبِ آفتاب میں بیس منٹ رہ

جائیں، اور یہ وقت مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الرضویہ، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج 5، ص 138، ملخصاً)

سوال: مغرب کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: اگر بادل نہ ہوں تو مغرب میں ہمیشہ جلدی مستحب ہے، اور دو رکعت

سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے، تو مکروہِ تحریمی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: عشاء کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر

مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی

مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیلِ جماعت ہے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 32)

سوال: وتر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب

ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 55)

سوال: بادل والے دن عصر و عشاء جلدی مستحب ہے یا تاخیر سے؟
جواب: بادل کے دن عصر و عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں

تاخیر۔

(الهدایة، کتاب الصلاة، باب الأول فی المواقیت، فصل ویستحب الإسفار بالفجر، ج 1، ص 41)

سوال: کیا عورتوں کے لیے بھی مستحب اوقات یہی ہیں؟
جواب: عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلغل (یعنی اول وقت) میں مستحب

ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔
 (الدر المختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 30)

سوال: کیا سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھ سکتے ہیں؟
جواب: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام

ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے۔ ہاں سفر و مرض وغیرہ کی وجہ سے صورتہ جمع کر سکتا ہے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: عرفہ میں جو ظہر و عصر جمع کی جاتی ہیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء وقت عشاء میں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں کوئی نماز جائز نہیں؟
جواب: تین اوقات ہیں: (1) طلوع آفتاب سے بیس منٹ تک (2)

غروب آفتاب سے پہلے بیس منٹ (3) نصف النہار سے سورج کے زوال تک۔
ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، البتہ
اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام
ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: ان مکروہ اوقات میں جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت
نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ
وقتِ کراہت آ گیا۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب: بشرط العلم بدخول الوقت، ج 2، ص 43)

سوال: مکروہ اوقات میں سجدہ تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے،
یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر
وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

سوال: مکروہ اوقات میں تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: ان اوقات میں تلاوتِ قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود
شریف میں مشغول رہے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 44)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نوافل پڑھنا منع ہے؟

جواب: بارہ (12) وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے:

(1) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر
کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 52)

(2) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

(3) نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

(4) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

(5) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے فرض

جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 47)

(6) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا

کسوف و استسقا و حج و نکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے

لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 48)

(7) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ و مسجد

میں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

(8) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں

پڑھنا مکروہ نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

(9) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں

بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 50)

(10) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں

نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 50)

(11) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 50)

(12) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ

ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

سوال: فجر کی جماعت کھڑی ہوئی، تو کیا سنت فجر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت فجر پڑھے گا جب بھی

جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور

سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی

رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں

اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج 1، ص 53)

نیت کا بیان

سوال: نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، جب تک

ارادہ نہ ہو۔ (تنویر الأبصار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 111)

سوال: دل میں نیت کچھ ہے اور زبان سے کچھ اور نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور

زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہوگئی۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 112)

سوال: نیت کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا

ہے؟ تو فوراً بلا تامل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔

(درمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 113)

سوال: دل کے ساتھ ساتھ زبان سے نیت کر لینا کیسا ہے؟

جواب: دل کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 113)

سوال: نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان فاصلہ ہو گیا تو کیا پہلے والی نیت کافی

ہے؟

جواب: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر

اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصلہ نہ ہوں نماز ہو

جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصلہ

اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یوں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا

گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصلہ اجنبی نہیں۔

(درمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 114 ☆ غنیۃ المتملی، ص 155)

سوال: پہلے نیت نہ کی اور نماز شروع کرنے کے بعد نیت کی، تو کیا حکم ہے؟
جواب: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 116)

سوال: سنت اور نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے یا خاص سنت یا نفل کی نیت کرنا ہوگی؟

جواب: صبح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔ (منیة المصلی، الشرط السادس النیة، ص 225)

سوال: کیا فرض نماز میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے؟

جواب: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں۔ فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خاص جمعہ کی نیت ضروری ہے۔

(تنویر الابصار والدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 117)

سوال: نماز واجب میں کس کی نیت کرے؟

جواب: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً

نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 119)

سوال: کیا وتر میں واجب کی نیت ضروری ہے؟

جواب: وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ

ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب مضمیٰ علیہ سنوآت الخ، ج 2، ص 129)

سوال: کیا نیت میں تعداد رکعات کی نیت ضروری ہے؟

جواب: نیت میں تعداد رکعات کی نیت ضروری نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر

تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 120)

سوال: کیا یہ نیت ضروری ہے کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے؟

جواب: یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ

سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 129)

سوال: جو نماز قضا ہوگئی، اس میں تعیین نیت کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے،

مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ دو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 19)

سوال: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو کیا

کرے؟

جواب: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس

کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 119)

سوال: اگر ادا بہ نیت قضا پڑھی یا قضا بہ نیت ادا پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ

نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جا تا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جا تا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 125)

سوال: کیا مقتدی کے لیے اقتداء کی نیت اور امام کے لیے امامت کی نیت

ضروری ہے؟

جواب: مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیتِ امامت، مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتداء کی نماز ہوگئی، مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثوابِ جماعت نہ پائے گا اور ثوابِ جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 121)

سوال: کس صورت میں امام کو امامت کی نیت ضروری ہے؟

جواب: ایک صورت میں امام کو نیتِ امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز، نمازِ جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے عورتوں کی امامت کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج 2، ص 128)

سوال: جماعت سے نماز پڑھتے ہوئے کیا یہ علم ہونا ضروری ہے کہ امام کون

ہے؟

جواب: نیتِ اقتداء میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتداء صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ نیت کی کہ زید کی اقتداء کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔ لہذا جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیتِ اقتداء میں امام کی تعیین نہ کرے۔

(غنیۃ المتعلی، الشرط السادس النیۃ، ص 252)

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رُودونوں پاؤں کے بیچوں میں چار انگلی کا فاصلہ کرنے کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اگل بغل اور ثنا پڑھے: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ))۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے، پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) کہے پھر ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کہوٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُوجے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) کہے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ، اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر

گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں۔

اور جب کلمہ لا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو تھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کریگا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ)) پڑھے۔

پھر ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

اور اس کو بغیر اللَّهُمَّ کے نہ پڑھے، پھر دائیں شانے کی طرف منہ کر کے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے، پھر بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔

تکبیر تحریمہ

سوال: تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز شروع کرنے کے بعد جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے،

اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں، اس سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں منافی نماز ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔

سوال: کیا تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے؟

جواب: جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض

ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 68)

سوال: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا، کیا نماز ہوگئی؟

جواب: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس

وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 69)

سوال: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا،

تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا،

نماز نہ ہوئی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 218)

سوال: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی ہے یا بعد میں، تو کیا حکم

ہے؟

جواب: اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان

ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہوگئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع

کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 219)

سوال: گونگا تکبیر تحریمہ کیسے کہے گا؟

جواب: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند

ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 220)

سوال: اگر تحریمہ میں ”اللہ اکبر“ کی جگہ اور الفاظ کہے تو کیا نماز شروع

ہو جائے گی؟

جواب: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اللہ

أَجَلُّ يَا اللَّهُ أَعْظَمُ يَا اللَّهُ كَبِيرٌ يَا اللَّهُ الْأَكْبَرُ يَا اللَّهُ الْكَبِيرُ يَا الرَّحْمَنُ أَكْبَرُ يَا اللَّهُ إِلَهٌ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَا إِلَهَ غَيْرُهُ يَا تَبَارَكَ اللَّهُ وَغَيْرِهَا
الفاظ تعظیسی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ، اَللّٰهُمَّ

ارْحَمْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَغَيْرِهَا الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوگی۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 68)

سوال: لفظ اللہ کے ہمزہ پر کھڑا زبر یا اکبر کے ہمزہ پر کھڑا زبر یا راء سے پہلے

الف بڑھا دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان

کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصد اُکھے، تو کافر ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 218)

سوال: تکبیر اولیٰ کی فضیلت کب تک پاسکتا ہے؟

جواب: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 69)

قیام کا بیان

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو اور کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 163)

سوال: قیام کتنی دیر ضروری ہے؟

جواب: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدر قراءت فرض، قیام فرض اور بقدر واجب، واجب اور بقدر سنت، سنت۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 163)

یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔

سوال: کن نمازوں میں قیام فرض ہے؟

جواب: فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ

نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔ (در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ج 2، ص 163)

سوال: قیام میں ایک پاؤں پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کوزمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی

ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، ج 1، ص 69)

سوال: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدے پر قادر نہیں، تو نماز بیٹھ کر پڑھے یا

کھڑے ہو کر؟

جواب: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر

اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 164)

سوال: اگر کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہو یا زخم بہتا ہو اور بیٹھ کر نہیں، تو کیسے

نماز پڑھے؟

جواب: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے

سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ اور طریقے پر اس کی روک نہ کر سکے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة و مسجحت فی الرکن الاصلی الخ، ج 2، ص 164)

سوال: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جائے گا تو قیام نہیں

کر سکے گا جبکہ گھر پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ لے گا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے

ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت

میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 165)

سوال: قیام معاف ہونے میں کس طرح کی تکلیف معتبر ہے؟

جواب: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت

ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے، اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے

کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگر چہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ

لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

(غنیۃ المتملی، فرائض الصلاة، الثانی، ص 261 تا 267)

ضروری تنبیہ: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار

آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس

دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو

چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان

کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا

ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 511)

قراءت کا بیان

سوال: قراءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروفِ مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 69)

سوال: قراءت کے علاوہ بھی جہاں پڑھنے کا حکم ہوتا ہے، اس سے یہی مراد ہے کہ کم از کم اپنے کان سن لیں؟

جواب: جی ہاں! جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 69)

سوال: نماز میں کتنی قراءت فرض ہے؟

جواب: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور تروانو اقل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔

(مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وار کانہا، ص 51)

سوال: مقتدی کے لیے امام کے پیچھے قراءت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہری میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔

(مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وار کانہا، ص 51)

سوال: ایک آیت جو فرض ہے، اس کی کم از کم مقدار کتنی ہے؟

جواب: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے

فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص، ن، ق، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 69)

رہی ایک کلمہ کی آیت ﴿مُدْهَامَتَانِ﴾ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 512)

احتیاط۔

سوال: کن نمازوں میں قراءت میں جہر (بلند آواز سے پڑھنا) واجب اور کن

میں سر (آہستہ) واجب ہے؟

جواب: فجر و مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور

وتر رمضان کی سب رکعتوں میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 305)

سوال: جہر اور سر کی حد کیا ہے؟

جواب: جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اول میں ہیں سن

سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

(الدر المختار و رد المختار، کتاب الصلاة، مطلب فی الکلام علی الجہر و المعافاة، ج 2، ص 308)

سوال: تنہا یا جماعت سے نفل پڑھے تو قراءت میں جہر کرے یا سر؟

جواب: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں

اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 306)

سوال: جہری نمازوں میں منفرد جہر کرے یا سر؟

جواب: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور نفل جہر ہے جب کہ ادا

پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 306)

سوال: قضا نماز جماعت سے ادا کی گئی تو قراءت جہری کریں گے یا آہستہ؟

جواب: جہری کی قضا اگر چہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سڑی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگر چہ رات میں ادا کرے۔

(درمختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 307)

سوال: فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دو بارہ رکوع نہ کریگا، تو نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی الکلام علی الجہر و المخافتة، ج 2، ص 310)

سوال: کتنا قرآن حفظ کرنا ضروری ہے؟

جواب: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 315)

سوال: نماز میں سنت قراءت کی مقدار کیا ہے؟

جواب: حضر (اقامت) میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طویل مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 317)

سوال: مفصل کن صورتوں کو کہا جاتا ہے؟ اور طویل مفصل، اوساط مفصل اور قصار مفصل کون سی سورتیں ہیں؟

جواب: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورہ حجرات سے بروج تک طویل مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط

مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 546)

سوال: نمازوں میں قراءت کی رفتار کیا ہونی چاہیے؟

جواب: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، فی القراءة، ج 2، ص 320)

آج کل اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا، نہ صحیح حروف ہوتی ہے، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 547)

سوال: سات قراءتوں میں سے کون سی قراءت کرے؟

جواب: ساتوں قراءتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے، تو یہی پڑھے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 320)

سوال: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، کیا حکم ہے؟

جواب: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 325)

سوال: دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا کیسا ہے؟

جواب: نوافل کے علاوہ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 320)

نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔

(غنیة المتملی، فیما یکرہ من القران فی العسلاة وما لا یکرہ الخ، ص 494)

سوال: فرض کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: امام فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فی القراءة، ج 2، ص 330)

سوال: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری رکعت میں ایک سورت چھوڑ کر اگلی سورت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے ﴿وَالَّتِینِ﴾ کے بعد ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهَا﴾ پڑھنے میں حرج نہیں اور ﴿إِذَا جَاءَ﴾ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ پڑھنا نہ چاہیے۔

(در مختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 330)

سوال: قرآن مجید الٹا پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید الٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھی اور

دوسری میں ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ﴾ - (درمختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 330)
اس کے لیے سخت وعید آئی، عبد اللہ بن مسعود رضی (لہم تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: جو
قرآن الٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل الٹ دے۔

(الفتاویٰ الرضویۃ، ج 6، ص 239)

جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ ہے مگر نماز کا اعادہ واجب نہیں اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ

سجدہ ہو۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 550)

سوال: بچوں کو تیسواں پارہ خلاف ترتیب یاد کرواتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز

ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 330)

سوال: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی

سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی

سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی

حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ پڑھی اور دوسری میں ﴿ اَلَمْ

تَرَ كَيْفَ ﴾ یا ﴿ تَبَّتْ ﴾ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر ﴿ اِذَا

جَاءَ ﴾ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج 2، ص 330)

مسائلِ قراءتِ بیرونِ نماز

سوال: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا افضل ہے یا زبانی پڑھنا؟

جواب: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی

ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب کام عبادت ہیں۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 495)

سوال: تلاوت کے کچھ آداب بیان کر دیں۔

جواب: مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ روا چھ کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور

شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے، اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ

مستحب اور جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اگر اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے،

جیسے ﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا

استحباب مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ، بسم اللہ پھر پڑھے اور

دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اعوذ

باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 495)

سوال: کیا سورہ توبہ سے پہلے بھی اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے گا؟

جواب: سورہ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ

کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے

کی حاجت نہیں۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 495)

اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورہ توبہ ابتدا بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 551)

سوال: لیٹ کر قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ

کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔
(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 496)

سوال: کس جگہ قرآن پڑھنا منع ہے؟

جواب: غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 496)

سوال: جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو حاضرین کیا کریں؟

جواب: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔
(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 497)

سوال: مجمع میں سب پڑھنے والے بلند آواز سے پڑھیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تہجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔
(بہار شریعت، حصہ 3، ص 552)

سوال: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں، بلند آواز سے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔

جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 497)

سوال: قرآن مجید سننا افضل ہے یا تلاوت کرنا؟

جواب: قرآن مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

(غنیۃ المتملی، القراءة خارج الصلاة، ص 497)

سوال: خود سے تلاوت کر رہے تھے، اس دوران کوئی معظّم دینی آجائے تو کیا

اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو سکتے ہیں؟

جواب: تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظّم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر

یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔

(غنیۃ المتملی، القراءة خارج الصلاة، ص 497)

سوال: قرآن یاد کر کے بھلا دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نرماتے ہیں: میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دی۔

(جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، الحدیث 2925، ج 4، ص 420)

دوسری روایت میں ہے: ”جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی

ہو کر آئے گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، النشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیہ، ج 2، ص 107)

اور قرآن مجید میں ہے کہ: اندھا ہو کر اٹھے گا۔ (ب 16، سورہ طہ، آیت 124)

سوال: جو شخص قرآن مجید غلط پڑھا، ہو تو سننے والے پر کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص غلط پڑھتا، ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ

بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیۃ المتملی، القراءة خارج الصلاة، ص 498)

سوال: اگر کسی سے مصحف (قرآن مجید) عاریتاً لیا، اس میں کتابت کی غلطی

دیکھی، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کا مضمحف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی نطی دیکھے، بتادینا واجب ہے۔
(بہار شریعت، حصہ 3، ص 553)

سوال: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے۔

(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 498)

سوال: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے یا آہستہ آواز سے؟

جواب: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔
(غنیۃ المتملی، القراءۃ خارج الصلاة، ص 497)

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

سوال: دورانِ نماز اگر قراءت میں غلطی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ

گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 554)

سوال: حرف سے حرف کو تبدیل کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی

زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم ہے۔

ط، ت، س، ث، ص، ذ، ظ، ا، ع، ہ، ح، ض، ظ، د، ان حرفوں میں صحیح طور پر ایماز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 557)

سوال: بے محل وقف کر دیا، نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وقف کا بے موقع ہونا مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج 1، ص 79 تا 82)

سوال: اگر قراءت میں کوئی کلمہ چھوڑ دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

مِثْلُهَا﴾ میں دوسرے سَيِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ میں لَانہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، مطلب مسائل زلة القاری، ج 2، ص 476)

سوال: ایک لفظ کے بدلے دوسرا لفظ پڑھ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيمٌ کی جگہ حَكِيمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿وَعُدًّا عَلَيْنَا ط إِنَّا كُنَّا فَعِلِينَ﴾ میں فَاعِلِينَ کی جگہ غَافِلِينَ پڑھا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج 1، ص 80)

سوال: ایک آیت کی جگہ دوسری آیت پڑھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج 1، ص 80)

سوال: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعَلَمِينَ مَلِكِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کارب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة، وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 478)

سوال: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ نہ کرنا تھا کیا، یا کرنا تھا نہ کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج 1، ص 81)

رکوع وسجود

سوال: رکوع کی تعریف کیا ہے؟

جواب: اتنا جھلکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 2، ص 165)

ہے۔

اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 513)

سوال: ایسا کبڑا شخص جس کا کب حد رکوع تک پہنچ گیا ہو، وہ کیسے رکوع

کرے؟

جواب: گوزہ پشت (کبڑا) کہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے

لیے سر سے اشارہ کرے۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الأول، ج 1، ص 70)

سوال: سجدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشانی کا زمین پر جمننا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا

پیٹ لگنا شرط۔ تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز

نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ

غافل ہیں۔

(درمختار، کتاب الصلاة، ج 2، ص 251، 167، 240، الفتاویٰ الرضویة، ج 7، ص 363 تا 376)

سوال: کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے

سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور

ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 70)

سوال: اگر کسی نے سجدہ میں صرف رخسار یا ٹھوڑی زمین پر لگائی تو کیا حکم

ہے؟

جواب: رخسار یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا

بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع، ج 1، ص 70)

سوال: ایک رکعت میں کتنی بار سجدہ فرض ہے؟

جواب: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 513)

سوال: کسی نرم چیز پر سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم

گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 70)

بعض جگہ سردیوں میں مسجد میں پیال (چاول کا بھس) بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوئی، کمافی دار (اسپرنگ والے) گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دیتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 514)

سوال: جوار یا باجرہ وغیرہ کے دانوں پر سجدہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 70)

سوال: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج 2، ص 252)

سوال: اگر سجدہ والی جگہ قدموں کی نسبت اونچی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگل سے زیادہ اونچی ہے،

سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج 2، ص 252)

قعدہ اخیرہ اور خروج بصنعہ

سوال: قعدہ اخیرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری

التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، اسے قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور یہ فرض ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج 1، ص 70)

سوال: اگر پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا تو بیداری کے بعد بقدر تشہد بیٹھنا

فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی

رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے۔

(منیۃ المصلی، الفریضة السادسة و تحقیق التراویح، ص 267)

سوال: آخری رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا اور کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک

پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور

تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا، تو ان سب صورتوں

میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے۔

(منیۃ المصلی، الفریضة السادسة و تحقیق التراویح، ص 267)

سوال: قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ باقی ہے تو

کیا حکم ہے؟

جواب: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے

تو سجدہ کرے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا

قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (منیۃ المصلی، الفریضة السادسة و تحقیق التراویح، ص 267)

سوال: خروج بصنعہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا خروج بصدعہ ہے، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصد پایا گیا، تو نماز واجب الاعدادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 516)

سوال: کیا قیام، رکوع، سجود اور قعدہ اخیرہ ترتیب سے کرنا ضروری ہیں؟

جواب: قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصدعہ، ج 2، ص 176)

نماز کے واجبات، سنن اور مستحبات

سوال: نماز کے واجبات بیان کر دیں۔

جواب: نماز میں درج ذیل واجبات ہیں:

- (1) تکبیر تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" کہنا (2) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا
- (3) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (4) الحمد شریف اور سورت کے درمیان "امین" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا
- (5) قراءت کے بعد فوراً رکوع کرنا (6) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا
- (7) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار "سبحن اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا (8) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (9) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (10) قعدہ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو (11) فرض، وتر اور سنتِ مؤءکدہ میں تَشَهُدُ (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا (12) دونوں قعدوں میں "تَشَهُدُ" مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہوگا (13) فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تَشَهُدُ کے بعد اگر بے خیالی میں "اللہم صل علی محمد یا اللہم صل علی سیدنا" کہہ لیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے (14) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "السّلام" دونوں بار واجب ہے۔ لفظ "علیکم" واجب نہیں بلکہ سنت ہے (15) وتر میں تکبیر قنوت کہنا (16) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا
- (17) عیدین کی چھ تکبیریں (18) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ "اللہ اکبر" ہونا (19) جہری نماز مثلاً مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو جہر (یعنی بلند

آواز کہ کم از کم تین آدمی سن سکیں) سے قراءت کرنا (20) غیر جہری نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قراءت کرنا (21) ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ ہونا (22) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا (23) سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا (24) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (25) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا (26) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا (27) سجدہ سہو واجب ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا (28) دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا (29) امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا۔ (30) قِرَاءَاتُ کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

(ملخصاً من الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة،

ج 2، ص 184 تا 203 ☆ بہار شریعت ملخصاً، حصہ 3، ص 517 تا 519)

سوال: نماز کی سنتیں بیان کر دیں۔

جواب: نماز کی سنتیں درج ذیل ہیں:

(1) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا (2) تحریمہ کے وقت ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے (3) تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا (4) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (5) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یوں ہیں تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ موٹھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (6) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (7) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیاں اور انگوٹھا کلائی کے اگل بغل رکھے

اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر ہتھیلی رکھے۔ (8) ثنا، تعوذ، تسمیہ، آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا (9) پہلے ثنا پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھنا اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے (10) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

(11) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ (12) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (13) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

(14) رکوع میں پیٹھ خوب ہتھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (15) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔ (16) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ (17) سجدہ کے لیے اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا (18) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہنا (19) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا (20) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ (21) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے اور کلائیوں سے زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ (22) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں سے زمین سے۔ (23) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو

پہلے داہنا رکھے پھر بائیں۔ (24) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا، (25) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔ (26) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنت۔ (27) جب دونوں سجدے کر لے تو اگلی رکعت کے لیے پنجوں کے بل، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے، یہ سنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (28) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بائیں پاؤں بچھا کر، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، اور بائیں سرین پر بیٹھے (29) داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، اور بائیں پر اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ (30) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کر لے، انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اَلَّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ (31) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (32) تشہد کے بعد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو نماز کے طریقہ میں مذکور ہوا۔ (33) اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (34) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ (35) اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ دُوبار کہنا، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ (36) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونہ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔

ملخص از الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی قولہم الإساءة

دون الکراہۃ، ج 2، ص 208 تا 300 ☆ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج 1، ص 72 تا 77 ☆ غنیۃ المتملی، صفة الصلاة، ص 300 تا 343 ☆ بہار شریعت، حصہ 3، ص 520 تا 537)

سوال: نماز کے مستحبات بیان کر دیں۔

جواب: نماز کے مستحبات درج ذیل ہیں:

- (1) حالت قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا۔ (2) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔ (3) سجدہ میں ناک کی طرف۔ (4) قعدہ میں گود کی طرف۔ (5) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔ (6) دوسرے میں بائیں کی طرف۔ (7) جماہی آئے تو منہ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے مونہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونہ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔
- (8) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ (9) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ (10) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔ (11) جب مکبر *حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ* کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑے ہو جانا۔ (12) جب مکبر *قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ* کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (13) دونوں پنچوں کے درمیان، قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا۔
- (14) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (15) سجدہ کا زمین پر بلا حائل ہونا۔

(الدر المختار و رد المحتار ملخصاً، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج 1، ص 214 تا 216)

امامت کا بیان

سوال: نماز کی امامت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: نماز کی امامت کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے

ساتھ وابستہ ہونا۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 560)

سوال: امام کے لیے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: بالغ مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں: (1) اسلام

(2) بلوغ (3) عاقل ہونا (4) مرد ہونا (5) قراءت (6) معذور نہ ہونا۔

(نور الإيضاح، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ص 73)

سوال: کیا نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں؟

جواب: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں

کی امامت کر سکتا ہے، اگر سمجھدار ہو۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الكبرى، ج 2، ص 337)

سوال: عورتوں کی امامت کے لیے مرد ہونا شرط نہیں؟

جواب: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی

ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الكبرى، ج 2، ص 337)

سوال: کیا شرعی معذور شرعی معذور کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے، کم

عذر والے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو

ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج 1، ص 84)

سوال: اقتداء صحیح ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: اقتداء کی تیرہ (13) شرطیں ہیں: (1) نیت اقتداء (2) اور اس نیت اقتداء کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی فعل نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ (3) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (4) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔ (5) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ (6) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ (7) عورت کا محاذی نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔ (8) مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا۔ (9) مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (10) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔ (11) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔ (12) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔ (13) شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 338، 339)

سوال: حنفی شافعی کی اقتدا کب کر سکتا ہے؟

جواب: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج 1، ص 84)

سوال: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: (1) سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری مہارت نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ قرآن صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش

(بے حیائی کے کاموں) سے بچتا ہو (2) اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ (3) اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو (4) اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا (5) اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں (6) اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ (7) پھر زیادہ خوبصورت (8) پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔

امام معین ہی امامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو جبکہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 350 تا 354)

سوال: کسی شخص کی امامت سے لوگ ناراض ہوں تو اس کا امامت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جس شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 354)

سوال: کن لوگوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: (1) ایسا بد مذہب کہ جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو (2) فاسق معطن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالا اعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ج 2، ص 356 تا 360)

سوال: کن لوگوں کی امامت مکروہ تنزیہی ہے؟

جواب: (1) اندھے (2) ولد الزنا (3) خوبصورت امرد (4) کوڑھی (5)

فالج کی بیماری والے (6) برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو (7) سفید (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع و شرا میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ یہ حضرات اس جماعت میں سب سے افضل نہ ہوں اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔

(الدرالمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 355 تا 360)

سوال: کیا بالغ مرد نابالغ کی اقتدا کر سکتا ہے؟

جواب: نابالغ کی اقتدا بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و

تراویح و نوافل میں بھی نہیں سکتا۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ج 2، ص 387)

سوال: کیا اُمی کی اقتدا ہو سکتی ہے؟

جواب: جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمی (یعنی اس کی

جس کو کوئی آیت یاد نہیں) کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اُمی اُمی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمی کے مثل ہے۔

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب الواجب کفاية، ج 2، ص 389)

سوال: اُمی نے اُمی اور قاری دونوں کی امامت کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُمی نے اُمی اور قاری (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا

ہو) کی امامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہو اہو۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب المواضع التي تفسد الخ، ج 2، ص 412)

سوال: اُمی کی اپنی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُمی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض

قرآن مجید یاد کر لے، ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج 1، ص 86)

اور جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ صحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی اللغ، ج 2، ص 395)

سوال: ہکے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہکلا جس سے حرف مکڑ ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر

صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر کی امامت بھی کر سکتا ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی اللغ، ج 2، ص 395)

سوال: اقتداء کی ایک شرط یہ ہے کہ شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا،

اس کی کیا مثال ہوگی؟

جواب: جس کا ستر گھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا، ستر

گھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج 1، ص 85)

سوال: اقتداء کی ایک شرط یہ ہے کہ ”ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا

کم“ اس کی مثال کیا ہوگی؟

جواب: جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ

اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔

سوال: اقتدا کی ایک شرط یہ ہے کہ ”دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو“ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: دونوں کی نماز ایک ہونے کی مثال یہ کہ دونوں آج کی ظہر کے فرض پڑھ رہے ہیں، لہذا اگر فرض مختلف ہوئے کہ امام کی ظہر اور مقتدی کی عصر ہے یا امام کی آج کی ظہر اور مقتدی کی گزشتہ کل کی ظہر ہے تو نماز نہ ہوگی۔ اور امام کی نماز متضمن ہونے سے مراد یہ ہے کہ امام کی نماز اعلیٰ ہو، لہذا امام کی فرض اور مقتدی کی نفل ہے تو نماز ہو جائے گی اور امام کی نفل اور مقتدی کی فرض ہے تو نماز نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية بالخ، ج 2، ص 391)

سوال: کیا جن کی اقتدا صحیح ہے؟

جواب: جن نے امامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج 2، ص 345)

سوال: جس نے بلا طہارت نماز پڑھا دی، بعد میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہوئی، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 410)

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب: وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو یا جس کی قراءت اتنی غلط ہو جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج 1، ص 84)

جماعت کا بیان

سوال: پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عاقل، بالغ، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی

چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(غنیۃ المتملی، فصل فی الإمامۃ و فیہا مباحث، ص 508)

سوال: جمعہ، عیدین، تراویح، وتر اور سورج گہن کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ

کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، سورج گہن میں جماعت سنت

ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی الصلاة الکسوف، ج 1، ص 152)

سوال: مسجد محلہ میں جماعت ثانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد محلہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلہ نے اذان و اقامت

کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیئت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب

کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق در جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ

جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج 1،

ص 342 تا 344)

سوال: جماعت میں حاضری کس کس صورت میں معاف ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں جماعت معاف ہے: (1) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقت ہو۔ (2) اپاہج (3) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (4) جس پر فالج گرا ہو۔ (5) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔ (6) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ (7) سخت بارش اور (8) شدید کچھڑ کا حائل ہونا۔ (9) سخت سردی۔ (10) سخت تاریکی۔ (11) آندھی۔ (12) مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ۔ (13) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ (14) ظالم کا خوف۔ (15) پاخانہ۔ (16) پیشاب۔ (17) ریح کی حاجت شدید ہے۔ (18) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔ (19) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ (20) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 347 تا 349)

سوال: کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے؟

جواب: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھیاں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 367)

سوال: امام کے پیچھے ایک مقتدی ہے تو کہاں کھڑا ہو، دو یا دو سے زیادہ ہوں تو کہاں کھڑے ہوں؟

جواب: اکیلا مقتدی مرد اگر چہ لڑکا ہو امام کے برابر ذہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 370)

سوال: امام کے برابر کھڑے ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹھا اُس کے گٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ تو اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گٹھا گٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گٹھا آگے نہ ہو۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب إذا صلى الشافعي إلخ، ج 2، ص 368)

سوال: ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا، ایک اور آگیا تو کیا کرے؟

جواب: ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور وہ ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھایا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، تو کچھ حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب هل الإساءة إلخ، ج 2، ص 370)

سوال: صفوں کی ترتیب کیا ہونی چاہیے؟

جواب: مرد، بچے، خنثی (بیجڑے) اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 377)

سوال: صفیں بنانے میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: صفیں بنانے میں چار چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(1) تسویہ یعنی صف برابر ہو، سیدھی ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں۔ (2) اتمام،

کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو، دوسری شروع نہ کریں (3) تراص یعنی خوب مل کر کھڑے ہونا کہ کندھے سے کندھا مس ہو۔ (4) تقارب کہ صفیں پاس پاس ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 7، ص 318 تا 328)

سوال: امام کہاں کھڑا ہو؟

جواب: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر ڈہنی یا بائیں جانب کھڑا ہو، تو

خلاف سنت کیا۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ج 1، ص 89)

سوال: جماعت میں سب سے افضل جگہ کھڑے ہونے کی کون سے ہے؟

جواب: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور

دوسری تیسری سے علیٰ ہذا القیاس۔ مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو وہی طرف افضل ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج 1، ص 89)

سوال: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 384)

سوال: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو، تو بعد میں آنے والا کیا

کرے؟

جواب: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور

اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے

بند کر دے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس، ج 1، ص 89)

اور یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 387)

سوال: مقتدی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مقتدی کی چار قسمیں ہیں: (1) مدرک (2) لاحق (3) مسبوق

(4) لاحق مسبوق۔ (درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 414)

سوال: مدرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی احکام المسبوق، ج 2، ص 414)

سوال: لاحق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، جیسے نماز میں اسے حدیث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 414)

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 414)

سوال: لاحق مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی احکام المسبوق الخ، ج 2، ص 414)

سوال: لاحق کس طرح نماز پڑھے گا؟

جواب: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کریگا، نہ سہو سے سجدہ سہو کریگا اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدیث ہو اور وضو کر کے آیا، تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر

ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار ہوا۔

اسی طرح اگر تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے، ورنہ اُسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 416)

سوال: مسبوق کے احکام کیا ہیں؟

جواب: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کریگا اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کریگا۔

مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے شانہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوز پڑھے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 416، 417)

سوال: مسبوق اپنی فوت شدہ رکعات کیسے ادا کرے گا؟

جواب: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اول قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جو اب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمد ہے اعادہ واجب ہے اور سہو ہو تو سجدہ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو

جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔
(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 418)

سوال: مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

جواب: مسبوق نے امام کے ساتھ قصد اسلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہولاً لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع الخ، ج 2، ص 422)

سوال: لاحق مسبوق کا حکم کیا ہے؟

جواب: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتارہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتارہ بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔
(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج 2، ص 419)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے؟

جواب: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا

ساتھ دے:

(1) تکبیرات عیدین (2) قعدہ اولیٰ (3) سجدہ تلاوت (4) سجدہ سہو (5)

قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔

(الفتاویٰ اہل ہند، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج 1، ص 90)

مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا، راہی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں

متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آ گیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 593)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام کرے تو مقتدی ساتھ نہ دے؟

جواب: وہ چار چیزیں ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دے:

(1) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔ (2) تکبیرات عمیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔ (3) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ (4) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج 1، ص 90)

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں کہ امام نہ کرے تو مقتدی پھر بھی کرے گا؟

جواب: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ

بجائے۔

(1) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا۔ (2) ثنا پڑھنا۔ (3, 4) رکوع و سجود کی تکبیرات (5) تسبیحات۔ (6) تسبیح (7) تشہد پڑھنا۔ (8) سلام پھیرنا۔ (9) تکبیرات تشریق۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج 1، ص 90)

نماز کے مفسدات

سوال: نماز کے مفسدات بیان کریں۔

جواب: نماز کے مفسدات درج ذیل ہیں:

- (1) کلام کرنا، عمداً ہو یا خطاً یا سہواً (2) کسی شخص کو سلام کرنا، عمداً ہو یا سہواً
- (3) زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی (4) سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (5) کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا، نماز فاسد ہوگئی (6) خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہوگئی یو ہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحَانَ اللَّهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَكْبَرُ کہا، نماز فاسد ہوگئی (7) بُرَى خَبْرُنْ كَرَانَا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا (8) الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (9) یو ہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام تھی ہے، اس سے کہا ﴿يَسْحَبِي خِذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ﴾ (10) اللہ عزوجل کا نام مبارک سُنْ كَرَجَلْ جَلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُنْ كَرُودِ پڑھا، یا امام کی قراءت سُنْ كَر صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ (11) یو ہیں اگر اذان کا جواب دیا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (12) آہ، اوہ، آف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے، تو حرج نہیں نیز جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اسی طرح امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔ (13) کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے ا ح، تو مفسد

نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہونہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (14) نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔ (15) عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہونہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عمل قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔ (16) ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفسد نماز ہے۔ (17) نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (18) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مگر وہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ (19) دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ (20) سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے۔ (21) تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکر وہ تحریمی ہوئی۔ (22) موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہو تو ادا کرے، ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے

متجاوز نہ ہو۔ (23) سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ (24) پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا، نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔ (25) ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا علیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (26) تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا آ لٹھیا آ کبر کہایا ”ب“ کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

ملخص از (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 445 تا 473 ☆ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج 1، ص 98 تا 103 ☆ غنیۃ المتملی، مفسدات الصلاة، ص 448 تا 452 ☆ بہار

شریعت، حصہ 3، ص 604 تا 614)

امام کو لقمہ دینے کا بیان

سوال: کیا مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب: اگر امام کو کوئی چیز پیش آ جائے اور مقتدی تسبیح کے ذریعے اسے

لقمہ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بحر الرائق، ج 2، ص 7، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی)

سوال: کوئی مقتدی اپنے امام کو غیر محل میں لقمہ دے دے تو اس کی نماز کا کیا حکم

ہے؟ اور اگر امام اس کا لقمہ لے لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی صرف محل میں لقمہ دے سکتا ہے، غیر محل میں دے گا تو اس کی

نماز ٹوٹ جائے گی اور اس صورت میں اگر امام اس کا لقمہ لے گا تو اس کی اور اس کے پیچھے تمام مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

سوال: لقمہ کا محل کیا ہے؟

جواب: لقمہ دینے کے دو محل ہیں (1) جہاں لقمہ دینا احادیث سے ثابت ہو

(2) اس کے علاوہ جہاں حاجت ہو، اور حاجت وہاں ہوتی ہے جہاں فساد نماز یا ترک واجب ہو رہا ہو، لہذا جہاں اس سے کم معاملہ ہو وہاں لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے سکتا ہے کہ اپنی نماز بچانے کے لئے اسے اس کی حاجت ہے۔

سوال: مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو

لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة الخ، ج 2، ص 461)

سوال: امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی کا لقمہ لے لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس

کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی

اسے یاد آ جاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة الخ، ج 2، ص 461)

سوال: کیا لقمہ ہر قسم کی نماز میں دے سکتے ہیں؟

جواب: امام جب نماز میں غلطی کرے تو اسے بتانا لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے خواہ نماز فرض ہو یا واجب یا تراویح یا نفل۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج 7، ص 288، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: امام قراءت میں بھول گیا تو کیا مقتدی فوراً لقمہ دے؟

جواب: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة الخ، ج 2، ص 462)

سوال: اس موقع پر امام کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یو ہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة الخ، ج 2، ص 462)

مکروہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو نماز گئی۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 608)

سوال: کیا لقمہ دینے کے لیے بالغ ہونا شرط ہے؟

جواب: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

(الفتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 1، ص 99)

نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال: کیا نمازی کے آگے سے کوئی گزرے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے

والا مرد ہو یا عورت، گتا ہو یا گدھا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج، ص 480)

سوال: نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: مصلی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا:

((اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا))، راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ زرار کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع العاربین یدی المصلی، الحدیث 507، ص 260 ☆ مسند

البخاری، مسند زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 9، ص 239 ☆ سنن ابن ماجہ، ابواب

اقامة الصلوات و السنة فیها، باب العروبین یدی المصلی، الحدیث 946، ج 1، ص 506)

سوال: نمازی کے آگے سے کتنے فاصلے پر سے گزر سکتے ہیں؟

جواب: اگر سترہ نہ ہو تو مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں

سے گزرنا جائز نہیں۔ میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الأول، ج 1، ص 104)

سوال: اگر کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا تو اس کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں،

جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔ (درمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 480)

سوال: نمازی کے آگے سترہ ہو، تو اب گزرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو

سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الأول، ج 1، ص 104)

سوال: سترہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب: سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ

تین ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ج 2، ص 484)

سوال: درخت، جانور اور آدمی بھی سترہ بن سکتے ہیں؟

جواب: درخت، جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد

گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (غنیۃ المتملی، فصل کراہیۃ الصلاة، ص 367)

مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلتی کی طرف ہو

کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، ص 616)

سوال: نمازی کا اپنے آگے سترہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں

کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 484)

سوال: سترہ کہاں ہونا چاہیے؟

جواب: سترہ نزدیک ہونا چاہیے، سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے

یا بائیں بھوؤں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 484)

سوال: اگر دو آدمی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں، تو کیسے گزریں؟

جواب: اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک

نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔

(بندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج 1، ص 104)

سوال: گزرنے والے کے ہاتھ میں عصا ہے، اور عصا کو نصب نہیں کر سکتا

ہے، کیا اسے ایسے ہی نمازی کے آگے رکھ کر گزر سکتا ہے؟

جواب: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا، تو اسے کھڑا کر کے

مصلیٰ کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گزرنے سے پہلے گزر جائے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 617)

سوال: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھ رہا ہو تو کیا طواف کرنے والے آگے

سے گزر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے

ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 482)

نماز کے مکروہات

سوال: نماز میں کون سی چیزیں مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تحریمیہ درج ذیل ہیں:

- (1) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا (2) کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ (3) کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں، اسی طرح اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (4) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہو (5) دامن سمیٹے نماز پڑھنا، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو۔ (6) پاخانہ پیشاب کی شدت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا (7) مرد کے لیے جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا (8) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (9) انگلیاں چٹکانا (10) انگلیوں کی پینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (11) نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔ (12) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (13) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے، صرف کتکیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں۔ (14) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (15) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا (16) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا،

مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلیٰ (نمازی) کی جانب سے ہو تو کراہت مصلیٰ پر ہے، ورنہ اس پر۔ (17) اعتبار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو (18) ناک اور منہ کو چھپانا (19) بے ضرورت کھنکار نکالنا۔ (20) نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے۔ (21) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (22) یوہیں نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو یا آگے ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ آگے ہونے میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔

نوٹ: ☆ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہ کی، تو اس میں کچھ

حرج نہیں۔ ☆ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ ☆ تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو، کراہت نہیں۔ ☆ اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے مطابق تصویر کے دائیں، بائیں اور پیچھے ہونے میں نماز مکروہ تنزیہی

ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 608، 638 ☆ حد الممتار، کتاب الصلوٰۃ، مکروہات الصلوٰۃ، مطلب

اذا تردد الحکم... الخ، ج 2، ص 365)

(23) اَلْاَقْرَآنُ مجید پڑھنا (24) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (25) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا (26) رکوع میں قرأت ختم کرنا (27) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ (28) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور گرتا یا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ

تحریکی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔ (29) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں (30) زمین مغصوب میں نماز پڑھنا (31) قبر کا سامنے ہونا، اگر نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (32) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا۔

ملخص از (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة الخ، الفصل الثانی،

ج 1، ص 105 تا 106 ☆ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا،

ج 2، ص 488 تا 506 ☆ بہار شریعت، حصہ 3، ص 624 تا 630)

سوال: نماز میں کون سی چیزیں مکروہ تزیہی ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تزیہیہ درج ذیل ہیں:

- (1) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا (2) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔ (3) منہ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (4) نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گنا (5) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے (6) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں (7) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے (8) اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے دراز رکھنا، دامنوں اور پانچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دے۔ (9) انگڑائی لینا (10) بالقصد کھانسنہ اور کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت مجبور کر رہی ہے تو حرج نہیں (11) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (12) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا (13) سجدہ کو جاتے وقت

گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا (14) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے (15) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا (16) بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا (17) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا۔ (18) بغیر عذر د یوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں (19) رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا۔ (20) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ (21) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔ (22) آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے، امام و مقتدی کو مکروہ اور اگر مقتدیوں پر نفل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔ (23) دامنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔ (24) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ (25) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔ (26) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اسجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (27) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ (28) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (29) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (30) کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (31) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (32) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (33) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو (34) مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (35) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی

پسوٹا کرنا مکروہ ہے۔ (36) ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔ (37) نماز کے لیے دوڑنا (38) عام راستہ، کوڑا ڈالنے کی جگہ، مذبح، غسل خانہ، حمام، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، اصطبل، پاخانہ کی چھت ان مواضع میں نماز مکروہ ہے۔

(ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثانی، ج 1، ص 106 تا 109 ☆ درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ج 2، ص 506 تا 513 ☆ بہار شریعت، حصہ 3، ص 630 تا 637)

سوال: نماز توڑ دینا کب جائز ہے؟

جواب: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

(الدرالمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 513)

سوال: نماز توڑ دینا کب مستحب ہے؟

جواب: پاخانہ پیشاب معلوم ہو یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا (کیونکہ اس صورت میں توڑ دینا واجب ہے)، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔

(الدرالمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ج 2، ص 514)

سوال: نماز توڑنا کب واجب ہے؟

جواب: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی

شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 514)

سوال: کیا ماں باپ کے بلانے پر بھی نماز توڑ سکتے ہیں؟

جواب: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز پڑھ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 514)

سوال: ننگے سر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتمم بالشان چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 491)

سوال: نماز میں ٹوپی گر جائے تو اٹھالینا کیسا ہے؟

جواب: نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 491)

احکامِ مسجد

سوال: مسجد کا دروازہ بند کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسبابِ مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو نماز کے اوقات کے علاوہ بند کرنے کی اجازت ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج 1، ص 109)

سوال: مسجد میں نجاست لے کر جانا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ج 2،

ص 517)

سوال: مساجد کو کن چیزوں سے بچانے کا حکم ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے: ((مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔))

(سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد الخ، باب ما یکرہ فی المساجد، الحدیث 750، ج 1، ص 415)

سوال: ناسمجھ بچے اور پاگل کو مسجد لے کر جانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تاپہنے مسجد میں چلے جانا، بے ادبی ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 518)

سوال: آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ

کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 647)

سوال: مسجد میں سوال کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور گمشدہ چیز تلاش کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 523)

سوال: مسجد میں کھانا، پینا اور سونا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھاپی سکتا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 525)

سوال: مسجد میں کب جانے کی ممانعت ہے؟

جواب: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بوباقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ((جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔)) یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا (لہسن کی طرح ایک ترکاری)، مولیٰ، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ ذہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبو دار زخم ہو یا کوئی دوابدو دار لگائی ہو، تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یوہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔

(صحيح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نہی من اکل ثوما الخ، ص 282 ☆
درالمختار و ردالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج 2، ص 525)

سوال: سب مسجدوں میں افضل کون سی مسجد ہے؟

جواب: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قبا، پھر اور جامع مسجدیں، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شارع۔

(ردالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، مطلب فی افضل المسجد، ج 2، ص 521)

سوال: مسجد محلہ میں نماز پڑھے یا جامع مسجد میں؟

جواب: مسجد محلہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔

(صغیری، فصل فی احکام المسجد، ص 302)

سوال: مسجد میں دنیاوی جائز گفتگو کرنا کیسا ہے؟

جواب: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں، نہ آواز بلند کرنا

جائز۔

(صغیری، فصل فی احکام المسجد، ص 302)

افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(بہار شریعت، حصہ 3، ص 648)

سوال: مسجد میں سویا تھا، احتلام ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا

تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 3، ص 479، بہار شریعت، حصہ 2، ص 352)

ہاں جو شخص عین کنارہ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے۔۔۔ یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور فی المسبہ (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمم پورا نہ ہو بحال جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا، (لہذا اس صورت میں بغیر تیمم فوراً باہر آ جائے)۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 3، ص 480)

وتر کا بیان

سوال: وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: وتر واجب ہے اگر سہو آیا قصد نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے، خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آ جائے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 529 تا 532)

سوال: وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 532)

وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا دُعا دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے، تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے

جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُوْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُنِيْلُ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعِي وَ نَحْفِيْدُ وَ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ نَخْشِي

عَذَابِكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ -

دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج 2، ص 534)

سوال: دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ؟

جواب: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضا،

رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج 2، ص 536)

سوال: جو شخص دعائے قنوت نہ پڑھ سکے، وہ کیا پڑھے؟

جواب: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ پڑھے۔ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج 1، ص 111)

سوال: اگر دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی

طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گنہگار ہوگا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج 1، ص 111)

سوال: مقتدی نے قنوت ابھی ختم نہ کی تھی، امام رکوع میں چلا گیا تو کیا

کرے؟

جواب: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے، اگر مقتدی قنوت سے

فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے

قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے

کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس خاص دعا کی

حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج 1، ص 111)

سوال: اگر بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو کیا پھر بھی تیسری میں پڑھے گا؟

جواب: بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔ (غنیۃ المتملی، صلاة الوتر، ص 422)

سوال: مسبوق اگر تیسری رکعت کے رکوع میں ملا، جب کھڑے ہو کر اپنے دور کعتیں پڑھے گا تو کیا اس میں قنوت پڑھے گا؟

جواب: مسبوق اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ج 1، ص 111)

سوال: وتر کا بہتر وقت کیا ہے؟

جواب: جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب من خاف ان لا یقوم الخ، الحدیث 755، ص 380)

سوال: وتر میں کون سی سورتیں پڑھے؟

جواب: وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی ہے، لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔ اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ کی جگہ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ﴾۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع، ج 1، ص 78)

سنن و نوافل

سوال: کتب فقہ میں نفل اور سنت کو اکٹھا کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب: نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی

نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی السنۃ، ج 2، ص 230)

لہذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثنا نہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 663)

سوال: سنت مؤکدہ کون سے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ یہ ہیں: (1) دو رکعت نماز فجر سے پہلے (2,3) چار ظہر

کے پہلے، دو بعد (4) دو مغرب کے بعد (5) دو عشا کے بعد (6,7) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 545)

افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے، پھر دو تا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو

جائے۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، ص 389)

سوال: سنن مؤکدہ میں قوت کے اعتبار سے کیا ترتیب ہے؟

جواب: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب

کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہ یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ بلا شبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ

سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب

کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور صبح یہ ہے کہ

سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں

فرمایا: جو انھیں ترک کریگا، اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 548 تا 550)

سوال: اگر سنتیں فوت ہو جائیں یعنی وقت نکل جائے تو کیا ان کی قضا کی جائے گی؟

جواب: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں، علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔

(در مختار وردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی السنن و النوافل، ج 2، ص 549)

سوال: ظہر اور جمعہ کی سنت قبلہ پہلے نہیں پڑھ سکے تو کیا کریں؟

جواب: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے فرض کے بعد پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔

(فتح القدیر، کتاب الصلاة، باب ادراك الفریضة، ج 1، و باب النوافل، ص 386)

سوال: فجر کے فرض پڑھ لیے صرف سنتیں رہ گئیں تو کیا کرے؟

جواب: فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔

(غنیۃ المتعلی، فصل فی النوافل، ص 397)

اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی السنن و النوافل، ج 2، ص 550)

آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 664)

سوال: جماعت کھڑی ہونے کے بعد کوئی نفل یا سنت نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں

شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے، باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔

(غنیۃ المتعلی، فصل فی النوافل، ص 398)

آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر

دیتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 665)

سوال: سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے کیا سنتیں باطل ہو جاتی ہیں؟

جواب: سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں

ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔

(تنویر الأبصار والدر المختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 558)

سوال: سنت غیر مؤکدہ (مستحبہ) کون سی ہیں؟

جواب: عشا و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے

پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔

یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے

چار اور بعد میں چار پر محافظت کی، اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا۔

(جامع الترمذی، أبواب الصلاة، الحدیث 427، ج 1، ص 435 ☆ حاشیۃ الطحطاوی علی

الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 1، ص 284)

سوال: اکٹھے کتنی رکعات نوافل بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات

میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار

رکعت پر سلام پھیرے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 550)

سوال: سنت مؤکدہ چار رکعت اور نفل چار رکعت ادا کرنے میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات

پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحَانَكَ اور اَعُوذُ بِہی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل (اور سنت غیر مؤکدہ) کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اور اَعُوذُ بِہی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحَانَكَ اور اَعُوذُ کافی ہے، منت کی نماز کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعویذ پڑھے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 552)

سوال: نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

جواب: نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں

کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 562)

سوال: نفل نماز اگر شروع کر کے توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نفل نماز قصد شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا

قضا پڑھنی ہوگی۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 574 تا 576)

سوال: چار رکعت کی نیت کر کے نفل نماز شروع کی، تو کیا چار پوری کرنا

ضروری ہے؟

جواب: نفل نماز شروع کی اگرچہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت

شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے، لہذا چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوگی مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ

کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ج 1، ص 113 ☆ الدرالمختار ردالمحتار،

کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 577)

سوال: کیا نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر

کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔ اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوصات میں سے ہے۔

(صحیح مسلم، باب جواز النافلة قائما و قاعدا الخ، الحدیث 735، ص 370 ☆ الدرالمختار و ردالمحتار،

کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 585)

سوال: چلتی ٹرین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: چلتی ریل گاڑی پر فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی لہذا جب اسٹیشن

پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں من جہۃ العباد (بندوں کی طرف سے) کوئی شرط یا رکن مفقود ہو اُس کا یہی حکم ہے۔

سنت فجر کے علاوہ باقی سنتیں اور نوافل چلتی ٹرین پر ادا کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 673)

نوافل کی اقسام

سوال: نوافل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، درج ذیل ہیں:

(1) تحیۃ المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے، اسے تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج 2، ص 555)
ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، الحدیث 444، ج 1، ص 170)
(2) تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

(تنویر الأبصار و الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 563)
ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! عز و جلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے۔

(ملخصاً، صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور الخ، الحدیث 1149، ج 1، ص 390)
(3) نماز اشراق: ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب

ملے گا۔ اسے نماز اشراق کہتے ہیں۔

(جامع الترمذی، أبواب السفر، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد الخ، الحدیث

586، ج 2، ص 100)

(4) نماز چاشت: آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی

کے وقت میں جو کم از کم دو اور زیادہ زیادہ بارہ رکعتیں پڑھی جائیں۔

اسے نماز چاشت کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے

پڑھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ج 1، ص 112)

حدیث میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے

لیے جنت میں سونے کام بنائے گا۔

(جامع الترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الضحی، ج 2، ص 17)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت

کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، ج 3، ص 564)

(5) نماز سفر: نماز سفر یہ ہے کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر

پڑھی جائیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی السفر، ج 2، ص 565)

حدیث میں ہے: کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا،

جو بوقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، باب الرجل یرید السفر من کان یستحب الخ، ج 1، ص 424،

مکتبۃ الرشید، ریاض)

(6) نماز واپسی سفر: سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا

کرے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی السفر، ج 2، ص 565)

صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب رکعتین فی المسجد الخ، الحدیث 716، ص 361)

(7) صلاة اللیل: رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاة اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 677)

ترمذی ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب (عز وجل) کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث 3560، ج 5، ص 322)

(8) نماز تہجد: اسی صلاة اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ج 2، ص 566)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، وہ ہر گرہ پر کہتا ہے کہ "لبی تان کے سوجا، ابھی تو بہت رات باقی ہے۔" جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ شخص تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے بصورت دیگر تمہکا ماندہ ست ہو کر صبح کرتا ہے۔" ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، "تو وہ تازہ

دم ہو کر صبح کرتا ہے اور خیر کو پالیتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ صبح کرتا ہے اور خیر کو نہیں پاتا۔ "جبکہ ایک روایت میں ہے "لہذا شیطان کی گانٹھوں کو کھول لیا کرو اگرچہ دور کعتوں کے ذریعے ہی سے ہو۔"

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الراس الخ، رقم 1142، ج 1، ص

(387)

(9) نماز استخارہ: استخارہ کرنے کے لیے جو نماز پڑھی جائے، اسے

نمازِ استخارہ کہتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں: جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاَجَلِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاَجَلِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاَقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہِ۔

(صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع الخ، الحدیث 1162، ج 1، ص 393 ☆

ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ج 2، ص 569)

(10) صلوة التسبیح: یہ ایک مخصوص قسم کی نماز ہے، جس میں بے

انتہا ثواب ہے اور اس کی ترکیب ہمارے (احناف کے) طور پر وہ ہے جو ترمذی کی روایت میں ہے: اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع

کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعدِ تسبیح و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں 75 بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

(غنية المتملی، صلاة النسيح، ص 431)

(11) نمازِ حاجت:

جو نماز قضاے حاجت کے لیے پڑھی جائے، اسے نمازِ حاجت کہتے ہیں، اس کے لیے دو یا چار رکعت پڑھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم امر پیش آتا تو نماز پڑھتے۔

(سنن أبی داود، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، الحدیث 1319، ج 2، ص 52)

(12) صلوة الاسرار:

جو غوثِ پاک سے روایت کی گئی ہے، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل هو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُؤر و دو سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے: يَا غَوْثَ الشَّقَلَيْنِ وَ يَا كَرِيمَ الطَّرْفَيْنِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے۔

(بہجة الأسرار، ذکر فضل أصحابہ و بشاریہم، ص 197، بتصرف)

(13) نمازِ توبہ:

گناہوں کی معافی کے لیے جو نماز پڑھی جائے، اسے نمازِ توبہ کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو

کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

(جامع الترمذی، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة عند التوبة، الحدیث 406، ج 1، ص 414)

(14) صلوة الرغائب: رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی

پندرہویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ جو نفل نماز ادا کی جاتی ہے، اسے صلوة

الرغائب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 687)

تراویح کا بیان

سوال: کیا تراویح پڑھنا مرد و عورت دونوں کے لیے ضروری ہے؟

جواب: تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا

ترک جائز نہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 596)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔

(جامع الترمذی، أبواب العلم، باب ماجاء فی الأخذ بالسنة إلخ، الحدیث 2685، ج 4، ص 308)

اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 688)

سوال: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث

اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 599)

سوال: تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: اس کا وقت فرضِ عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے، وتر سے پہلے

بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام

کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل

ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تھا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 597)

سوال: اگر تراویح فوت ہو جائیں، تو کیا بعد میں ان کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تھا پڑھ لی تو تراویح

نہیں بلکہ نفل ہیں۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 598)

سوال: تراویح کی بیس رکعتیں کتنے سلاموں کے ساتھ پڑھنی ہیں؟

جواب: تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب النوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 599)

سوال: تراویح میں قرآن ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب النوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 601)

سوال: ترویجہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، اسے ترویجہ کہتے ہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراويح، ج 1، ص 115)

سوال: ترویجہ میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَبْرُوتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُوحٌ قُدُوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(غنية المتملى، تراویح، ص 404)

سوال: تراویح میں جماعت کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ

دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج 1، ص 116)

سوال: خوش خوان کو امام بنانا چاہیے یا درست خوان کو؟

جواب: غلط پڑھنے والے خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو

بنائیں۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج 1، ص 116)

افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ **يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ** کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے، ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 691)

سوال: حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا کیسا ہے؟

جواب: آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح

پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ مانا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہو، وہ بھی ناجائز ہے کہ **الْمَعْرُوفُ كَالْمَشْرُوطِ** ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں جرج نہیں کہ **الصَّرِيحُ يُفَوِّقُ الدَّلَالََةَ** صریح دلالت پر فوقیت رکھتا ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 692)

سوال: اگر عشاء یا تراویح بغیر جماعت سے پڑھیں، تو کیا وتر کی جماعت میں

شریک ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر عشاءِ جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشاء تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو تراویح پڑھے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج 2، ص 603)

سوال: کیا تراویح بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی

ہی نہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج 2، ص 603)

سوال: اگر کسی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہ ہو سکے تو کیا کریں؟

جواب: اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لیے

بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم ترکیف سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو

جائیں گی۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع، فصل فی التراويح، ج 1، ص 118)

سوال: دورانِ تراویح پورے ختم میں کتنی بار بسم اللہ جہر سے پڑھیں گے؟

جواب: ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا

میں آہستہ پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ

جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 694)

سوال: ختم میں جو تین بار سوۃ اخلاص پڑھتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل هو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور

بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پہلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 695)

قضا نمازوں کا بیان

سوال: ادا، قضا اور اعادہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ خرابی دفعہ کرنے کے لیے دوبارہ عمل بجالانا اعادہ ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 627 تا 632)

سوال: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، توبہ کہاں ہوئی۔ حدیث میں فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 626، 627 ☆ شعب الإيمان،

باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، الحدیث 7178، ج 5، ص 436)

سوال: نماز قضا کر دینے کے لیے شرعی اعذار کیا ہیں؟

جواب: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لیے عذر ہے، مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اسی طرح جنائی (دائی) نماز پڑھے گی توجہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لیے یہ عذر ہے۔ (رد المحتار، کتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ج 2، ص 627)

سوال: وقت کے اندر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی، پھر وقت نکل گیا، یہ نماز ادا ہوگی یا قضا؟

جواب: وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 628)

مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی

رہی۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 701)

سوال: اگر سوتے میں یا بھولے سے نماز کا وقت گزر گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے،

البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوازل، فصل فی قضاء الفوائت، ج 1، ص 121)

جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شریعیہ اسے رات میں

دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، طلوع الشمس من مغربها، ج 2، ص 33)

سوال: قضا نماز کس وقت میں پڑھی جائے؟

جواب: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو

جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت وما یتصل بہا، الفصل الثالث، ج 1، ص 52)

سوال: حالت جنون میں جو نمازیں چھوٹ جائیں، کیا ان کی قضا کی جائے

گی؟

جواب: جنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان

کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوازل، فصل فی قضاء الفوائت، ج 1، ص 121)

سوال: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا، پھر اسلام لایا تو اس کی زمانہ ارتداد کی

نمازوں اور ارتداد سے پہلے کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی

قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا

واجب ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 667)

سوال: جو نماز حالتِ سفر میں قضا ہوئی، اسے کیسے ادا کریں گے؟ اسی طرح

جو نماز حالتِ اقامت میں فوت ہوئی، اسے کیسے ادا کریں گے؟

جواب: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر

میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں

پڑھے اور حالتِ اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر

میں پڑھے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع، فصل فی قضاء الفوائت، ج 1، ص 121)

سوال: قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے

فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا،

مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اسے پڑھ کر فجر

پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی قضاء الفوائت، ج 1، ص 121)

سوال: ترتیب کب ساقط ہو جاتی ہے؟

جواب: تین صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے:

(1) وقت میں تنگی، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا میں سب پڑھ

لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز

عشا و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ

رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔

(شرح الوقایة، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 1، ص 217)

(2) بھول جانا، قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی قضاء الفوائت، ج 1، ص 122)

(3) چھ یا اس سے زیادہ نمازوں کا قضا ہو جانا، چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ج 2، ص 637)

سوال: چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی، کیا پھر ترتیب لوٹے گی؟

جواب: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی البتہ اگر سب قضا میں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 637)

سوال: خلاف ترتیب پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب کو پھر سے پڑھے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 641)

سوال: جس کے ذمہ زیادہ نمازیں قضا ہوں، کیا اسے تاخیر کی اجازت ہے؟

جواب: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگر چہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب

ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج 2، ص 646)

سوال: کیا نوافل و سنن کی جگہ قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں

چھوڑ کر ان کے بدلے قضا میں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیة بالختومات و التہلیل، ج 2، ص 646)

سوال: جس کی نمازیں قضا ہوئیں اور وہ فوت ہو گیا، تو اس کے ورثہ کیا کریں؟

جواب: جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال

بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثہ فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے، یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ نا کافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہی کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کر لیں اور باقی کو ورثہ یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی إسقاط الصلاة عن

المیت، ج 2، ص 643، 644)

بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا صحیف شریف ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 708)

سوال: شبِ قدر یا رمضان کے آخری جمعہ میں جو قضاے عمری پڑھی جاتی

ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: قضاے عمری کہ شبِ قدر یا آخر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے

ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں، باطل محض ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 708)

سجدہ سہو کا بیان

سوال: سجدہ سہو کیا ہے؟

جواب: واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے دو سجدے واجب ہوتے ہیں، اسے سجدہ سہو کہتے ہیں۔

(شرح الوقایہ، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 1، ص 220)

سوال: اگر قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے تلافی ہو جائے گی؟

جواب: قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوں اگر سہواً واجب ترک ہو اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 655)

سوال: سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد ذہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(شرح الوقایہ، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 1، ص 220)

سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔ (ہندیہ، سجود السہو، ج 1، ص 125) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 710)

سوال: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کیے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ج 1، ص 125)

سوال: فرض یا سنن و مستحبات ترک ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی

نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔

(غنیۃ المتعلی، فصل فی سجود السہو، ص 455)

مگر اعادہ مستحب ہے سہو اترک کیا ہو یا قصداً۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 709)

سوال: ایک نماز میں چند واجب بھولے سے ترک ہوئے، کتنے سجدے

کرنے ہوں گے؟

جواب: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے

(رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 655)

کافی ہیں۔

سوال: فرض میں قعدہ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، کیا

حکم ہے؟

جواب: فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے

اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہو لہذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 661)

سوال: قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑے ہوئے تو کیا کریں؟

جواب: قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے

اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگر چہ وہ نماز فجر یا عصر ہو، مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 664)

سوال: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج 2، ص 667 تا 669)

سوال: اگر قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد بھول کر درودِ پاک پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الہی ہے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج 2، ص 657)

سوال: فرض کے قیام میں بھول کر تشہد پڑھ دیا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد بھول کر تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج 1، ص 127)

سوال: امام نے جہری نماز میں آہستہ قراءت کی یا سری میں بلند آواز سے قراءت کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ج 1، ص 128)

سوال: قراءت وغیرہ میں سوچنے کی وجہ سے وقفہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار

سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 658)

سوال: امام کے پیچھے مقتدی سے سہواً کوئی واجب چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

(در مختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السہو، ج 2، ص 658)

سوال: مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے، تو سلام پھیر کرے گا؟

جواب: جی نہیں! مسبوق امام کے ساتھ سلام پھیرے بغیر سجدہ سہو کرے

گا، اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی سجود السہو، ص 466)

مریض کی نماز

سوال: کون شخص فرض یا واجب نماز زمین پہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے

ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید دردنا قابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔

(تنویر الأبصار و الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج 2، ص 681)

سوال: اگر زمین پر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو کیا کرے؟

جواب: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص

وہاں ہے کہ بٹھادے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج 1، ص 136)

سوال: جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، مگر رکوع و سجود پر قادر نہیں، تو کیسے

نماز پڑھے؟

جواب: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً

حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج 2، ص 684، 685)

سوال: کرسی پر کون سا شخص نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: کرسی پر بیٹھ کر صرف وہی شخص نماز پڑھ سکتا ہے جو سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، کیونکہ سجدہ معاف ہو گیا تو قیام معاف ہو گیا، اب اشاروں سے نماز پڑھنی ہے، چاہے زمین پر بیٹھ کر پڑھے یا کرسی پر۔ جو سجدہ تو کر سکتا ہے، صرف قیام پر قادر نہیں تو اس کی نماز کرسی پر نہ ہوگی، کیونکہ اس کے لیے حکم یہ ہے کہ رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے جبکہ کرسی پر بیٹھنے والا رکوع و سجود اشاروں سے کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اجازت کی صورت میں بھی کرسی کے سامنے رکھے ہوئے تختے پر سجدہ کرنا ایک فضول عمل ہے کہ اسے اشاروں سے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

سوال: اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قادر نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چپ لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چپ لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، صلاة المريض، ج 2، ص 686، 687)

سوال: بیماری کی حالت میں جو نمازیں قضا ہوئیں، انہیں کیسے ادا کرے گا؟

جواب: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ج 1، ص 138)

سجدہ تلاوت کا بیان

سوال: سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(الہدایۃ، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 1، ص 78)

اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج 1، ص 132)

سوال: کیا سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت سننا ضروری ہے؟

جواب: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 694)

سوال: آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے کیا سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج 1، ص 133)

سوال: چند اشخاص نے ایک ایک حرف پڑھا، سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا، کیا حکم ہے؟ اسی طرح آیت سجدہ حجے کر کے پڑھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ

ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے چپے کرنے یا چپے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج 1، ص 132، 133)

سوال: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ تلاوت ہوگا یا نہیں؟

جواب: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج 1، ص 133)

سوال: سجدہ تلاوت کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے

ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت، ستر عورت، لہذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے

سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 699)

سوال: سجدہ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہوتا ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً

حدیث عمد و کلام و قہقہہ۔ (الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 699)

سوال: سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہو سجدہ میں

چائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہو کھڑا ہو

جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ

کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ج 1، ص 135)

سجدہ تلاوت کے لیے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد

(شہد الأبعصار، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 700)

ہے نہ سلام۔

سوال: آیت سجدہ بیرونِ نماز پڑھی تو کیا سجدہ تلاوت فوراً کرنا واجب ہے؟

جواب: آیت سجدہ بیرونِ نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 703)

سوال: ایک مجلس میں آیت سجدہ بار بار سنی، کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 712)

ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی

نہیں۔

(شرح الوقایة، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 1، ص 232)

سوال: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملائے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 717)

سوال: تمام آیات سجدہ ایک مجلس میں پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج 2، ص 719)

مسافر کی نماز

سوال: شرعاً مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی

سے باہر ہوا۔ (مبسوط للسرخسی، باب صلاة المسافر، ج 1، ص 235، دار المعرفہ، بیروت)

خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ساڑھے ستاون میل ہے، جو کہ کلو میٹر کے حساب سے 92 کلو میٹر ہے۔

سوال: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک سے مسافت سفر ہے جبکہ

دوسرے سے نہیں، اس جگہ جانے سے مسافر ہو گا یا نہیں؟

جواب: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے

سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو

مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی

غرض صحیح نہ ہو۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 138)

سوال: جس نے مسافت سفر پر جانے کا ارادہ کیا، کیا وہ نیت کرنے ہی سے

مسافر ہو جائے گا؟

جواب: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہو گا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ

بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو پشہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر

والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی

باہر ہو جائے۔ فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو

جانا ضرور نہیں۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج 2، ص 722)

سوال: مسافر پر نماز کے بارے میں کی احکام ہیں؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو

دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصد اچار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو

فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نارہوا کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 139)

سوال: کیا سنتوں میں بھی قصر ہے؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی (گھبراہٹ) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 139)

سوال: مسافر کب تک مسافر رہتا ہے؟

جواب: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 139)

سوال: مسافر نے دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، کیا مقیم ہو جائے گا؟

جواب: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہو اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 140)

سوال: ایک شخص نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، مگر حالت بتاتی ہے کہ

پندرہ دن نہ ٹھہرے گا، تو کیا مقیم ہو جائے گا؟

جواب: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن

نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 140)

سوال: پندرہ دن یکمشت نہ کی، ذہن ہے کہ کام دو چار دن میں ہو جائے گا، مگر نہ ہوا، کرتے کرتے پندرہ سے زیادہ دن ہو گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرایا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 139)

سوال: کیا مقیم مسافر کی اقتداء کر سکتا ہے؟

جواب: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتداء کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج 2، ص 735)

سوال: کیا مسافر مقیم کی اقتداء کر سکتا ہے؟

جواب: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتداء نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتداء کر سکتا ہے وقت میں اقتداء کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتداء صحیح ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج 2، ص 736)

سوال: وطن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وطن دو قسم کے ہے: (1) وطن اصلی۔ (2) وطن اقامت۔

وطن اصلی: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

وطن اقامت: وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں

ارادہ کیا ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ج 1، ص 142)

سوال: وطنِ اقامت کب باطل ہوتا ہے؟

جواب: وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ

پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوں وطنِ اقامت وطنِ اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن اصلی و وطن

الاقامة، ج 2، ص 739)

سوال: عورت بیاہ کر سسرال گئی، اب اس کا وطن اصلی کون سا ہے؟

جواب: عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لیے

وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 751)

نماز جمعہ کا بیان

سوال: جمعہ کا حکم شرعی کیا ہے؟

جواب: جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا

منکر کافر ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 5)

سوال: جمعہ پڑھنے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود

ہو تو ہوگا ہی نہیں:

(1) شہر یا فنائے شہر، شہر وہ جگہ ہے جس میں متعدد گوجے اور بازار ہوں اور وہ

ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ مظلوم کا

انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ نا انصافی کرتا اور بدلہ نہ

لیتا ہو اور شہر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے "فنائے مصر" کہتے

ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچھریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں

شہر سے باہر ہوں تو فنائے شہر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔

(غنیۃ المتملی، فصل فی صلاة الجمعة، ص 449 تا 451)

(2) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا، اور جہاں

اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے

میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے، لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں

ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی

کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے

ثابت نہیں۔ (درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 9 تا 16)

(3) وقت ظہر یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ

تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 146)

(4) خطبہ، خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 21)

(5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 148)

(6) اذن عام، یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 148)

سوال: خطبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خطبہ ذکر الہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 22)

سوال: خطبہ میں کتنی چیزیں سنت ہیں؟

جواب: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں: (1) خطیب کا پاک ہونا (2) کھڑا ہونا (3) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (4) خطیب کا منبر پر ہونا (5) سامعین کی طرف منہ کرنا (6) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو۔ (7) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا (8) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھنا (9) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سُنیں۔ (10) الحمد سے شروع کرنا۔ (11) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا۔ (12) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا۔ (13) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ (14) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا۔

(15) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا۔ (16) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت و درود کا اعادہ کرنا۔ (17) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا۔ (18) دونوں خطبے ہلکے ہونے۔ (19) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ (20) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے (21) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔ (22) خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 23 تا 26)

سوال: خطبہ میں مستحب کیا ہے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور

خلفائے راشدین و عثمین مکرین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 23 تا 26)

سوال: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط

کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 769)

سوال: جمعہ واجب (لازم) ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں، ان میں سے ایک بھی

معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا:

(1) شہر میں مقیم ہونا (2) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ

ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔
 (3) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (4) مرد ہونا
 (5) بالغ ہونا (6) عاقل ہونا۔ (7) انکھیاں ہونا۔ (8) چلنے پر قادر ہونا۔ (9) قید میں نہ
 ہونا۔ (10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو
 اس پر فرض نہیں۔ (11) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے
 نقصان کا خوف صحیح ہو۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ج 3،

ص 30 تا 33)

سوال: جن پر جمعہ فرض نہیں، ان کا شہر میں ظہر باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی

جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر
 جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا
 پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 36)

سوال: جس گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا، اس میں لوگ ظہر باجماعت پڑھیں یا

بغیر جماعت کے؟

جواب: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ

باجماعت پڑھیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 149)

سوال: نماز جمعہ کے مستحبات کیا ہیں؟

جواب: نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا، مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے

پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 149)

حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 46)

سوال: خطبہ میں کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف بھی، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انھیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج 3، ص 39)

سوال: جمعہ کے لیے سعی کب واجب ہوتی ہے؟

جواب: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 149)

نمازِ عید کا بیان

سوال: عیدین کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں

بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 150)

سوال: عیدین کی ادا کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: عیدین کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں، صرف اتنا فرق

ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہو اور

اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور

عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی

اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔

الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 150)

سوال: روزِ عید کے مستحبات کیا ہیں؟

جواب: عید کے دن یہ امور مستحب ہیں: (1) حجامت بنوانا (2) ناخن ترشوانا

(3) غسل کرنا (4) مسواک کرنا (5) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا (6) خوشبو

لگانا (7) صبح کی نماز مسجدِ محلّہ میں پڑھنا (8) عید گاہ جلد چلا جانا (9) نماز سے پہلے صدقہ

فطر ادا کرنا (10) عید گاہ کو پیدل جانا (11) دوسرے راستہ سے واپس آنا (12) نماز

عید الفطر کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں،

کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہو مگر عشا تک

نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا۔ (13) خوشی ظاہر کرنا (14) کثرت سے صدقہ دینا

(15) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا (16) آپس میں مبارک دینا مستحب

ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ج 1، ص 150 درمختار

وردالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج 3، ص 54 تا 56)

عیدِ اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ج 1، ص 152)

قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے، نہ ناخن ترشوائے۔

(ردالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین مطلب فی ازالة الشعر الخ، ج 3، ص 77)

سوال: نماز عید کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عیدِ اضحیٰ کی نیت

کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر تپڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع وسجدہ کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قراءت

کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوٹی تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتے کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَكَ ۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج 3، ص 61)

سوال: عید کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر

ہے کہ اس میں الظہارِ مسرت ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج 3، ص 70) (الفتاویٰ الرضویہ، ج 8، ص 601)

سوال: تکبیرات تشریق کیا ہیں، اور ان کا حکم کیا ہے؟

جواب: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے

بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار

افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔

(تنویر الأبصار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج 3، ص 71، 74)

کتاب الجنائز

میت کا بیان

سوال: جان کنی کی علامات کیا ہیں؟

جواب: پاؤں کا سست ہو جانا کہ کھڑے نہ ہو سکیں، ناک کا ٹیڑھا ہو جانا،

دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا، منہ کی کھال کا سخت ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

سوال: جان کنی کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے

کہ ذہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چپت لٹائیں اور قبلہ کو

پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور

قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

(درمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 91)

اور جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے

کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھیں مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (جوہرہ نیرہ، ص 130)

جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس

نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

ہو۔ تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے

پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورہ

یس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لوبان یا اگر کی بتیاں سلگا دیں۔

(ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 157)

اور کوشش کریں کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتانہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال

دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے، اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس

کے لیے دُعاے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں، نزع میں سختی دیکھیں تو سورہ لیس و سورہ رعد پڑھیں۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 808)

سوال: جب روح نکل جائے، تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبرے کے نیچے سے سر پر

لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔

(الجوبہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 131)

آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

يَسِّرْ عَلَيَّ اَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاَجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر، اے اللہ عزوجل تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر آسان کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر، جس سے نکلا (دنیا)۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 97)

پھر جن کپڑوں میں وہ مرا ہے، وہ اتار لیں اور اس کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چار پائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 157)

اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔ مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 157)

اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں۔ کہ حدیث میں ہے: میت اپنے دین میں مقید ہے۔ غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں

اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (الجوبیرۃ النیرۃ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 131)

پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دُعا کریں گے۔ (ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، ج 1، ص 157)

سوال: مرتے وقت کسی مسلمان کی زبان سے معاذ اللہ کوئی کلمہ کفر نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 96)

اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کر لے دشوار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 809)

سوال: میت کے پاس تلاوتِ قرآن جائز ہے یا نہیں؟

جواب: میت کے پاس تلاوتِ قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔

(ردالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 98 تا 100)

سوال: عورت مرگئی اور بچہ اندر حرکت کر رہا ہو، تو کیا کریں گے؟

جواب: عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیس سے تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، ج 1، ص 157)

سوال: حاملہ عورت مرگئی، کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا ہے، کیا اس وجہ سے قبر کھود کر چیک کر سکتے ہیں؟

جواب: حاملہ عورت مرگئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس

کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب السادس عشر فی زیارة القبور الخ، ج 5، ص 351)

غسلِ میت

سوال: میت کو غسل دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب

سے ساقط ہو گیا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، باب فی الجنائز، ج 1، ص 158)

سوال: میت کو نہلانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چار پائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے

کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار چار پائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اُس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپادیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیر و سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک پیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور پیری کے پتے جوش دیا ہو پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 158)

ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں

مستحب یہ ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے، نہلانے کے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو آسان

ہو کریں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 158)

سوال: میت کو نہلانے والا کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: نہلانے والا باطہارت ہو، جنبی نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو

جائے گا اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیزگار

ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 159)

نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے، مثلاً

چہرہ چمک اٹھایا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بد بو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے، ہاں اگر کوئی بد مذہب مرا اور اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا اور کوئی بُری بات ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔

(الجوبرة النيرة، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 131)

سوال: کون کس کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب: مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت، میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت

بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد ہے کہ حدِ شہوت کو نہ پہنچے ہوں، عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 160)

عورت مر جائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 105)

نہیں۔

سوال: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ہال اور ناخن تراشنا کیسا

ہے؟

جواب: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال موٹنا یا کترنا یا اکھاڑنا، ناجائز و مکروہ و تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 158)

کفن میت

سوال: میت کو کفن دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 160)

سوال: مرد کے لیے سنت کفن کیا ہے؟

جواب: مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں: (1) لفافہ (2) ازار (3) قمیص۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 160)

سوال: عورت کے لئے سنت کفن کیا ہے؟

جواب: عورت کے لیے سنت کپڑے پانچ ہیں: (1) لفافہ (2) ازار

(3) قمیص (4) اوڑھنی (5) سینہ بند۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 160)

سوال: لفافہ، ازار، قمیص، اوڑھنی اور سینہ بند کی مقدار کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ

دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو

بندش کے لیے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ

آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت

کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف،

اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ

ران تک ہو۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 160)

سوال: کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی

پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار

دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے، عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بیجا و خلاف سنت ہے پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول، ج 1، ص 161)

جنازہ لیے کر جانا

سوال: جنازہ کو قبرستان لے جانے کی سنن اور آداب کیا ہیں؟

جواب: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پاؤں ایک شخص لے

اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا، ایک سرہانے اور ایک پانٹی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔ سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پانٹی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پانٹی اور دس دس قدم چلے تو گل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے، "جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ نیز حدیث میں ہے: جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔ چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو، جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چار پائی پر لے جائیں۔

جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے۔ جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور احوال واہوالِ قبر کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں نہ کریں نہ بنسبیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

نعالی عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا، فرمایا: تو جنازہ میں ہنستا ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ حال زمانہ اب علمائے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، فی الجنائز، ج 1، ص 160، 162، درمختار، باب صلاة الجنازة، ج 3، ص 163)

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو کندھا نہیں دے سکتا،

اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا

ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اسکے بدن کو

بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 4، ص 813)

نمازِ جنازہ

سوال: نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ

ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 120)

اس کی فرضیت کا جواز کار کرے کافر ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 825)

سوال: نمازِ جنازہ کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک نمازی کے متعلق، دوسری

میت کے متعلق۔ نمازی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں، میت سے تعلق

رکھنے والی چند شرطیں یہ ہیں: (1) میت کا مسلمان ہونا۔ (2) میت کے بدن و کفن کا پاک

ہونا۔ (3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کُل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہذا غائب

کی نماز نہیں ہو سکتی۔ (4) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر

لدا ہو نماز نہ ہوگی۔ (5) جنازہ نمازی کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر نمازی کے پیچھے ہو گا نماز صحیح

نہ ہوگی۔ (6) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا۔ (7) میت امام کے

محاذی ہو۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 121 تا 123)

سوال: نمازِ جنازہ کے رکن کتنے ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں دو رکن ہیں: (1) چار بار اللہ اکبر کہنا (2) قیام۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 124)

سوال: نمازِ جنازہ میں سنتِ مؤکدہ کتنی ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنتِ مؤکدہ ہیں: (1) اللہ عزوجل کی حمد و

ثناء (2) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود (3) میت کے لیے دعا۔

(الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 137)

سوال: نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟**جواب:** نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ

اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے، یعنی

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنٰؤُكَ وَلَا اِلٰهَ

غَيْرُكَ۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز

میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ~~وَمَجْمُوعِنَا~~ وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا اللّٰهُمَّ

مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔

اگر میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا

فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا۔ اور لڑکی ہو تو اجعلها اور شافعة

وَمُشَفَّعةً کہے۔

چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، سلام میں میت

اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے، اسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت

کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔

(الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 137، 138، فتاویٰ رضویہ، ج 9، ص 194 ☆

درمختار وردالمختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب هل يسقط فرض، ج 3، ص 130)

سوال: کن لوگوں کا نماز جنازہ نہیں پڑھا جائے گا؟**جواب:** (1) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا

جائے۔ (2) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے، مگر

جبکہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے

گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔ (3) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ

جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق

ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔ (4) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ (5) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (6) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔ (7) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج 1، ص 163)

سوال: کیا خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی

نماز پڑھی جائے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب فی الجنائز، الفصل الخامس، ج 1، ص 163)

سوال: نماز جنازہ پڑھانے کا حق کسے ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام

جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استجاب ہے اور یہ بھی اُس وقت کہ ولی

سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی الجنائز، ص 584)

سوال: جو ولی پر مقدم نہ ہو، اس نے ولی کی اجازت بغیر جنازہ پڑھا دیا تو کیا

حکم ہے؟

جواب: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے

اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہو تو ولی نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور

اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و

امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا

دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ

تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا کہ جنازہ

کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سو اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ج 1، ص 163)

سوال: مسلمان میت کو بغیر نماز جنازہ کے دفن کر دیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی

قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں دیر سے، تریا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں دیر سے، فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنابة، ج 3، ص 146)

سوال: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے، خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا

باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنابة، ج 3، ص 148)

سوال: بچہ پیدا ہوتے ہی مر گیا یا مردہ پیدا ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو

اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیخا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا نا تمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنابة، مطلب مهم إذا --، ج 3، ص 152 تا 154)

دفنِ میت

سوال: میت کو دفن کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔

(ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج 1، ص 165)

سوال: قبر کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی دفن الميت، ج 3، ص 164)

اور اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی

وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، الباب فی الجنائز، ج 1، ص 165)

سوال: میت کو قبر میں کس طرح اور کون حضرت رکھیں؟

جواب: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میت کو دفن کرنے کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تہ حرج نہیں۔ قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، قبر صندوق نما ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 1، ص 166 تا 168 ☆ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج 1، ص 166

سوال: قبر کو مٹی دینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ (اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا)، دوسری بار: وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے)، تیسری بار: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے)۔ باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاؤڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ قبر چوکھوٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج 1، ص 166)

سوال: قبر پر کتنی دیر ٹھہرنا چاہیے؟ اور اس دوران کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔ مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں سرہانے الم سے مُفْلِحُونَ تک اور پاکتی اَمَّنَ الرَّسُولُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، باب الجنائز، ص 141)

سوال: قبر پر اور قبرستان میں کون سی باتیں منع ہیں؟

جواب: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیاراستہ نکالا گیا اس سے گزرنا جائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس، ج 1، ص 166)

سوال: قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 185)

یعنی جب کہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا جائز ہے، اگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لیے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

(بہار شریعت، حصہ 4، ص 848)

سوال: قبر میں شجرہ اور عہد نامہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ج 3، ص 185)

سوال: زیارتِ قبور کا کیا حکم ہے؟

جواب: زیارتِ قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں۔ عورتوں کو زیارتِ قبور کے لیے جانا منع ہے۔

(ردالمحتار، صلاة الجنائز، مطلب فی زیارة القبور، ج 3، ص 177، فتاویٰ رضویہ، ج 9، ص 538)

سوال: زیارتِ قبور کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: زیارتِ قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پالکتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو، سر ہانے سے نہ آئے کہ میت کے لیے باعثِ تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمِ الْمُؤْمِنِينَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهِ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔ پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی زیارة القبور، ج 3، ص 179)

سوال: میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے؟**جواب:** نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا

جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں واویلا وامصیبتا کہہ کے پھلانا۔ گریبان پھاڑنا، مونہہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام۔

(الجوبہ فی النیرۃ، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص 139 ☆ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب

الحادی والعشرون فی الجنائز، وما يتصل بذلك مسائل، ج 1، ص 167)

سوال: دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟**جواب:** بعد دفن مردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔ اور اس

کا طریقہ یہ ہے جو حدیث میں ارشاد ہوا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کو مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سر ہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلاں وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلاں وہ کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے: اَذْکُرُّ مَا خَرَجْتُ مِنْ الدُّنْيَا شَهِادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْتَکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا۔ ترجمہ: تو اُسے یاد کر، جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔

ایصالِ ثواب کا بیان

سوال: ایصالِ ثواب کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: ایصالِ ثواب یعنی قرآن مجید یا درود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا

ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنہِ فرض و نقل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے، زندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کتب فقہ و عقائد میں اس کی تصریح مذکور ہے، ہدایہ اور شرح عقائد نسفی میں اس کا بیان موجود ہے اس کو بدعت کہنا ہٹ دھرمی ہے۔ احادیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا، انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا، کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ انھوں نے کنواں کھودا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔

(سنن ابی داؤد، فی فضل سقی الماء، ج 2، ص 130، المكتبة العصرية، بیروت)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو تصدق کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو ثواب پہنچے گا، فرمایا: ہاں۔

(صحیح بخاری، باب موت الفجأة البغنة، ج 2، ص 102، مطبوعہ دار طوق النجاة، صحیح

مسلم، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت الیہ، ج 2، ص 696، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

سوال: تیجہ اور چالیسواں کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ ایصالِ ثواب کی صورتیں ہیں اور ایصالِ ثواب شرعی دلائل سے

ثابت ہے، اب رہیں تخصیصات مثلاً تیسرے دن یا چالیسویں دن یہ تخصیصات نہ شرعی تخصیصات ہیں نہ ان کو شرعی سمجھا جاتا ہے، یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسی دن میں ثواب پہنچے گا اگر کسی دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچے گا۔ یہ محض رواجی اور عرفی بات ہے جو اپنی

سہولت کے لیے لوگوں نے کر رکھی ہے بلکہ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر خیرات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اکثر لوگوں کے یہاں اسی دن سے بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس کے ہوتے ہوئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ مخصوص دن کے سوا دوسرے دنوں میں لوگ ناجائز جانتے ہیں، یہ محض افتراء ہے جو مسلمانوں کے سر باندھا جاتا ہے اور زندوں مردوں کو ثواب سے محروم کرنے کی بیکار کوشش ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 16، ص 642)

سوال: ایصالِ ثواب کی مزید کچھ صورتیں بیان کر دیں۔

جواب: ایصالِ ثواب کی درج ذیل صورتیں بھی مسلمانوں میں رائج ہیں:

(1) ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بعضوں نے اسی جگہ کھانے کی پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستانِ عجیب ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔

(2) ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر۔ جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھجڑا پکواتا ہے جو کار خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔

(3) ماہ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی گیارہویں کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے کسی تاریخ میں ہو، عوام اسے گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔

(4) ماہ رجب کی چھٹی تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی چھٹی تاریخ کو حضور خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ بھی ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔ اصحابِ کہف کا توشہ یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی ندوی مراد العزیز کا توشہ بھی جائز ہے اور ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔

(5) عرس بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جمعین) جو ہر سال ان کے وصال کے دن ہوتا ہے یہ بھی جائز ہے، کہ اس تاریخ میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے اور ثواب ان بزرگ کو پہنچایا جاتا ہے یا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے یا وعظ کہا جاتا ہے، بالجملہ ایسے امور جو باعثِ ثواب و خیر و برکت ہیں جیسے دوسرے دنوں میں جائز ہیں ان دنوں میں بھی جائز ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے اول یا آخر میں شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عرس کو لغو و خرافات چیزوں سے پاک رکھا جائے، جاہلوں کو نامشروع حرکات سے روکا جائے، اگر منع کرنے سے باز نہ آئیں تو ان افعال کا گناہ ان کے ذمہ۔

(بہار شریعت، حصہ 16، ص 643، 644)

کتاب الزکوٰۃ

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے الہی عزوجل کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔

(درمختار ملخصاً، کتاب الزکوٰۃ، ج 3، ص 204 تا 206)

سوال: زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے قبل فرض ہوئی۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج 3، ص 202)

سوال: زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنا کیسا؟

جواب: زکوٰۃ کا فرض ہونا قرآن سے ثابت ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج 1، ص 170)

ہے۔

سوال: زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنی طہارت، افزائش (اضافہ، بڑھوتری) ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے معنوی طور پر طہارت اور افزائش کا سبب بنتی ہے اسی لئے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج 3، ص 203)

سوال: زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینا ہر اس عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ

شرائط پائی جائیں:

(1) نصاب کا مالک ہو۔ (2) یہ نصاب نامی ہو۔ (3) نصاب اس کے قبضے

میں ہو۔ (4) نصاب اس کی حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے زائد ہو۔

(5) نصابِ دین سے فارغ ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔ (6) اس نصاب پر ایک سال گزر جائے۔
(بہارِ شریعت، ملخصاً، ج 1، حصہ 5، ص 875 تا 884)

سوال: نصاب کا مالک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مال تجارت ہو۔
(بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 902، 903)

سوال: مالکِ نصاب ہونے سے پہلے زکوٰۃ دے دی تو؟

جواب: اگر پہلے زکوٰۃ دے دی پھر مالکِ نصاب ہو تو ایسی صورت میں دیا گیا مال زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگا بلکہ اس کی زکوٰۃ الگ سے دینا ہوگی۔

سوال: مالِ نامی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مالِ نامی کے معنی ہیں بڑھنے والا مال خواہ حقیقتہً بڑھے یا حکماً، اس کی 3 صورتیں ہیں:

(1) یہ بڑھنا تجارت سے ہوگا، یا (2) افزائشِ نسل کے لئے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہوگا، یا (3) وہ مالِ خَلْقِی (یعنی پیدائشی) طور پر نامی ہوگا جیسے سونا چاندی وغیرہ۔
(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج 1، ص 170)

حکماً مالِ نامی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے۔

(بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 882)

سوال: حاجتِ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزارا اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلق کتابیں، اور پیشے

سے متعلق اوزار وغیرہ۔ (ہدایہ، کتاب الزکوٰۃ، ج 1، ص 96)

سوال: سال کب مکمل ہوگا؟

جواب: جس تاریخ اور وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہو جب تک نصاب رہے وہی تاریخ اور وقت جب آئے گا اسی منٹ سال مکمل ہوگا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 202)

سال گزرنے میں قمری (یعنی چاند کے) مہینوں کا اعتبار ہوگا۔ شمسی مہینوں کا

اعتبار حرام ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 157)

سوال: اگر دورانِ سال نصاب میں کمی ہو جائے تو؟

جواب: زکوٰۃ کی فرضیت میں سال کے شروع اور آخر کا اعتبار کیا جاتا ہے، لہذا اگر نصاب شروع میں مکمل ہے اور سال مکمل ہونے پر نصاب زکوٰۃ پورا ہے تو دورانِ سال (نصاب میں) ہونے والی کمی کا کوئی نقصان نہیں موجودہ مال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول فی نصیرھا، ج 1، ص 175)

ہاں اگر دورانِ سال نصاب ہلاک ہو جائے کہ اس کا کوئی بھی حصہ نہ بچے تو شمارِ سال جاتا رہا، جس دن دوبارہ مالکِ نصاب ہوگا اسی دن نئے سرے سے حساب کیا جائے گا۔ مثلاً یکم محرم کو مالکِ نصاب ہوا، صفر میں سب مال سفر کر گیا، ربیع النور میں پھر بہار آئی تو اسی مہینہ سے سال کا آغاز ہوگا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 89)

سوال: اگر دورانِ سال نصاب میں اضافہ ہو گیا تو؟

جواب: جو شخص مالکِ نصاب ہے اگر درمیانِ سال میں کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اس نئے مال کا جُدا سال نہیں، بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لیے بھی سالِ تمام ہے، اگرچہ سالِ تمام سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل کیا ہو، خواہ وہ مال اُس کے پہلے مال سے حاصل ہو یا میراث و ہبہ یا اور کسی جائز ذریعہ سے ملا ہو اور اگر دوسری جنس کا ہے مثلاً پہلے اُس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لیے جدید سال شمار ہوگا۔

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 884)

نوٹ: سونا، چاندی، کرنسی نوٹ، سامان تجارت ایک ہی جنس شمار ہوں گے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 210)

سوال: ایک ہی جنس کے مختلف اموال ہوں تو زکوٰۃ کا حساب کیسے کریں گے؟

جواب: اگر مختلف مال ہوں اور کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو تمام مال مثلاً سونا

، چاندی یا مال تجارت یا کرنسی کو ملا کر اس کی کل مالیت نکالی جائے گی اور اس کی زکوٰۃ کا حساب اُس نصاب سے لگایا جائے گا جس میں فقراء کا زیادہ فائدہ ہو مثلاً اگر تمام مال کو چاندی شمار کر کے زکوٰۃ نکالنے میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہے تو یہی کیا جائے اور اگر سونا شمار کرنے میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہے تو اسی طرح کیا جائے گا اور اگر دونوں صورتوں میں یکساں بنتی ہے تو اس سے حساب لگائیں گے جس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا رواج زیادہ ہو، پھر اگر رواج یکساں ہو تو زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تو سونے کے حساب سے زکوٰۃ دے یا چاندی کے حساب سے۔

سوال: اموال زکوٰۃ کون سے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے:

(1) سونا چاندی (کرنسی نوٹ بھی انہی کے حکم میں ہیں)۔

(2) مال تجارت۔

(3) سائتمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج 1، ص 174 * فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 161)

سوال: کیا پہننے والے زیورات پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں! پہننے کے زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج 3، ص 270)

سوال: مال تجارت پر زکوٰۃ ہے، مال تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مال تجارت اُس مال کو کہتے ہیں جسے بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہے

اور اگر خریدنے یا میراث میں ملنے کے بعد تجارت کی نیت کی تو اب وہ مال تجارت نہیں کہلائے گا۔
(ماخوذ از ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج 3، ص 221)

سوال: اصل مال تجارت پر زکوٰۃ ہوگی یا نفع پر؟

جواب: زکوٰۃ نہ صرف مال تجارت پر فرض ہوگی نہ صرف نفع پر بلکہ سال مکمل ہونے پر نفع کی موجودہ مقدار اور مال تجارت دونوں پر زکوٰۃ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، ج 10، ص 158)

سوال: کیا ہر سال زکوٰۃ دینا ہوگی؟

جواب: مال تجارت جب تک خود یا دیگر اموال سے مل کر نصاب کو پہنچتا رہے گا، وجوب زکوٰۃ کی دیگر شرائط مکمل ہونے پر اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوٰۃ، ج 10، ص 155)

سوال: جو دکان کرائے پر دی ہے، اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: دکانوں میں زکوٰۃ نہیں۔

(درمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع، ج 3، ص 217)

سوال: کرائے پر دیئے گئے مکان پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب: وہ مکانات جو کرائے پر اٹھانے کے لئے ہوں اگر چہ پچاس کروڑ کے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں! ان سے حاصل ہونے والا نفع تنہا یا دیگر مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ کی دیگر شرائط پائے جانے پر اس پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 161)

سوال: نصاب کا مالک ہے، مگر اس پر قرض ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نصاب کا مالک ہے مگر اس پر دین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو زکوٰۃ واجب نہیں۔
(بہار شریعت، جلد اول، حصہ 5 صفحہ 878)

سوال: دین (ہماری جو رقم کسی کے ذمے ہو) اس کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں گے؟

جواب: دین کی تین (3) قسمیں ہیں: (1) دین قوی (2) دین متوسط

(3) دین ضعیف۔

ان کی تعریفات اور حکم درج ذیل ہے:

(1) **دین قوی:** دین قوی اسے کہتے ہیں جو ہم نے کسی کو قرض دیا ہوا

ہو، یا تجارت کا مال ادھار بیچا ہو، یا کوئی زمین یا مکان تجارت کی غرض سے خرید کر کرائے پر دیا اور وہ کرایہ کسی کے ذمے ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ ہر سال فرض ہوتی رہے گی لیکن ادا کرنا اس وقت

واجب ہوگا جب مقدار نصاب کا کم از کم پانچواں حصہ وصول ہو جائے تو اس پانچویں حصے کی زکوٰۃ دینا ہوگی، مثلاً 50,000 روپے نصاب ہو تو جب اس کا پانچواں حصہ 10,000 روپے وصول ہو جائیں تو اس کا چالیسواں حصہ 250 روپے بطور زکوٰۃ دینا واجب ہوگا۔ البتہ آسانی اس میں ہے کہ ہر سال اس کی بھی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

(2) **دین متوسط:** دین متوسط اسے کہتے ہیں جو غیر تجارتی مال کا عوض یا

بدل ہو جیسے گھر کی کرسی یا چارپائی یا دیگر سامان بیچا اور اس کی قیمت لینے والے پر ادھار ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں بھی زکوٰۃ فرض ہوگی مگر ادائیگی اُس وقت واجب ہوگی جب بقدر نصاب پوری رقم آجائے۔

(3) **دین ضعیف:** وہ ہے جو غیر مال کا بدل ہو، جبراً اور مکان یا دکان کا

کرایہ کہ نفع کا بدلہ ہے مال کا نہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ جب قبضہ میں آجائے اور شرائط زکوٰۃ پائی جائیں تو سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج 3، ص 281، بہار شریعت، ج 5، ص 906)

مصارفِ زکوٰۃ

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کیا ہیں یعنی زکوٰۃ کسے دی جائے؟

جواب: ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے: (1) فقیر (2) مسکین (3) عامل (4) یرقاب (غلام) (5) غارم (6) فنی سبیل اللہ (7) ابن سبیل۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج 1، ص 187)

سوال: فقیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فقیر وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے۔ یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُسْتَعْرِق (گھرا ہوا) ہو۔ اسی طرح اگر مدیون (مقروض) ہے اور دین (قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(رذالمحتار ج 3، ص 333، بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 924)

سوال: مسکین کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج 1، ص 187)

سوال: عامل کسے کہتے ہیں؟

جواب: عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے

لئے مقرر کیا ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج 1، ص 187)

سوال: غارم کسے کہتے ہیں؟

جواب: غارم اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہوگا۔ لینے پر قدرت نہ

رکھتا ہو۔ (درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصروف، ج 3، ص 339)

سوال: نبی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی سبیل اللہ سے مراد راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا ہے۔ مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عزوجل میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔ اس طرح طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصروف، ج 3، ص 335، بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 5،

ص 926)

سوال: ابن سبیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: ابن سبیل سے مراد وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج 1، ص 188)

سوال: اوپر جن کی نسبت بیان کیا گیا کہ ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، کیا ان کا فقیر ہونا شرط ہے؟

جواب: جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل (یعنی مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

(بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 932)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟

جواب: ان مسلمانوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگرچہ شرعی فقیر ہوں:

(1) سادات اور دیگر بنو ہاشم۔ (2) اپنی اصل (یعنی زکوٰۃ دینے والا جن کی اولاد میں سے ہو) جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ۔ (3) اپنی فروع (یعنی جو اس کی اولاد میں سے ہوں) جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ۔ (4) میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصروف، ج 3، ص 344، 349، 350 ☆ فتاویٰ رضویہ،

ج 10، ص 109)

سوال: بنو ہاشم کون ہیں؟

جواب: بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے مراد پانچ خاندان ہیں، آل علی، آل

عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبدالمطلب۔ ان کے علاوہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا، مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج 1، ص 189 ☆ بہار شریعت،

ج 1، حصہ 5، ص 931)

سوال: کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: ان رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ کے مستحق ہوں:

(1) بہن (2) بھائی (3) چچا (4) پھوپھی (5) خالہ (6) ماموں (7) بہو (8) داماد (9) سوتیلاباب (10) سوتیلی ماں (11) شوہر کی طرف سے سوتیلی اولاد (12) بیوی کی طرف سے سوتیلی اولاد۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 110)

سوال: کافر کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: کافر کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 290)

سوال: مدرسہ اسلامیہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب: مدرسہ اسلامیہ اگر صحیح اسلامیہ خاص اہلسنت کا ہو، بد مذہبوں کا نہ ہو تو اس میں مالِ زکوٰۃ اس شرط پر دیا جاسکتا ہے کہ مہتمم اس مال کو جدار کھے اور خاص تملیک فقیر کے مصارف میں صرف کرے، مدرسین یا دیگر ملازمین کی تنخواہ اس سے نہیں دی جاسکتی۔ نہ مدرسہ کی تعمیر یا مرمت یا فرش وغیرہ میں صرف ہو سکتی ہے، نہ یہ ہو سکتا ہے کہ جن طلبہ کو مدرسہ سے کھانا دیا جاتا ہے اُس روپے سے کھانا پکا کر اُن کو کھلایا جائے کہ یہ صورتِ اباحت ہے اور زکوٰۃ میں تملیک لازم ہاں یوں کر سکتے ہیں کہ جن طلبہ کو کھانا دیا جاتا ہے اُن کو نقد روپیہ بہ نیت زکوٰۃ دے کر مالک کر دیں پھر وہ اپنے کھانے کیلئے واپس دیں یا جن طلبہ کا وظیفہ نہ اجرۃً بلکہ محض بطور امداد ہے اُن کے وظیفے میں دیں یا کتابیں خرید کر طلبہ اُن کا مالک کر دیں۔ ہاں اگر روپیہ بہ نیت زکوٰۃ کسی مصرف زکوٰۃ کو دے کر مالک کر دیں وہ اپنی طرف سے مدرسہ کو دے دے تو تنخواہ مدرسین و ملازمین وغیرہ جملہ مصارف مدرسہ میں صرف ہو سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ملخصاً، ج 10، ص 254)

سوال: کسی کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد سامانِ نصاب کی مقدار ہو تو اسے زکوٰۃ دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس کے پاس ضرورت کے سوا ایسا سامان ہے جو مالِ نامی نہ ہو اور نہ ہی تجارت کے لئے اور وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگرچہ خود اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 929)

سوال: زکوٰۃ کی ادائیگی کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہونے کی دو شرائط ہیں (1) نیت اور (2) مستحق زکوٰۃ کو اس کا مالک بنا دینا۔

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا بھول گیا تو؟

جواب: اگر زکوٰۃ میں وہ مال دیا جو پہلے ہی سے زکوٰۃ کی نیت سے الگ کر رکھا تھا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ دیتے وقت زکوٰۃ کا خیال نہ آیا ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو جب تک محتاج کے پاس موجود ہے دینے والا نیتِ زکوٰۃ کر سکتا ہے، اور اگر اس کے پاس بھی نہیں ہے تو اب نیت نہیں کر سکتا، دیا گیا مال صدقہ نقل ہوگا۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج 3، ص 222 تا 224)

سوال: زکوٰۃ تھوڑی تھوڑی کر کے دے سکتے ہیں یا یکمشت دینی ہوگی؟

جواب: اگر زکوٰۃ سال مکمل ہونے سے قبل پیشگی ادا کرنی ہو تو چاہے تھوڑی تھوڑی کر کے دیں یا ایک ساتھ دونوں طرح سے دُست ہے۔ اور اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو تو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر پر گنہگار ہوگا، لہذا اب یکمشت دینا ضروری ہے۔

(ماخوذ فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 75)

سوال: کیا زکوٰۃ لینے والے کو اس کا علم ہونا ضروری ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے؟

جواب: زکوٰۃ لینے والے کا یہ جاننا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(غمزعیون البصائر، شرح الاشباہ والنظائر، کتاب الزکوٰۃ، الفن الثانی، ج 1، ص 447)

لہذا زکوٰۃ دینے والے نے مصرفِ زکوٰۃ کو عیدی یا تحفہ کہہ کر دی تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی بشرطیکہ زکوٰۃ کی نیت کی ہو۔

سوال: اگر بینک کسی کے مال سے زکوٰۃ کی کٹوتی کر لے تو کیا اس کی زکوٰۃ ادا

ہو جائے گی؟

جواب: بینک سے زکوٰۃ کی کٹوتی کی صورت میں ادائیگی زکوٰۃ کی شرائط پوری

نہیں ہو پاتیں مثلاً مالک بنانا، کہ زیادہ روپیہ ایسی جگہ خرچ کیا جاتا ہے جہاں کوئی مالک نہیں ہوتا، لہذا زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(وقار الفتاویٰ ملخصاً، ج 2، ص 414)

جانوروں کی زکوٰۃ

سوال: کتنی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: تین قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سائمنہ ہوں:

(1) اونٹ (2) گائے (3) بکری۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج 1، ص 177)

نوٹ: اگر جانور مال تجارت ہوں تو ان کا حساب مال تجارت کی طرح کریں

گے۔

سوال: سائمنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو جانور سال کا اکثر حصہ جنگل میں چر کر گزارہ کرتے ہوں اور

چرانے سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا اور فرہ کرنا ہے، یہ سائمنہ کہلاتے ہیں ان کی زکوٰۃ

دینا ہوگی۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب السائمنہ، ج 3، ص 232 تا 234)

سوال: اونٹوں کی زکوٰۃ کا حساب کیسے ہوگا؟

جواب: اونٹوں کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 5 اونٹوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ

واجب نہیں ہے۔

☆ 5 سے 25 تک کی زکوٰۃ اس طرح دیں گے کہ ہر 5 کے بدلے ایک سالہ

بکری یا بکرادیں گے۔ ایک نصاب سے دوسرے نصاب کی درمیانی تعداد شامل زکوٰۃ نہیں

ہوگی مثلاً پانچ کے بعد اگر ایک، دو، تین یا چار اونٹ زائد ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں دی جائے

گی بلکہ دس اونٹ پورے ہونے پر دی جائے گی۔

☆ 25 سے 35 تک ایک سالہ مادہ اونٹنی جو دوسرے برس میں ہو، دی جائے

گی۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج 1، ص 177)

35 کے بعد کے حساب کی تفصیل بہار شریعت وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

سوال: گائے کی زکوٰۃ کا حساب کیسے ہوگا؟

جواب: گائے اور بھینس کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 30 گایوں یا بھینسوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، تیس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆ 30 سے 39 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کا بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆ 40 سے 59 تک کی زکوٰۃ میں دو سالہ بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆ 60 میں سال بھر کے 2 بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔

☆ 70 میں ایک سال بھر کا 1 اور ایک 2 سالہ بچھڑا یا بچھیا دیں گے۔

☆ 80 میں 2 سالہ دو بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ البقر، ج 3، ص 341)

مزید تفصیل کے لیے بہار شریعت کا مطالعہ کریں۔

سوال: بکریوں کی زکوٰۃ کا حساب کیسے ہوگا؟

جواب: بکریوں، بکروں، بھیڑوں یا دونوں کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح

سے ہے:

☆ کم از کم 40 بکریوں یا بکروں وغیرہ پر نصاب پورا ہوتا ہے، چالیس سے کم

میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆ 40 سے 120 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی بکری یا بکرا دیں گے۔

☆ 121 سے 200 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی 2 بکریاں یا بکرے دیں

گے۔

☆ 201 سے 399 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی 3 بکریاں یا بکرے دیں

گے۔

☆ 400 میں سال بھر کی 4 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆ اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری یا بکرے کا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی فی صدقة السوائم، الفصل الرابع، ج 1، ص 178)

سوال: گھوڑے، گدھے اور خچر کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھوڑے، گدھے اور خچر کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے اگرچہ سائمه

ہوں، ہاں! اگر تجارت کے لئے ہوں تو واجب ہے۔

(ماخوذ از درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج 3، ص 244)

عشر کا بیان

سوال: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی شے کی پیداوار پر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السادس، ج 1، ص 185)

سوال: زمین کی کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو خواہ وہ غلہ، اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً اناج اور غلہ میں گندم، جو، چاول، گنا، کپاس، جوار، دھان (چاول)، باجرہ، مونگ پھلی، مکئی، اور سورج مکھی، رائی، سرسوں اور لوسن وغیرہ۔

پھلوں میں خر بوزہ، آم، امرود، مالٹا، لوکاٹ، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، جاپانی پھل، سنگ ترا، پپیتا، اور ناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، انناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔

سبزیوں میں کلثمی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، کلثمی (تر) اور اروی، توری، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بیٹنگن وغیرہ۔ ان سب کی پیداوار میں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) یا نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) واجب

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السادس، ج 1، ص 185)

سوال: کن فصلوں پر عشر واجب نہیں؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، بید، سرکنڈا، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں)، کھجور کے پتے وغیرہ، ان کے علاوہ ہر قسم کی ترکاریوں اور پھلوں

کے بیج کہ ان کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں بیج مقصود نہیں ہوتے اور جو بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مثلاً کندر، میتھی اور کلونجی وغیرہ کے بیج، ان میں بھی عشر نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جو زمین کے تابع ہوں جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر واجب نہیں۔

البتہ اگر گھاس، بید، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں) وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ کپاس اور بینگن کے پودوں میں عشر نہیں مگر ان سے حاصل کپاس اور بینگن کی پیداوار میں عشر ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السادس، ج 1، ص 186 ☆ درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج 3، ص 315)

سوال: عشر واجب ہونے کے لئے غلہ، پھل اور سبزیوں کی کم از کم کتنی مقدار ہونا ضروری ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے ان کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ زمین سے غلہ، پھل اور سبزیوں کی جتنی پیداوار بھی حاصل ہو اس پر عشر یا نصف عشر دینا واجب ہو گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السادس، ج 1، ص 186)

سوال: اگر ان کی پیداوار کا مالک پاگل اور نابالغ ہو تو اس کی زمین کا بھی عشر دینا ہوگا؟

جواب: عشر چونکہ زمین کی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے لہذا جو بھی اس پیداوار کا مالک ہو گا وہ عشر ادا کریگا چاہے وہ مجنون (یعنی پاگل) اور نابالغ ہی کیوں نہ ہو۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السادس، ج 1، ص 185)

سوال: کیا قرض دار کو عشر معاف ہے؟

جواب: قرض دار سے عشر معاف نہیں۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، الباب العشر، ج 3، ص 314)

سوال: کیا شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں! شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہے کیونکہ عشر واجب ہونے کا

سبب زمین نامی (یعنی قابل کاشت) سے حقیقتاً پیداوار کا ہونا ہے، اس میں مالک کے غنی یا فقیر ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ (العناية والكفاية، كتاب الزكوة، باب زكاة الزروع، ج 2، ص 188)

سوال: کیا عشر واجب ہونے کے لئے سال گزرنا شرط ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال گزرنا شرط نہیں بلکہ سال

میں ایک ہی کھیت میں چند بار پیداوار ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔

(درمختار وردالمختار، كتاب الزكوة، باب العشر، ج 3، ص 313)

سوال: مختلف زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے الگ الگ طریقے استعمال

کئے جاتے ہیں، تو کیا ہر قسم کی زمین میں عشر (یعنی دسواں حصہ ہی) واجب ہوگا؟

جواب: اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ

☆ جو کھیت بارش، نہر، نالے کے پانی سے (قیمت ادا کئے بغیر) سیراب کیا

جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے۔

☆ جس کھیت کی آبپاشی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے ہو، اس میں

نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے۔

☆ اگر (نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ کا) پانی خرید کر آبپاشی کی ہو یعنی وہ پانی کسی کی

ملکیت ہے اس سے خرید کر آبپاشی کی، جب بھی نصف عشر واجب ہے۔

☆ اگر وہ کھیت کچھ دنوں بارش کے پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے اور کچھ ڈول

(یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے، تو اگر اکثر بارش کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی

ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔

(درمختار وردالمختار، كتاب الزكوة، باب العشر، ج 3، ص 316)

سوال: ٹھیکے پردی جانے والی زمین کی پیداوار کا عشر کس پر ہوگا؟

جواب: اس عشر کی ادائیگی کا شتکار پر واجب ہوگی۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج 3، ص 314)

سوال: عشری زمین بٹائی پردی تو عشر کس پر ہوگا؟

جواب: عشری زمین بٹائی پردی تو عشر دونوں پر ہے۔

(ردالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج 3، ص 327)

سوال: گھریا قبرستان میں جو پیداوار ہو اس پر عشر ہوگا یا نہیں؟

جواب: گھریا قبرستان میں جو پیداوار ہو، اس میں عشر واجب نہیں ہے۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب مہم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج 3، ص 320)

سوال: کیا عشر کل پیداوار سے ادا کیا جائے گا یا اخراجات وغیرہ نکال کر بقیہ

پیداوار سے ادا کیا جائے گا؟

جواب: جس پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر

یا نصف عشر لیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ زراعت، ہل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ کے اخراجات نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب مہم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج 3، ص 317)

سوال: کیا عشر میں صرف پیداوار ہی دینی ہوگی یا اس کی قیمت بھی دی جاسکتی

ہے؟

جواب: موجودہ فصل میں سے جس قدر غلہ یا پھل ہوں ان کا پورا عشر علیحدہ

کرے یا اس کی پوری قیمت (بطور عشر) دے، دونوں طرح سے جائز ہے۔

(الفتاویٰ المصطفویۃ، ص 298)

سوال: عشر کسے دیا جائے؟

جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوٰۃ کا نام ہے، اس لئے جن کو زکوٰۃ دی

جاسکتی ہے ان کو عشر بھی دیا جاسکتا ہے۔

(فتاویٰ خانیہ، فصل فی العشر، ج 1، ص 132)

صدقہ فطر

سوال: صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: بعدِ رمضان نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل دیا جانے والا صدقہ واجبہ،

صدقہ فطر کہلاتا ہے۔

سوال: صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

جواب: صدقہ فطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مالکِ نصاب ہو

اور اس کا نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 365)

سوال: مالکِ نصاب کس کس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے گا؟

جواب: مالکِ نصاب مرد اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے

اور اگر کوئی بچھون (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے۔ ہاں اگر وہ بچہ یا بچھون خود صاحبِ نصاب ہے تو پھر اس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 192)

سوال: صدقہ فطر کے وجوب کا وقت کون سا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے، لہذا

جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مر یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 192)

سوال: زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے واجب ہونے میں کیا فرق ہے؟

جواب: زکوٰۃ میں سال کا گزرنا، عاقل بالغ اور نصاب نامی (یعنی اس میں

بڑھنے کی صلاحیت) ہونا شرط ہے جبکہ صدقہ فطر میں یہ شرائط نہیں ہیں۔ چنانچہ اگر گھر میں زائد سامان ہو تو مالِ نامی نہ ہونے کے باوجود اگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو اس کے مالک پر صدقہ فطر واجب ہو جائے گا۔

(ما خود از در مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 207، 214، 265)

سوال: کیا صدقہ فطر میں بھی نیت کرنا اور مسلمان فقیر کو مال کا مالک کر دینا

شرط ہے۔

جواب: جی ہاں! صدقہ فطر میں بھی نیت کرنا اور مسلمان فقیر کو مال کا مالک کر

دینا شرط ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 380)

سوال: اگر باپ نہ ہو، تو کیا چھوٹے بچوں کا فطرانہ ماں پر واجب ہوگا؟

جواب: اگر باپ نہ ہو تو ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا

واجب نہیں ہے۔ بلکہ باپ نہ ہو تو اس کی جگہ دادا پر اپنے یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے جبکہ یہ بچے مالدار نہ ہوں۔

(در مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 368)

سوال: اگر کسی نے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں، تو کیا وہ بھی صدقہ فطر

ادا کرے گا؟

جواب: صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں، لہذا کسی عذر

مثلاً سفر مرض، بڑھاپے یا معاذ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بلا عذر روزے نہ رکھنے والا بھی فطرہ ادا کرے گا۔

(در مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 367)

سوال: اگر عید کی رات کو بچہ پیدا ہوا تو کیا اس کا فطرہ بھی دینا ہوگا؟

جواب: شبِ عید بچہ پیدا ہوا تو اس کا بھی فطرہ دینا ہوگا کیونکہ عید کے دن صبح

صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے، اور اگر بعد میں پیدا ہوا تو واجب نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 192)

سوال: عید پر گھر میں مہمان آئے، تو ان کا فطرہ کیا میزبان ادا کرے گا؟

جواب: عید پر آنے والے مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان ادا نہیں کرے گا اگر

مہمان صاحبِ نصاب ہیں تو اپنا فطرہ خود ادا کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 296)

سوال: اگر بیوی نے شوہر کا فطرہ اس کی اجازت کے بغیر ادا کر دیا تو کیا حکم

ہے؟

جواب: اگر بیوی نے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا فطرہ ادا کیا تو صدقہ فطر

ادا نہیں ہوگا۔ جب کہ صراحت یا دلالت اجازت نہ ہو۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکاة، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 193)

سوال: اگر شوہر نے بیوی یا بالغ اولاد کی اجازت کے بغیر ان کا فطرہ ادا کر دیا

تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی یا بالغ اولاد کی اجازت کے بغیر ان کا فطرہ ادا کیا تو

صدقہ فطر ادا ہو جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے عیال میں ہو۔

(درمختار ورد المحتار، کتاب الزکوة، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 370)

سوال: صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: (1) گندم یا اس کا آٹا یا ستونصف صاع (2) یا کھجور یا منٹی یا جو یا اس

کا آٹا یا ستو ایک صاع۔ (3) ان چار چیزوں (یعنی گندم، جو، کھجور، منٹی) کے علاوہ اگر کسی

دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے: مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلہ یا اور کوئی چیز دینا

چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں (گندم) یا ایک صاع جو کی

تسلی ہو۔ (بہار شریعت ملخصاً، حصہ 5، ص 939)

نوٹ: کلو کے اعتبار سے نصف صاع کی مقدار ایک کلو اور نو سو بیس گرام (یعنی

دو کلو سے اتنی گرام کم) اور پورے صاع کی مقدار تین کلو اور آٹھ سو چالیس گرام (یعنی چار کلو

سے ایک سو ساٹھ گرام کم) ہے۔

سوال: صدقہ فطر کی ادائیگی کا بہتر وقت کون سا ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے

پہلے ادا کر دے۔ (درمختار ورد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 376)

سوال: صدقہ فطر عید سے پہلے رمضان میں ادا کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عید الفطر سے پہلے فطرہ ادا کریں تو جائز ہے، بلکہ اگر رمضان سے

بھی پہلے ادا کر دیا تو جائز ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 192، 193)

سوال: صدقہ فطر کے مصارف کیا ہیں؟

جواب: صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج 1، ص 194)

لہذا جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں

دے سکتے، انہیں فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔

کتاب الصوم

سوال: روزے کی شرعی تعریف کیا ہے؟

جواب: مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو نفساً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا شرعاً روزہ ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194)

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی پانچ قسمیں ہیں: (1) فرض (2) واجب (3) نفل (4) مکروہ تنزیہی (5) مکروہ تحریمی۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194 ☆ درمختار وردالمختار، کتاب الصوم،

ج 3، ص 388 تا 392)

سوال: فرض روزے کون سے ہیں؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں: (1) فرض معین جیسے ادائے رمضان (2) فرض غیر معین جیسے قضاے رمضان۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194)

سوال: واجب روزے کون سے ہیں؟

جواب: اس کی بھی دو قسمیں ہیں: (1) واجب معین جیسے نذر معین (2) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194)

سوال: نفل روزے کون سے ہیں؟

جواب: ☆ عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی ☆ ہر مہینے میں تیرھویں، چودھویں، پندرھویں ☆ عرفہ کا روزہ ☆ پیر اور جمعرات کا روزہ ☆ شش عید کے روزے صوم داود علیہ السلام، یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ ان میں سے کچھ مسنون ہیں اور کچھ مستحب۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194)

سوال: مکروہ تنزیہی کون سے روزے ہیں؟

جواب: درج ذیل روزے مکروہ تنزیہی ہیں: ☆ صرف ہفتہ کے دن روزہ

رکھنا ☆ نیروز و مہرگان کے دن روزہ ☆ صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا ☆ صومِ سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے) ☆ صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194 ☆ درمختار وردالمختار، کتاب الصوم،

ج 3، ص 388 تا 392)

سوال: مکروہ تحریمی کون سے روزے ہیں؟

جواب: عید اور ایام تشریق کے روزے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 194)

نیت کا بیان

سوال: روزے کی نیت کب تک کر سکتے ہیں؟

جواب: ادائے روزہ رَمَضان اور نَذْرِ مُعَيَّن اور نَفْل کے روزوں کیلئے نیت کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد سے صبحِ کُبریٰ یعنی نصف النہارِ شرعی سے پہلے تک ہے اس پورے وقت کے دوران آپ جب بھی نیت کر لیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 392)

ادائے رَمَضان اور نَذْرِ مُعَيَّن اور نَفْل کے علاوہ باقی روزے مثلاً قَضَائے رَمَضان اور نَذْرِ غیر مُعَيَّن اور نَفْل کی قِصَاء (یعنی نَفْلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قِصَاء) اور نَذْرِ مُعَيَّن کی قِصَاء اور کَفَّارے کا روزہ اور تَشْتِیح کا روزہ ان سب میں عین صُبح چمکتے وقت یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے۔ (درمختار وردالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 392)

نوٹ: دن میں وہ نیت کام کی ہے کہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزے کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو۔ البتہ اگر صبح صادق کے بعد بھول کر کھاپی لیا یا جماع کر لیا تب بھی نیت صحیح ہو جائے گی۔ کیوں کہ بھول کر اگر کوئی ڈٹ کر بھی کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں جاتا۔

(ردالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 419)

سوال: روزے کی نیت کیسے کریں گے؟

جواب: نیتِ دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں، مگر زبان سے کہہ لینا مُسْتَحَب ہے اگر رات میں روزہ رَمَضان کی نیت کریں تو یوں کہیں: نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ فَرَضِ رَمَضان۔ ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لئے اس رَمَضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا۔

اگر دن میں نیت کریں تو یوں کہیں: نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ هَذَا الْيَوْمَ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ فَرَضِ رَمَضان۔ ترجمہ: میں نے نیت کی کہ آج کے دن اللہ عزوجل کے لئے اس رَمَضان

کے اس دن کا فرضِ روزہ رکھوں گا۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الصوم، ص 175)

سوال: اگر یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے "تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یوں نیت کی کہ "کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے"۔ یہ نیت صحیح نہیں۔ روزہ نہ ہوا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 195)

سوال: رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کھاپی لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: غروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وقت میں بھی نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت نہ ٹوٹی، وہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الصوم، ص 175)

سوال: روزے توڑنے کی صرف نیت کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: روزے کے دوران توڑنے کی صرف نیت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الصوم، ص 175)

یعنی صرف یہ نیت کر لی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اس طرح اُس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک حَلَق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

سوال: کیا سحری کھانا نیت شمار ہوگا؟

جواب: سحری کھانا بھی نیت ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔ (جوہرہ نیرہ، کتاب الصوم، ص 176)

سوال: کیا رمضان کے شروع میں رمضان کے تمام روزوں کی اکٹھی نیت کی

جاسکتی ہے؟

جواب: رَمَضانُ المبارک کے ہر روزے کے لئے نئی نیت ضروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نیت کر بھی لی تو یہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کیلئے نہیں۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الصوم، ص 176)

سوال: اگر کئی روزے قضا ہو گئے ہوں، تو نیت کیسے کی جائے گی؟

جواب: کئی روزے قضا ہوں تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمَضان کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نیت ہونی چاہئے کہ اس رَمَضان کی قضا اور اُس رَمَضان کی قضا اور اگر دن کو مُعین نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الأول، ج 1، ص 196)

چاند کا بیان

سوال: کن مہینوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا، واجب کفایہ ہے: (1) شعبان (2)

رمضان (3) شوال (4) ذیقعدہ (5) ذی الحجہ۔

شعبان کا اس لیے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو یہ تمیں پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لیے اور ذیقعدہ کا ذی الحجہ کے لیے اور ذی الحجہ کا بقرعید کے لیے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 449 تا 451)

سوال: رمضان کے روزے کب سے شروع کریں؟

جواب: شعبان کی انتیس کو شام کے وقت چاند دیکھیں دکھائی دے تو کل روزہ

رکھیں، ورنہ شعبان کے تمیں دن پورے کر کے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔

(الفتاویٰ السندیہ، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیة السہلال، ج 1، ص 197)

سوال: کسی نے چاند دیکھا، مگر کسی وجہ سے اس کی گواہی رد کر دی گئی، تو اس

کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا مگر اس کی گواہی کسی وجہ شرعی سے

رد کر دی گئی مثلاً فاسق ہے یا عید کا چاند اس نے تہاد دیکھا تو اُسے حکم ہے کہ روزہ رکھے،

اگر چہ اپنے آپ عید کا چاند دیکھ لیا ہے اور اس روزہ کو توڑنا جائز نہیں، مگر توڑے گا تو کفارہ

لازم نہیں اور اس صورت میں اگر رمضان کا چاند تھا اور اُس نے اپنے حسابوں میں روزے

پورے کیے، مگر عید کے چاند کے وقت پھر ابر یا غبار ہے تو اُسے بھی ایک دن اور رکھنے کا حکم

ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 404)

سوال: چاند ہونے یا نہ ہونے میں علمِ ہیئت کا اعتبار ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص علمِ ہیئت جانتا ہے، اُس کا اپنے علمِ ہیئت کے ذریعہ سے کہہ دینا

کہ آج چاند ہوایا نہیں ہوا کوئی چیز نہیں اگرچہ وہ عادل ہو، اگرچہ کئی شخص ایسا کہتے ہوں کہ شرع میں چاند دیکھنے یا گواہی سے ثبوت کا اعتبار ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیة الهلال، ج 1، ص 197)

سوال: بادلوں کی صورت میں رمضان کے چاند کے ثبوت کا شرعی طریقہ کیا

ہے؟

جواب: ابرا اور غبار میں رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ، مستور یا

عادل شخص سے ہو جاتا ہے، وہ مرد ہو خواہ عورت، آزاد ہو یا باندی غلام یا اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی ہو، جب کہ توبہ کر چکا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 5، ص 975)

سوال: عادل اور مستور کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عادل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبار گناہ سے بچتا

ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً بازار میں کھانا وغیرہ۔

اور مستور یعنی جس کا ظاہر حال مطابق شرع ہے، مگر باطن کا حال معلوم نہیں، اُس کی گواہی بھی غیر رمضان میں قابل قبول نہیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصوم، مبحث فی صوم یوم الشک، ج 3، ص 406)

سوال: جس عادل شخص نے چاند دیکھا، کیا اس کے لیے گواہی دینا ضروری

ہے؟

جواب: جس شخص عادل نے رمضان کا چاند دیکھا، اُس پر واجب ہے کہ اسی

رات میں شہادت ادا کر دے، یہاں تک کہ اگر لونڈی یا پردہ نشین عورت نے چاند دیکھا تو اس پر گواہی دینے کے لیے اسی رات میں جانا واجب ہے۔ عورت کو گواہی کے لیے جانا واجب، اس کے لیے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، مگر یہ حکم اُس وقت ہے جب اُس کی گواہی پر ثبوت موقوف ہو کہ بے اُس کی گواہی کے کام نہ چلے ورنہ کیا ضرورت۔

(الدر المختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 406)

سوال: کیا گواہی دینے والے سے تفتیشی سوالات کرنا لازم ہے؟

جواب: جس کے پاس رمضان کے چاند کی شہادت گزری، اُسے یہ ضرور نہیں کہ گواہ سے دریافت کرے تم نے کہاں سے دیکھا اور وہ کس طرف تھا اور کتنے اونچے پر تھا وغیرہ وغیرہ۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثانی فی رؤیة الهلال، ج 1، ص 197)

مگر جب کہ اس کا بیان مشتبہ ہو تو سوالات کرے خصوصاً عید میں کہ لوگ خواہ مخواہ اس کا چاند دیکھ لیتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ 5، ص 976)

سوال: مطلع صاف ہو تو رمضان کے چاند کے ثبوت کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب: اگر مطلع صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا، رہا یہ کہ اس کے لیے کتنے لوگ چاہئیں یہ قاضی کے متعلق ہے، جتنے گواہوں سے اُسے غالب گمان ہو جائے حکم دیدے گا، مگر جب کہ بیرون شہر یا بلند جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرتا ہے تو ایک مستور کا قول بھی رمضان کے چاند میں قبول کر لیا جائے گا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 409)

سوال: اگر لوگ کہیں سے آکر چاند ہونے کی خبر دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا، بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لیے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے نا کافی ہیں۔

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصوم، ج 3، ص 413)

سوال: اگر مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کے چاند کے ثبوت کے کتنے

گواہ درکار ہیں؟

جواب: مطلع نا صاف ہے تو علاوہ رمضان کے شوال و ذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں

کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں اور ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو، اگر چہ توبہ کر چکا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی

دیتے وقت یہ لفظ کہے میں گواہی دیتا ہوں۔ (بہار شریعت، حصہ 5، ص 978)

سوال: تنہا امام یا قاضی نے عید کا چاند دیکھا، تو کیا یہ عید کا حکم دے سکتے ہیں؟

جواب: تنہا امام یا قاضی نے عید کا چاند دیکھا تو انھیں عید کرنا یا عید کا حکم دینا

جائز نہیں۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 408)

سوال: اگر دن میں چاند نظر آجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: دن میں ہلال دکھائی دیا زوال سے پہلے یا بعد، بہر حال وہ آئندہ

رات کا قرار دیا جائے گا یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا تو اگر تیسویں رمضان کے دن میں دیکھا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کے دن میں دیکھا تو یہ دن شعبان کا ہے رمضان کا نہیں لہذا آج کا روزہ فرض نہیں۔

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الصوم، مطلب فی اختلاف المطالع، ج 3، ص 417)

سوال: ایک جگہ چاند دیکھا گیا، وہ صرف وہیں کے لیے ہے یا ہر جگہ کے

لیے؟

جواب: ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لیے نہیں، بلکہ تمام جہان کے

لیے ہے۔ مگر دوسری جگہ کے لیے اس کا حکم اُس وقت ہے کہ اُن کے نزدیک اُس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے یعنی دیکھنے کی گواہی یا قاضی کے حکم کی شہادت گزرے یا متعدد جماعتیں وہاں سے آ کر خبر دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور وہاں لوگوں نے روزہ رکھا یا عید کی ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، ج 3، ص 417)

سوال: چاند کے ثبوت میں کون سے طریقے نامعتبر ہیں؟

جواب: تاریخ یا ٹیلیفون سے رویت ہلال نہیں ثابت ہو سکتی، نہ بازاری افواہ اور

جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے۔ آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انتیس رمضان کو بکثرت ایک جگہ سے دوسری جگہ تاریخ بھیجے جاتے ہیں کہ چاند ہوا یا نہیں، اگر کہیں

سے تارا گیا بس لو عید آگئی یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 5، ص 980)

سوال: چاند دیکھ کر اس کی طرف اشارے کرنا کیسا؟

جواب: ہلال دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے، اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی اختلاف المطالع، ج 3، ص 419)

مفسداتِ روزہ

سوال: روزے کو توڑنے والی چیزیں کون سی ہیں؟

جواب: روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(1) کھانے، پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا

(بہار شریعت، حصہ 5، ص 985)

یاد ہو۔

(2) کھٹہ، سگار، سگریٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنے

(بہار شریعت، حصہ 5، ص 986)

خیال میں خلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو۔

(3) پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار اس

کی پیک تھوکتے رہیں۔ کیوں کہ خلق میں اُس کے باریک اجزاء ضرور پہنچتے ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 5، ص 986)

(4) شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور

(بہار شریعت، حصہ 5، ص 986)

تھوک نکل گئے روزہ جاتا رہا۔

(5) دانتوں کے درمیان کوئی چیز چبنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی

تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (ذَرِّ مُخْتَار، کتاب الصوم، ج 3، ص 422)

(6) دانتوں سے خون نکل کر خلق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا

برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ خلق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی خلق

(ذَرِّ مُخْتَار، کتاب الصوم، ج 3، ص 422)

میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔

(7) روزہ یاد رہنے کے باوجود دھکنہ لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوائی چڑھائی

روزہ جاتا رہا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 204)

(8) گلی کر رہے تھے بلا قصد پانی خلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور

ماغ کو چڑھ گیا، روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً

ہو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حَلَق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 202)

(9) سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا منہ کھلا تھا، پانی کا قطرہ یا بارش کا اَوَّل حَلَق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 202)

(10) دوسرے کا تھوک نکل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نکل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 203)

نوٹ: جب تک تھوک یا بلغم منہ کے اندر موجود ہو اُسے نکل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تھوکتے رہنا ضروری نہیں۔

(11) آنسو منہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نکل گئے۔ اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 203)

(12) فصلے کا مقام باہر نکل آیا تو حکم یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ کر اٹھیں تاکہ تری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہو گئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى فرماتے ہیں کہ روزہ دار استنجاء کرنے میں سانس نہ لے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 204)

سوال: روزہ میں قے ہونے سے کب روزے ٹوٹے گا؟

جواب: اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) قے کی اور اگر وہ منہ بھر ہے تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا، بشرطیکہ قے کھانے، پانی، صفراء (کڑوے پانی) یا خون کی ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 204)

یاد رہے کہ

☆ روزہ میں خود بخود کتنی ہی قے (الٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ قصدِ آمنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صفراء (یعنی کڑوا پانی) یا خون آئے۔ اگر قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ قصدِ آقے کی مگر تھوڑی سی آئی، منہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹتا۔

☆ منہ بھر سے کم قے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ منہ بھرتے قے پہلا اختیار ہوگئی تو روزہ تو نہ ٹوٹا البتہ اگر اس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 450)

سوال: منہ بھرتے کی تعریف کیا ہے؟

جواب: منہ بھرتے کے معنی یہ ہیں، اسے پہلا تکلف نہ روکا جاسکے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الأول فی الوضوء، الفصل الخامس، ج 1، ص 11)

روزہ نہ توڑنے والی چیزیں

سوال: بعض وہ چیزیں بھی بیان کر دیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جواب: درج ذیل صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا:

(1) بھول کر کھایا، پیایا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 419)

(2) روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دھواں حَلَق میں چلے جانے

سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چکی پیسنے یا آٹا چھانسنے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے گھر یا ٹاپ سے۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 420)

(3) اگر بتی سلگ رہی ہے اور اُس کا دھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا

۔ ہاں اگر ٹوبان یا اگر بتی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اُس کا دھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 420)

(4) چھپنے (حجامہ) لگوائے یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا

مزرہ حَلَق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(الجوبیرۃ النیرۃ، کتاب الصوم، ص 179)

(5) غُسل کیا اور پانی کی خنکی (یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ

نہیں ٹوٹتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(6) مُکھی کی اور پانی یا لکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک

کے ساتھ اسے نکل لیا، روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(7) دوا گونی اور حَلَق میں اس کا مزرہ محسوس ہو اور روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(8) کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ

ٹوٹا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(9) دانت یا منہ میں خفیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب

کیساتھ خود ہی اتر جائے گی اور وہ اتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(10) دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترتا تو روزہ

نہ گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 421)

(11) منگھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قصداً (یعنی جان بوجھ کر) نگلی تو

چلا گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 203)

(12) بھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے

تھے یاد آتے ہی منہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر منہ میں کالقمہ یا پانی یاد آنے کے باوجود نکل گئے تو روزہ گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 424)

(13) صبح صادق سے پہلے کھایا پی رہے تھے اور صبح ہوتے ہی (یعنی سحری کا

وقت ختم ہوتے ہی) منہ میں کاسب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر نگل لیا تو جاتا رہا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، ج 1، ص 203)

(14) غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 428)

اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نوراہیت جاتی رہتی

ہے۔

(بہار شریعت حصہ 5، ص 884)

(15) بختابت (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ

سارے دنِ بَیِّن (یعنی بے غسل) رہا روزہ نہ گیا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج 3، ص 428)

مگر اتنی دیر تک قُضَا (یعنی جان بوجھ کر) غُسل نہ کرنا کہ نماز قُضَا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا، جس گھر میں بَیِّن ہو اُس میں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(بہارِ شریعت حصہ 5، ص 984)

(16) تھوک یا بَلْغَمُ منہ میں آیا پھر اُسے نِکَل گئے تو روزہ نہ گیا۔

سوال: کسی روزہ دار کو بھول کر کھانا پیتا دیکھیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھیں تو یاد دلانا واجب ہے۔ ہاں

اگر روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کیلئے روزہ رکھنا ہی دُشوار ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (اور چونکہ بھول کر کھاپی رہا ہے اس لئے اس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہذا اس صورت میں یاد نہ دلانا ہی بہتر ہے۔

بعض مشائخِ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: "جو ان کو دیکھے تو یاد دلادے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حَرَج نہیں۔" مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جو ان اکثر قوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ چنانچہ اصل حکم یہی ہے کہ جو انی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت و ضعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہذا اگر جو ان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حَرَج نہیں اور بوڑھا قوی (یعنی طاقتور) ہو تو

یاد دلانا واجب ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ج 3، ص 420)

وہ صورتیں جن میں صرف قضا لازم ہوتی ہے

سوال: روزہ توڑنے کی کن صورتوں میں صرف قضا لازم ہوگی؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں صرف قضا لازم ہوگی:

(1) یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا، پیایا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح

ہو چکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اس روزہ کی قضاء کرنا ضروری ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 430)

(2) کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اگر شرعی پایا گیا۔ اب چونکہ مجبوری

ہے، لہذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صرف قضاء لازم ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 430)

روزہ توڑنے پر اگر شرعی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا شدید

مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال، اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو

کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد

میں اس روزہ کی قضا لازمی ہے۔

(3) بھول کر کھایا، پیایا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا احتلام ہوا یا

قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قضا کھالیا تو صرف

قضاء فرض ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 431)

(4) روزہ کی حالت میں ناک میں دوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضاء

(ذکر مختار ج 3، ص 376)

لازم ہے۔

(5) ہتھر، گنکر، (ایسی) مٹی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) زوئی، گھاس، کاغذ

وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گھسن کرتے ہوں۔ ان سے بھی روزہ تو ٹوٹ

(ذکر مختار ج 3، ص 377)

گیا مگر صرف قضاء کرنا ہوگا۔

(6) بارش کا پانی یا اذو لاخلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازم ہے۔

(ذَرِّ مُخْتَارِ ج 3، ص 378)

(7) بہت سارا پسینہ یا آنسو نکل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضاء کرنا ہوگا۔

(ذَرِّ مُخْتَارِ ج 3، ص 378)

(8) گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس صورت میں بھی روزہ گیا اور قضاء کرنا ہوگا۔

(ذَرِّ مُخْتَارِ ج 3، ص 380)

(9) اسی طرح گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ کھاپی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء کریں۔

(ذَرِّ مُخْتَارِ ج 3، ص 380)

(10) اگر غروب آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اٹھی یا اذانِ مغرب شروع ہو گئی اور آپ نے روزہ افطار کر لیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اذان تو وقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اس میں آپ کا قصور ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ ٹوٹ گیا اسے قضاء کرنا ہوگا۔

(ذَرِّ مُخْتَارِ ج 3، ص 383)

(11) دُضُو کر رہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دماغ تک چڑھ گیا یا خَلْق کے نیچے اتر گیا، روزہ دار ہونا یا د تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازم ہے۔ ہاں اگر اُس وقت روزہ دار ہونا یا د نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔

(عالمگیری ج 1، ص 202)

کفارے کے احکام

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد

کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے۔ تو اب پے در پے ساتھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مسکین کو ایک ایک صدقہ فطر یعنی ایک کلو 920 گرام گیہوں یا اس کی رقم کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقہ فطر دیں۔ روزوں کی صورت میں (دورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، پہلے کے روزے شاملِ حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُن سٹھ رکھ چکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حیض آ جائے تو حیض کی وجہ سے جتنے نافع ہوئے، یہ نافعے شمار نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(ردالمحتار تلخیصاً، ج 3، ص 390)

سوال: کفارے کے کچھ احکام بیان کر دیں۔

جواب: کفارے کے کچھ احکام درج ذیل ہیں:

(1) رَمَہَانُ الْمُبَارَکِ میں کسی عاقل بالغ مقیم (یعنی جو مسافر نہ ہو) نے

ادائے روزہ رَمَہَانِ کی نیت سے روزہ رکھا اور بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر جماع کیا یا گروایا، یا کوئی بھی چیز لذت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قہاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَارِ ج 3، ص 388)

(2) جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رَمَضانُ الْمُبَارَك کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ صرف قضاء کافی ہے۔ (الجوبہ النیرہ، ج 1، ص 180)

(3) احتلام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اس کے باوجود کھالیا تو کفارہ لازم ہے۔ (رذالمُحْتار، ج 3، ص 375)

(4) اپنا لعاب تھوک کر چاٹ لیا۔ یا دوسرے کا تھوک نگل لیا تو کفارہ نہیں مگر محبوب کالذات یا مُعْظَمِ دینی (یعنی بزرگ) کا شترک کے طور پر تھوک نگل لیا تو کفارہ لازم ہے۔ (عالمگیری ج 1، ص 203)

(5) خربوزہ یا تربوز کا چھلکا کھایا۔ اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھسن کرتے ہوں، تو کفارہ نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری ج 1، ص 202)

(6) کچے چاول، باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ لازم نہیں، یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔ (عالمگیری ج 1، ص 202)

(7) سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نگل لیا تو ان دونوں صورتوں میں کفارہ واجب اور اگر نوالہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ (عالمگیری ج 1، ص 203)

(8) اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دونوں دور رمضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (جوبہ نیرہ، ج 1، ص 182)

(9) کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہے یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے

روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حیض یا نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری امر ہے۔
(جوہرہ، نیرہ، ج 1، ص 181)

(10) جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا ہوگا۔
(درمختار و رد المحتار، ج 3، ص 440)

مکروہاتِ روزہ

سوال: روزے کے مکروہات بیان کر دیں؟

جواب: روزے کے درج ذیل مکروہات ہیں:

(1) جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں

ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی

ہے۔

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 996)

(2) روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لیے عذر یہ ہے

کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی غلام کا آقا بد مزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہوگا تو اس کی ناراضی

کا باعث ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں، چبانے کے لیے یہ عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ

ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے، نہ حیض و نفاس والی یا کوئی

اور بے روزہ ایسا ہے جو اسے چبا کر دیدے، تو بچہ کے کھلانے کے لیے روٹی وغیرہ چبانا

مکروہ نہیں۔

(درمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 453)

نوٹ: چکھنے کے وہ معنی نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ

دریافت کرنے کے لیے اس میں سے تھوڑا کھا لینا کہ یوں ہو تو کراہت کیسی روزہ ہی جاتا

رہے گا، بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ بلکہ چکھنے سے مراد یہ ہے

کہ زبان پر رکھ کر مزہ دریافت کر لیں اور اسے تھوک دیں اس میں سے حلق میں کچھ نہ جانے

پائے۔

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 996.997)

(3) عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو

کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً (انزال

اور جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہے۔ یوں مباشرتِ فاحشہ۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب فیما یکرہ للصائم، ج 3، ص 454)

(4) نصد کھلوانا، سچنے لگوانا مکروہ نہیں جب کہ ضعف کا اندیشہ نہ ہو اور اندیشہ ہو تو

مکروہ ہے، اُسے چاہیے کہ غروب تک مؤخر کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ج 1، ص 199,200)

(5) روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ

ہے۔ کلی میں مبالغہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ منہ بھر پانی لے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ج 1، ص 199)

(6) روزہ دار کو استنجے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ج 1، ص 199)

یعنی اور دنوں میں حکم یہ ہے کہ استنجا کرنے میں نیچے کوزہ وردیا جائے اور روزہ میں

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 998)

یہ مکروہ ہے۔

(7) منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نکل جانا بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ میں

مکروہ۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ج 1، ص 199)

(8) رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضعف آجائے

کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا انانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 460)

یہی حکم معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا

اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں کہ روزے ادا کر سکیں۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 998)

(9) سحری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے، مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ صبح

ہو جانے کا شک ہو جائے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث، فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، ج 1، ص 200)

(10) افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے، مگر افطار اس وقت کرے کہ غروب کا

غالب گمان ہو، جب تک گمان غالب نہ ہو افطار نہ کرے، اگرچہ مؤذن نے اذان کہہ دی ہے اور ابر کے دنوں میں افطار میں جلدی نہ چاہیے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 459)

سوال: کیا روزے کی حالت میں گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا، داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب: گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں، مگر جبکہ زینت کے لیے سرمہ لگایا یا اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت داڑھی ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجہ اولیٰ۔ (الدرالمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 3، ص 455)

سوال: کیا روزے کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں، بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے۔ مسواک خشک ہو یا تراگرچہ پانی سے ترکی ہو، زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔

(البحر الرائق، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج 2، ص 491)

اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ

ہے، یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 997)

روزے نہ رکھنے کی اجازت کی صورتیں

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: (1) سفر (2) عورت کو حمل ہونا (3) بچہ کو دودھ پلانا (4) مریض ہونا (5) شیخ فانی (بوڑھا ہونا) (6) خوفِ ہلاکت (7) روزہ نہ رکھنے پر اکراہ کیا گیا ہو (8) جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں، ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 462)

سوال: جس سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، وہ کون سا سفر ہے؟

جواب: سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت (92 کلومیٹر) ہو، اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔ (الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 463)

سوال: مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت تو ہے، اس کے لیے بہتر کیا ہے، روزہ رکھنا یا نہ رکھنا؟

جواب: خود اس مسافر کو اور اس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 465)

سوال: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے، تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے، خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔

(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 463)

سوال: مرض کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی کب اجازت ہے؟

جواب: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو

جانے کا گمان غالب ہو تو اس کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے۔

(الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 463)

سوال: مریض کو غالب گمان کب ہوگا؟

جواب: غالب گمان کی تین صورتیں ہیں: (1) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا (2) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا (3) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔

اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا، بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(رد المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 464)

آج کل کے اکثر اطباء اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ سہی تو حاذق طبیب فی زمانہ نایاب سے ہو رہے ہیں، ان لوگوں کا کہنا کچھ قابل اعتبار نہیں نہ ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ کو منع کر دیتے ہیں، اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مضر ہے کس میں نہیں۔

(بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 1003)

سوال: ہلاکت کے خوف سے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اس کی کیا

صورت ہوگی؟

جواب: بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاکت کا خوف صحیح یا نقصان عقل کا اندیشہ

ہو تو روزہ نہ رکھے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التي تبيح الإفطار، ج 1، ص 207)

اسی طرح سانپ نے کاٹا اور جان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔

(رد المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 462)

سوال: ”اکراہ“ کی صورت میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اس سے کیا

مراد ہے؟

جواب: روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے اختیار ہے اور صبر کیا تو اجر ملے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 462)

سوال: شیخ فانی کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔

(درمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 471)

اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر سردیوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کر لے اور اُن کے بدلے کے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 472)

سوال: عورت کو دورانِ روزہ حیض آگیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کو جب حیض و نفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا اور حیض سے پورے دن رات میں پاک ہوئی تو بہر حال کل کا روزہ رکھے اور کم میں پاک ہوئی تو اگر صبح، دنے کو اتنا عرصہ ہے کہ نہا کر خفیف سا وقت بچے گا تو بھی روزہ رکھے اور اگر نہا کر فارغ ہونے کے وقت صبح چمکی تو روزہ نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التي تبيح الإفطار، ج 1، ص 207)

سوال: اوپر والی صورتوں میں جو روزے چھوڑے ہیں یا توڑے ہیں، کیا ان کی قضا رکھنی ہے؟

جواب: جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ چھوڑا یا توڑا، اُن پر فرض

ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں۔ حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیث میں فرمایا: جس پر اگلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے اس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے۔

اور اگر روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھ لے، قضا نہ رکھے، بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اسی رمضان کے روزے ہیں۔

(درمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 465)

سوال: اگر یہ لوگ اسی عذر میں مر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ لوگ اپنے اسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو

ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں پھر بھی وصیت کی تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے، مگر نہ رکھے تو وصیت کر جانا واجب ہے اور عہد نہ رکھے ہوں تو بدرجہ اولیٰ وصیت کرنا واجب ہے اور وصیت نہ کی، بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار الّتی تسیح الإفطار، ج 1، ص 207)

سوال: ایک روزے کا فدیہ کتنا ہے؟

جواب: ایک روزہ کا فدیہ صدقہ فطر کی مقدار ہے۔

(درمختار و رد المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 467)

سوال: کسی نے نفل روزہ توڑا تو کیا اس کی بھی قضا ضروری ہے؟

جواب: نفل روزہ شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے کہ توڑے گا تو قضا

واجب ہوگی۔ نفل روزہ قصداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا، مثلاً اثنائے روزہ میں حیض آ گیا، جب بھی قضا واجب ہے۔

(درمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج 3، ص 472)

سوال: نفل روزہ رکھ کر توڑنا کیسا ہے؟

جواب: نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبيح الإفطار، ج 1، ص 208)

سوال: نفلی روزہ توڑنے کی کب اجازت ہے؟

جواب: مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان

اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحہ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبيح الإفطار، ج 1، ص 208)

کتاب النکاح

سوال: نکاح کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے

جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 4)

سوال: خنثی مشکل (ہجرے) کا نکاح مرد سے ہوگا یا عورت سے؟

جواب: خنثی مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور

یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا۔ اگر کیا گیا تو

باطل ہے۔ (ردالمحتار، کتاب النکاح، ج 4، ص 69)

سوال: مرد کا نکاح پری سے یا عورت کا نکاح جن سے ہو سکتا ہے؟

جواب: مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب النکاح، ج 4، ص 70)

سوال: نکاح کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نکاح کرنے کے تفصیلی احکام درج یل ہیں:

(1) اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو

اور مہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑار ہنا گناہ ہے

اور اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت و تعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے

گا اور اگر محض لذت یا قضاے شہوت منظور ہو تو ثواب نہیں۔

(2) شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی

قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یو ہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں

سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔

(3) یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح

کرے۔

(4) اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔
(درمختار و ردالمحتار، کتاب النکاح، ج 4، ص 72 تا 74)

سوال: نکاح کے مستحبات بیان کر دیں۔

جواب: نکاح میں یہ امور مستحب ہیں:

(1) علانیہ ہونا (2) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا۔ (3) مسجد میں ہونا (4) جمعہ کے دن (5) عورت عمر، حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو (6) اور چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (زیادہ) ہو۔ (7) جس سے نکاح کرنا ہو اُسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت و اطوار و سلیقہ وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ (8) سن رسیدہ اور بدخلق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔ (9) عورت کو چاہیے کہ مرد دیندار، خوش خلق، مال دار، سخی سے نکاح کرے، فاسق بدکار سے نہیں۔ یہ مستحبات نکاح ہیں، اگر اس کے خلاف نکاح ہوگا جب بھی ہو جائے گا۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب النکاح، ج 4، ص 75 تا 77)

سوال: نکاح کے ارکان کیا ہیں؟

جواب: ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا الٹا بھی ہو سکتا ہے۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب النکاح، ج 4، ص 78)

سوال: نکاح کے لیے شرائط کیا ہیں؟

جواب: نکاح کے لیے چند شرطیں ہیں:

- (1) عاقل ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچے نے (خود) نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔
 (2) بلوغ۔ نابالغ اگر سمجھ دار ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔
 (3) گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔

(4) ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔

(5) قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں، تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔

(6) لڑکی بالغہ ہے تو اُس کا راضی ہونا شرط ہے، ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اُس کی رضا کے نکاح کر دے۔
 (بہار شریعت، ملخصاً، ج 2، حصہ 7، ص 11 تا 19)

سوال: نکاح کے گواہ کیسے ہونے چاہئیں؟

جواب: گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنیں۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ غلام کی گواہی سے۔ مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا اُن پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔

(بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 11، 13)

سوال: لڑکی سے وکالت لینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ جو عام رواج پڑ گیا ہے کہ ایک شخص لڑکی سے اذن (اجازت) لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ

اختیار نہیں کہ اُس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اُس کے ولی کا وکیل بنے، خواہ یہ خود اُس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لیے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو ٹونے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔

(بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 15)

سوال: کیا عورت سے اجازت لیتے وقت بھی گواہوں کی حاجت ہے؟

جواب: عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت

اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا، البتہ اذن کے لیے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت ہو جائے گا۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب النکاح، الباب الاول، ج 1، ص 268)

سوال: مہر کی کم از کم مقدار کتنی ہے؟

جواب: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم (دو تولے ساڑھے سات ماٹھے چاندی یا

اس کی قیمت) ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب النکاح، الباب السابع، ج 1، ص 303)

سوال: نکاح کا مختصر طریقہ کار بیان کر دیں۔

جواب: سب سے پہلے نکاح خواں (جس نے نکاح پڑھانا ہے)، وہ لڑکی

سے وکالت لینے جائے اور اسے کہے کہ: کیا آپ مجھے اجازت دیتی ہیں کہ اتنے مہر (مثلاً

5000) کے عوض آپ کا نکاح فلاں بن فلاں (دولہا) سے کروں، لڑکی ہاں کہہ دے تو

اس کے بعد (نکاح کی مجلس میں آکر) نکاح خواں نکاح کا خطبہ پڑھے (کہ خطبہ پہلے

مستحب ہے)، پھر جس کے نام کی وکالت (اجازت) ہے وہ دولہا سے (گواہوں کی

موجودگی میں) اس طرح ایجاب کرے: میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اتنے (مثلاً 5000)

حق مہر عوض آپ سے کیا، لڑکا کہے کہ میں نے قبول کیا۔ اس طرح ایک مرتبہ ایجاب و قبول ضروری اور تین مرتبہ مستحب ہے۔

نوٹ: اگر نکاح خواں کے علاوہ کوئی اور وکالت لینے جائے تو وہ نکاح خواں کے نام کی وکالت لے کہ کیا آپ فلاں بن فلاں (نکاح خواں) کو اجازت دیتی ہیں کہ وہ آپ کا نکاح فلاں بن فلاں (دولہا) سے پڑھادے؟ یا پھر وکالت مطلقہ لے یعنی یوں کہے کہ: کیا آپ مجھے اجازت دیتی ہیں کہ میں آپ کا نکاح فلاں بن فلاں سے خود کر دوں یا کسی اور کو اس کی اجازت دے دوں؟ اجازت لینے کے بعد مجلس نکاح میں آکر نکاح خواں کو (پہلی صورت میں) اجازت کی خبر دے دے یا (دوسری صورت میں) نکاح خواں کو اجازت دے دے اور پھر نکاح خواں نکاح سابقہ طریقہ پر نکاح پڑھادے۔

کتاب الطلاق

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 110)

سوال: طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح (جائز) بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے، اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا بیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔

(درمختار، کتاب الطلاق، ج 4، ص 414 تا 417)

سوال: دینے کے اعتبار سے طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے طلاق کی تین قسمیں ہیں: (1) احسن (2) حسن

(3) بدعی۔ طلاق بدعی دینا گناہ ہے۔

(درمختار، کتاب الطلاق، ج 4، ص 414)

سوال: طلاق احسن کیا ہے؟

جواب: جس طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے

رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے، یہ احسن ہے۔ (درمختار، کتاب الطلاق، ج 4، ص 415)

سوال: طلاق حسن کیا ہے؟

جواب: طلاق حسن کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(1) موطؤہ کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں، بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ (ان سے ما قبل) حیض میں (2) یا تین مہینے میں تین طلاقیں اُس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حاملہ والی ہے یا ایسا کی عمر کو پہنچ گئی (3) یا غیر موطؤہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو۔ تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں، طلاق حسن کو سنت طلاق بھی کہتے ہیں۔

(درمختار، کتاب الطلاق، ج 4، ص 415، 416)

سوال: طلاق بدعی کیا ہے؟

جواب: طلاق بدعی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(1) ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں (2) یا ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے (3) یا موطؤہ کو حیض میں طلاق دی (4) یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی (5) یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔

(درمختار، کتاب الطلاق، ج 4، ص 416، 417)

سوال: الفاظِ طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: الفاظِ طلاق کی دو قسمیں ہیں: (1) صریح (2) کنایہ۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص 42)

سوال: صریح کسے کہتے ہیں؟

جواب: صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔ مثلاً میں نے تجھے طلاق دی، تجھے طلاق ہے، تو مطلقہ ہے، میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص 42)

سوال: کنایہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو، طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔ مثلاً جا، نکل، چل، گھر خالی کر، تو مجھ سے جدا

ہے، میں نے تجھے بے قید کیا وغیرہ وغیرہ۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 128)

سوال: کنایہ الفاظ سے طلاق کب واقع ہوتی ہے؟

جواب: کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت

بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 129)

سوال: صریح طلاق بیوی کو کہنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: صریح طلاق ایک مرتبہ کہنے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ

کچھ نیت نہ کی ہو۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 116)

اور دو مرتبہ کہنے سے دو طلاق رجعی ہوتی ہیں۔

سوال: طلاق بائن کب واقع ہوتی ہے؟

جواب: عمومی طور پر کنایہ سے طلاق بائن ہوتی ہے، اسی طرح جب طلاق

رجعی میں عدت گزر جائے تو بائن ہو جاتی ہے۔

سوال: وہ کونسی طلاق ہے جس میں بغیر نکاح کے رجوع ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر بیوی کو ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہیں تو عدت کے اندر بغیر نکاح

کے بھی رجوع ہو سکتا ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ، ج 5، ص 226)

سوال: طلاق رجعی ایک یا دو دی ہیں تو اس میں رجوع کیسے ہوگا؟

جواب: طلاق رجعی میں رجوع کا طریقہ یہ ہے کہ مطلقہ بیوی سے ایام عدت

میں یہ الفاظ کہے کہ میں نے تجھے پھیر لیا یا روک لیا۔ یا عدت کے دوران شہوت کے

ساتھ چھوئے یا بوسہ لے یا جماع کرے بہتر پہلا (یعنی زبان سے رجوع کرنے

والا) طریقہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ملخصاً، ج 12، ص 388)

سوال: وہ کون سی طلاق ہے کہ جس میں نکاح ہی کرنا پڑتا ہے؟

جواب: اگر ایک یا دو بائن ہیں تو رشتہ ازدواجی قائم کرنے کے لیے نکاح

ضروری ہے، کیونکہ طلاق بائن سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 12، ص 260)

سوال: وہ کون سی طلاقیں ہیں کہ جن کے بعد بغیر حلالہ شرعیہ کے رجوع نہیں

ہوسکتا؟

جواب: تین طلاقوں کا عدد جب بھی پورا ہوگا تو طلاق مغلظہ ہو جائے گی اور

حلالہ شرعیہ کے بغیر اس خاوند سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ ترجمہ: اگر تیسری طلاق دیدی تو بیوی اس کے بعد حلال نہ گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے۔

(سورہ البقرہ آیت نمبر 230)

سوال: حلالہ شرعیہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس طلاق کی عدت گزارے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور

اس سے ہم بستر بھی ہو (جس میں دخول شرط ہے، انزال شرط نہیں)، پھر وہ طلاق دے یا مر جائے اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے، اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ ہرگز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 12، ص 389)

سوال: کیا نشہ کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے

حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فیمن یفغ طلاقہ، ج 1، ص 363)

ہاں کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطراب میں پیا (مثلاً پیاس سے

مر رہا تھا اور پانی نہ تھا) اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب الطلاق، مطلب فی العشیئۃ والأفیون والہنج، ج 4، ص 433)

سوال: کیا غصہ کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: جب تک عقل سلامت ہے غصے کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی

ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے، لہذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔“

(بہار شریعت، ج 2، حصہ 8، ص 113)

سوال: کیا عورت بذاتِ خود کورٹ سے طلاق لے سکتی ہے؟

جواب: طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا

طلاق نہیں دے سکتا۔ قرآن پاک میں ہے ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

(ب 2، سورة البقرة، آیت 237)

عقیقہ کا بیان

سوال: عقیقہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے شکر یہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ مباح و مستحب ہے۔
(بہار شریعت، حصہ 15، ص 355)

سوال: جب بچہ پیدا ہو اس وقت کون سے امور مستحب ہیں؟

جواب: جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بلائیں دور ہو جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر موٹا جائے اور سر موٹانے کے وقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔
(بہار شریعت، حصہ 15، ص 355)

سوال: عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟

جواب: عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہو اس دن کو یاد رکھیں اس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے وہ ساتواں ہوگا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتواں دن ہے اور ہفتہ کو پیدا ہوا تو ساتویں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔
(بہار شریعت، حصہ 15، ص 356)

سوال: لڑکے اور لڑکی کے عقیقہ میں کیا ذبح کیا جائے؟

جواب: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے

یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں۔ اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے۔

ایک حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: قربانی کے دنوں میں گائے کی قربانی ہو رہی ہو، تو کیا اس میں عقیقہ کا حصہ بھی رکھ سکتے ہیں؟

جواب: گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: عقیقہ کے جانور کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: عقیقہ کا جانور انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے

ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: اس کے گوشت کا کیا کیا جائے؟

جواب: اس کا گوشت فقرا اور عزیز و قریب دوست و احباب کو کچا تقسیم کر دیا

جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ بہتر یہ ہے

کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اوتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی

نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح

چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔ بعض کا یہ قول

ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ

فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔ (بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: کیا عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی نہیں کھا سکتے؟

جواب: عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا بانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: عقیقہ کے جانور کی کھال کا کیا کریں؟

جواب: اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ بعینہ اپنے اپنے میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 357)

سوال: بچے کا نام کیسا رکھا جائے؟

جواب: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا ان کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہوگی۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 356)

سوال: عبد اللہ اور عبد الرحمن نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: عبد اللہ و عبد الرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبد الخالق کو خالق اور عبد المعبود کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الثانی والعشرون فی تسمیۃ الاولاد الخ، ج 5، ص 362)

سوال: محمد نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اور پاک و ہند میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 356)

ختنہ کا بیان

سوال: ختنہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ختنہ سنت مؤکدہ ہے اور یہ شعارِ اسلام میں ہے۔

(فتاویٰ افریقہ ص 46 ملخصاً)

کہ مسلم و غیر مسلم میں اس سے امتیاز ہوتا ہے اسی لیے عرف عام میں اس کو مسلمانی بھی کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، ج 3، حصہ 16، ص 589)

سوال: بچے کا ختنہ کس عمر میں کروایا جائے؟

جواب: ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال کی عمر تک ہے اور بعض علما نے

یہ فرمایا کہ ولادت سے ساتویں دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ج 5، ص 358)

ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر

جاتا ہے۔

(اسلامی زندگی ملخصاً، ص 28، مکتبہ المدینہ، کراچی)

سوال: بچہ اگر ایسا پیدا ہوا، جسے ختنہ کی حاجت نہیں، تو کیا کیا جائے؟

جواب: بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں

ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر کچھ کھال ہے جس کو کھینچا جاسکتا ہے مگر اسے سخت تکلیف

ہوگی اور حشفہ (سپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھایا جائے، اگر وہ کہہ دیں کہ نہیں ہو سکتی تو

چھوڑ دیا جائے، بچہ کو خواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ج 5، ص 358)

سوال: اگر بالغ شخص مسلمان ہو تو کیا وہ ختنہ کروائے گا؟

جواب: تو مسلم کے ختنہ کی صورتیں بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت، مولانا

شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ہاں اگر خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ

سے کر لے یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو، ممکن ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے وہ ختنہ

کردے، اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے (یعنی طلاق دیدے) یا کوئی کنیز شرعی (ختنہ سے) واقف ہو تو وہ خرید دی جائے۔ (فی زمانہ غلام اور کنیز کا سلسلہ بند ہے) اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو حجام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کیلئے ستر دیکھنا و کھانا منع نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج 22، ص 593، رضا فائونڈیشن، لاہور)

سوال: بوڑھا آدمی مسلمان ہوا، وہ کیا کرے؟

جواب: بوڑھا آدمی مشرف باسلام ہوا جس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ج 5، ص 357)

سوال: بچے کا ختنہ کرنا کس کا کام ہے؟

جواب: ختنہ کرانا باپ کا کام ہے وہ نہ ہو تو اس کا وصی، اس کے بعد دادا پھر اس کے وصی کا مرتبہ ہے۔ ماموں اور چچا یا ان کے وصی کا یہ کام نہیں، ہاں اگر بچہ ان کی تربیت و عیال میں ہو تو کر سکتے ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ج 5، ص 358)

کچھ امور باطنیہ

(1) توکل کی تعریف: ضروری اسباب کے اختیار کرنے میں نبی اکرم صلی اللہ

نعالی علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔
(القاموس الفقیہ، ج 14، ص 185)

(2) قناعت کی تعریف: روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی

راضی رہنا قناعت ہے۔
(التعریفات للجرجانی، ص 126)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر ورضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والاخبار،

ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو اسلام لایا اور اسے بقدر کفایت رزق دیا گیا اور اللہ عزوجل نے اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی تو وہ فلاح پا گیا۔

(ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، رقم 2355، ج 4، ص 156)

(3) زہد کی تعریف: کسی چیز کو چھوڑ کر ایسی اُخروی چیز کی طرف رغبت کرنا جو اُس

سے بہتر ہو۔
(احیاء العلوم، ج 4، ص 267)

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے

حبیب، حبیب لیب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: دنیا میں زہد و تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ، کل (بروز قیامت) اللہ عزوجل کے قرب میں ہوں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث 3597، ص 219)

(4) اخلاص کی تعریف: اخلاص یہ ہے کہ بندہ نیک اعمال صرف اور صرف اللہ

عزوجل کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرے۔
(مرقاۃ المفاتیح، ج 1، ص 486)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی چالیس دن تک اخلاص

کے ساتھ عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دیتا

ہے۔
(احیاء علوم الدین، فضیلة الاخلاص، ج 4، ص 376، دارالمعرفہ، بیروت)

(5) تواضع کی تعریف: اپنے آپ کو حقیر اور کمتر سمجھنے کو تواضع کہتے ہیں۔

(منہاج العابدین، ص 81)

شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل بندے کے عفو و درگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الیر، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث 7210، ص 1130)

(6) حیاء کی تعریف: کسی کام کے ارتکاب کے وقت مذمت اور ملامت کے

خوف سے انسان کی حالت کا تبدیل ہو جانا حیاء کہلاتا ہے۔ (عمدة القاری، ج 1، ص 198)

ایک اور تعریف یوں کی گئی کہ حیاء وہ وصف ہے جو برے کام کے ترک پر ابھارتا ہے، اور حقدار کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی سے منع کرتا ہے۔

(شرح صحیح مسلم للنووی، ج 1، ص 47)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص پر گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الرفق والحیاء، الفصل الاول، ج 2، ص 228)

(7) حرص کی تعریف: خواہشات کی زیادتی کے ارادے کا نام حرص ہے۔

اور قاموس المحیط میں ہے کہ اپنا حصہ حاصل کر لینے کے باوجود دوسرے کے حصے کی لالچ رکھے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج 9، ص 119)

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کریگا اور ابنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب لوان لایں آدم، الحدیث 1048، ص 842)

(8) کُتِبَ جاہ کی تعریف: لوگوں میں شہرت اور ناموری چاہنا حسب جاہ ہے۔

(احیاء العلوم، ج 3، ص 454)

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافرمان عبرت نشان ہے: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حسب جاہ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب حدیث ما ذنبان جائعان، الحدیث 2376، ص 1890)

(9) ریاکاری کی تعریف: اخلاص کو چھوڑ دینے کا نام ریاکاری ہے چنانچہ اللہ ربُّ العزت کے علاوہ کسی اور کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی عمل کرنا ریا ہے۔

(التعریفات للجرجانی، ص 82)

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافرمانِ عالیشان ہے: مجھے تم پر سب سے زیادہ شرکِ اصغر یعنی دکھاوے میں مبتلا ہونے کا خوف ہے، اللہ عزوجل قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا دیتے وقت ارشاد فرمائے گا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے لئے دنیا میں تم دکھاوا کرتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی جزا پاتے ہو؟

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث محمود بن لبید، الحدیث 23692، ج 9، ص 160)

(10) عَجَب کی تعریف: مُنْعَمٌ حَقِيقِی (یعنی اللہ تعالیٰ) کی نعمت و عطا کو بھول کر کسی

ذہنی یا دنیوی نعمت کو اپنا ہی کمال تصور کرنا، اور اس کے زوال سے بے خوف ہو جانا عجب ہے۔

(احیاء العلوم، ج 3، ص 454)

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافرمانِ ذیشان ہے: گناہ پر نادم ہونے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں، نادم

ہونے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے جبکہ خود پسندی کرنے والا اللہ عزوجل کی ناراضگی کا منتظر ہوتا

ہے۔ (شعب الایمان، باب فی معالجة كل ذنب بالتوبة، رقم 7178، ج 5، ص 436)

(11) تکبر کی تعریف: تکبر یہ ہے کہ انسان خود کو دوسروں سے بڑا خیال کرے۔

(مفردات امام راغب، ص 697)

حدیث پاک میں ہے: جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحريم الكبر و بيانہ، الحدیث 148، ص 61)

(12) ظلم کی تعریف: کسی چیز کو اس کی جگہ نہ رکھنا ظلم ہے اور شریعت میں ظلم

سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا یا اس کے ساتھ زیادتی کرنا۔

(التعريفات لدجر جانی، ص 102.103)

حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے، مگر جب پکڑتا ہے تو پھر

چھوڑتا نہیں، اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ

الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ترجمہ: ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب (و كذلك اخذ ربك... إلخ) الحدیث 4686، ج 2، ص 127)

(13) فحش کی تعریف: فحش، وہ بے ہودہ باتیں اور برے افعال ہیں جن سے

فطرتِ سلیمہ نفرت کرے اور عقل صحیح اسے خامی قرار دے۔ (التعريفات لدجر جانی، ص 117)

حضور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمانِ باقرینہ ہے: اُس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔

(الجامع الضعيف للسُّيُوطِي، ص 221، حدیث 3648، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(14) غیبت کی تعریف: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے

سامنے ظاہر ہونا ناپسند کرتا ہو) اس کی برائی کے طور پر بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے۔

ابوسعید و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) زنا سے زیادہ سخت غیبت کیونکر ہے۔ فرمایا کہ مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ معاف کر دے جس کی غیبت ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم إعراص الناس، الحدیث 6741، ج 5، ص 306)

(15) حسد کی تعریف: کسی شخص کی نعمت دیکھ کر یہ آرزو کرنا کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے حسد کہلاتا ہے۔

(السیرات للجرجانی، ص 62)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد سے دور رہو؛ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو، یا فرمایا: گھاس کو کھا جاتی ہے۔

(سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی الحسد، الحدیث 4903، ج 4، ص 361)

(16) کینہ کی تعریف: دل میں دشمنی کو چھپائے رکھنا اور موقع پاتے ہی اس کا اظہار کرنا کینہ ہے۔

(لسان العرب، ج 1، ص 888)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن اس بندے کو کہ اس کے اور اس کے (دینی) بھائی کے درمیان بغض و کینہ ہو، اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔

(کسر العمال، کتاب الاخلاق، من قسم الاقوال، الحقد والشحناء، الحدیث 7449، الجز،

الثالث، ص 187)

قرآن کے بارے میں معلومات

سوال: قرآن مجید میں کل کتنے پارے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں کل 30 تین پارے ہیں۔

سوال: قرآن مجید میں سب سے بڑی سورت کونسی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت "البقرہ" ہے، جو کہ پہلے پارے

میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید میں سب سے چھوٹی سورت کونسی ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت "الکوثر" ہے، جو کہ آخری

پارے میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید میں سب سے پہلی سورت کونسی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سب سے پہلی سورت "الفاتحہ" ہے۔

سوال: قرآن مجید میں سب سے آخری سورت کونسی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سب سے آخری سورت "الناس" ہے۔

سوال: قرآن مجید کی سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے پہلے آیت "اقراء باسم ربك الذی

خلق" نازل ہوئی، جو کہ آخری پارے میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید کی سب سے آخری کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: قرآن مجید کی سب سے آخر میں آیت "الْیَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ

دینکم" نازل ہوئی، جو کہ پارہ 6 سورۃ المائدہ میں موجود ہے۔

سوال: قرآن مجید میں کل آیاتِ سجدہ کتنی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں فقہ حنفی کے مطابق 14 سجدے ہیں۔

سوال: قرآن مجید کی کتنی منزلیں ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں سات منزلیں ہیں۔

سوال: قرآن مجید میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں 114 سورتیں ہیں۔

سوال: مکی سورتوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب: مکی سورتیں 86 ہیں۔

سوال: مدنی سورتیں کتنی ہیں؟

جواب: مدنی سورتیں 28 ہیں۔

سوال: قرآن مجید کے 30 پاروں میں کل کتنے رکوع ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں کم و بیش 540 رکوع ہیں۔

سوال: قرآن مجید کے 30 پاروں میں کل کتنی آیات ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے 30 پاروں میں کم و بیش 6666 آیات ہیں۔

سوال: قرآن مجید کے تیس پاروں میں حرکات کتنی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں حرکات کی تعداد کم و بیش کچھ یوں ہے:

زبر: 53243، زیر: 39582، پیش: 8804، مد: 1771، شد: 1243

نقطے: 105681

سوال: قرآن مجید میں کل حروف تہجی کتنے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں کم و بیش 323760 حروف تہجی ہیں۔

ماخذ و مراجع

قرآن مجید، کلام الہی

(ترجمہ قرآن کنز الایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی 1340ھ)

کتب التفسیر

(تفسیر الطبری، امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی 310ھ، دار الکتب

العلمیہ، بیروت)

(تفسیر البغوی، امام ابو محمد الحسین بن سعید فراء بغوی متوفی 516ھ، دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد انصاری قرطبي

متوفی 671ھ، دار الفکر، بیروت)

(التفسیر الکبیر، امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی 606ھ، دار

احیاء التراث العربی، بیروت)

(مدارك التنزيل وحقائق التأويل للنسفي، امام عبد الله بن احمد بن محمود نسفي

متوفی 710ھ، دار المعرفہ، بیروت)

(تفسیر الخازن، علاء الدین علی بن محمد بغدادی متوفی 741ھ، اکوڑہ خٹک

نوشہرہ)

(تفسیر ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی متوفی 774ھ، دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

(تفسیر الجلالین، امام جلال الدین محلی متوفی 863ھ و امام جلال الدین سیوطی

متوفی 911ھ، باب المدینہ کراچی)

(الدر المنثور، امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ، دار الفکر، بیروت)

(تفسیرات أحمدیہ، شیخ احمد بن ابی سعید المعروف بملاً جیون جونپوری

متوفی 1130ھ، پشاور)

(روح البیان، سولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوفی 1137ھ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

(تفسیر عزیز، شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1239ھ)

(حاشیہ الصاوی، احمد بن محمد صاوی مالکی خلوفی متوفی 1241ھ، باب المدینہ کراچی)

(روح المعانی، ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی 1270ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کتب الحدیث

(المصنف لابن ابی شیبہ، حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عیسیٰ متوفی 235ھ، دار الفکر، بیروت)

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ، دار الفکر، بیروت)

(صحیح البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(صحیح مسلم، امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ، دار المغنی، عرب شریف)

(سنن ابن ماجہ، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 273ھ، دار المعرفہ، بیروت)

(سنن أبی داود، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی 275ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(جامع ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ، دار المعرفہ،

(بیروت)

(سند البزار المنشور باسم البحر الزخار، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (المتوفی 292ھ، الناشر: مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة)

(سند أبي يعلى، شيخ الاسلام ابو يعلى احمد بن علي بن مثنى موصلی متوفی 307ھ، دار الكتب العلمية، بيروت)

(المعجم الكبير للطبرانی، المعجم الكبير --- امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ، دار احیاء التراث العربی، بيروت)

(المعجم الأوسط للطبرانی، امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی متوفی 360ھ، دار احیاء التراث العربی، بيروت)

(الجامع الصغير، امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی متوفی 360ھ، دار الكتب العلمية، بيروت)

(المستدرک للحاکم، امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ، دار المعرفة، بيروت)

(شعب الإيمان، امام ادو بكر احمد بن حسين بن علي بيهقي متوفی 458ھ، دار الكتب العلمية، بيروت)

(اثبات عذاب النیر للبيهقي، امام ابو بكر احمد بن الحسين بن علي بيهقي متوفی 458ھ، بيروت)

(شرح السنة، امام ابو محمد حسين بن مسعود بغوي متوفی 516ھ، دار الكتب العلمية، بيروت)

(شرح النووي، امام يحيى الدين ابوزكريا يحيى بن شرف نووي متوفی 676ھ، باب المدينة كراچی)

(مشکلة المصابيح، علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(مجمع الزوائد، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی 807ھ، دار الفکر، بیروت)

(فتح الباری، امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(عمدة القاری، امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی 855ھ، دار الفکر بیروت)

(إرشاد الساری، شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی 923ھ، دار الفکر، بیروت)

(المرقاة، کتاب العلم، علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی 1014ھ، دار الفکر، بیروت)

(فیض القدیر، علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی متوفی 1031ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(أشعة اللمعات، شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ، کوئٹہ)

(الترغیب والترہیب، امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی مندری متوفی 1248ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(سراة المناجیح، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی 1391ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

کتب العقائد

(فقہ اکبر، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت متوفی 150ھ، باب المدینہ کراچی)

(تمہید لأبی شکور سالمی، ابو شکور، المی حبیبی معاصر سید علی بھجویری)

علیہما الرحمہ)

(العقائد لعمر النسفی، نجم الدین عمر بن محمد نسفی متوفی 537ھ، باب المدینہ کراچی)

(شرح المواقف، قاضی عضد الدین عبد الرحمن ایچی متوفی 756ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(شرح المقاصد، علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی متوفی 793ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(شرح عقائد نسفیہ، علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی متوفی 793ھ، باب المدینہ کراچی)

(المسامرة شرح المسامرة، کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف متوفی 906ھ، مطبعة السعادة بمصر)

(اليواقيت والجواهر، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی متوفی 973ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(سبح الروض الأزهري، شیخ علی بن سلطان المعروف سملا علی قاری متوفی 1014ھ، باب المدینہ، کراچی)

(تکمیل الإیمان، حضرت شیخ عبد الحق، محدث دہلوی متوفی 1052ھ، باب المدینہ کراچی)

(النبراس، علامہ محمد عبد العزیز قرہاری متوفی 1239ھ، مدینة الاولیاء، ملتان)

(المعتقد المنتقد، علامہ فضل الرسول بدایونی متوفی 1289ھ، برکاتی پبلشرز، کراچی)

(المعتمد المستند، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی 1340ھ، برکاتی پبلشرز، کراچی)

کتاب الفقہ

(مختصر القدوری، علامہ ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد القدوری، متوفی 448ھ، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی)

(خلاصۃ الفتاوی، علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی 542ھ، کوئٹہ)

(البدائع والصنائع، ملک العلماء امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی 587ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت و دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(الفتاوی قاضی خان، قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی متوفی 592ھ، پشاور)

(الہدایۃ، برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی 593ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(المحیط البرہانی، ابو المعالی برہان الدین محمود بن أحمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازۃ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ)

(فتح القدير، کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام متوفی 681ھ، کوئٹہ)

(سنیۃ المصلی، علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی 705ھ، ضیاء القرآن، لاہور)

(المدخل، علامہ محمد بن محمد، المشہور ابن الحاج، متوفی 737ھ، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(شرح الوقایۃ، علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی 747ھ، باب المدینہ کراچی)

(التاتارخانیۃ، علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی متوفی 786ھ، باب المدینہ کراچی)

(الجوهرة، علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی 800ھ، باب المدینہ کراچی)
 (فتاویٰ بزازیہ، حافظ الدین محمد بن محمد بن المعروف بابن بزار متوفی
 827ھ، کوئٹہ)

(البحر الرائق، علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی 970ھ، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)
 (الحاوی للفتاویٰ، امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی متوفی 911ھ، دار الفکر،
 بیروت)

(فتاویٰ حدیثیہ، شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی
 974ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت)
 (غنیۃ المتملی، علامہ محمد ابراہیم بن حلی، متوفی 956ھ، سہیل اکیڈمی،
 لاہور)

(تنویر الابصار، علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمر تاشی،
 متوفی 1004ھ، دار المعرفہ، بیروت)

(مراقی الفلاح، علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی 1069ھ، مدینہ
 الاولیاء، ملتان والمکتبۃ العصریہ، بیروت)

(مجمع الأنهر، عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان کلیبولی متوفی 1078ھ، دار
 الکتب العلمیہ، بیروت)

(الدر المختار، محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی متوفی 1088ھ، دار
 المعرفہ، بیروت)

(الفتاویٰ الہندیہ، علامہ ہمام مولانا شیخ نظام متوفی 1161ھ وجماعۃ من علماء
 الہند، دار الفکر بیروت)

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل
 طحطاوی متوفی 1241ھ، کوئٹہ)

(ردالمحتار، محمد امین ابن عابدین شامی متوفی 1252ھ، دار المعرفہ، بیروت)

(العقود الدریة، محمد امین ابن عابدین شامی متوفی 1252ھ)

(الفتاویٰ الرضویة، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی 1340ھ، رضا

فاؤنڈیشن، لاہور)

(جد الممتار، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی 1340ھ، مکتبہ المدینہ،

کراچی)

(فتاویٰ مصطفویہ، ابوالبرکات مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفیٰ رضا

خان (المتوفی 1402ھ))

(بہار شریعت، مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی 1367ھ، مکتبہ المدینہ،

کراچی)

کتاب قواعد فقہیہ

(الأشباه والنظائر، الشیخ زین الدین بن ابراہیم الشمہیر باین نحیم متوفی 970ھ، دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

کتاب السیرة

(الشفاء، القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی 544ھ، مرکز اہلسنت برکات

رضا، ہند)

(أسد الغابة فی معرفة الصحابة، امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی

852ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(الخصائص الكبرى، امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ، دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

(شرح الشفاللملا علی القاری، ملا علی قاری ہروی حنفی متوفی 1014ھ، دار

الکتب العلمیہ، بیروت)

(مدارج النبوة، شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی 1052ھ، نوریہ رضویہ لاہور)

کتب التصوف

(إحياء العلوم، امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی 505ھ، دار صادر، بیروت)

(منهاج العابدین، امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی 505ھ)

(الفتوحات المکیة، شیخ ابو عبد اللہ محمد محی الدین ابن عربی متوفی 638ھ، دار الفکر بیروت)

(بهجة الأسرار، ابو الحسن نور الدین علی بن یوسف شطنوفی متوفی 713ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(المواهب اللدنیة، المقصد الرابع، الفصل الثانی، شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی 932ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(الطبقات الکبری، عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی متوفی 973ھ، دار الفکر، بیروت)

(سبع سنابل، میر عبد الواحد بلگرامی متوفی 1017ھ، مکتبہ قادریہ لاہور)

(نسیم الریاض، شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی متوفی 1069ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(الحدیقة السندیة شرح الطریقة المحمدیة، عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی متوفی 1141ھ، پشاور)

(فیوض الحرمین للشاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1176ھ، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)

کتب المتفرقة

(مفردات امام راغب، المؤلف: أبو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب)

الأصفهانی (المتوفى 502هـ)

(صفة الصفوة لابن جوزى، امام جمال الدين ابى الفرج ابن جوزى متوفى

597هـ، دار الكتب العلميه، بيروت)

(لسان العرب، محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور

الأنصارى الرويفعى الإفريقى (المتوفى 711هـ، الناشر: دار صادر بيروت)

(الحياة الحيوان الكبرى، كمال الدين محمد بن موسى دسيرى متوفى 808هـ، دار

الكتب العلميه، بيروت)

(التعريفات للجرجانى، سيد شريف على بن محمد بن على الجرجانى 816هـ)

(الحبائك فى أخبار الملائك، امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطى متوفى 911هـ)

(شرح الصدور، امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطى متوفى 911هـ)

(حدائق بخشش، اعلى حضرت امام احمد رضا خان متوفى 1340هـ، مكتبة

المدينه، كراچي)

(ملفوظات، اعلى حضرت امام احمد رضا خان متوفى 1340هـ، مشتاق بك كارنر،

لاهور)

(سوانح كربلا، صدر الافاضل نعيم الدين مراد آبادى (1367هـ) مكتبة المدينه، كراچي)

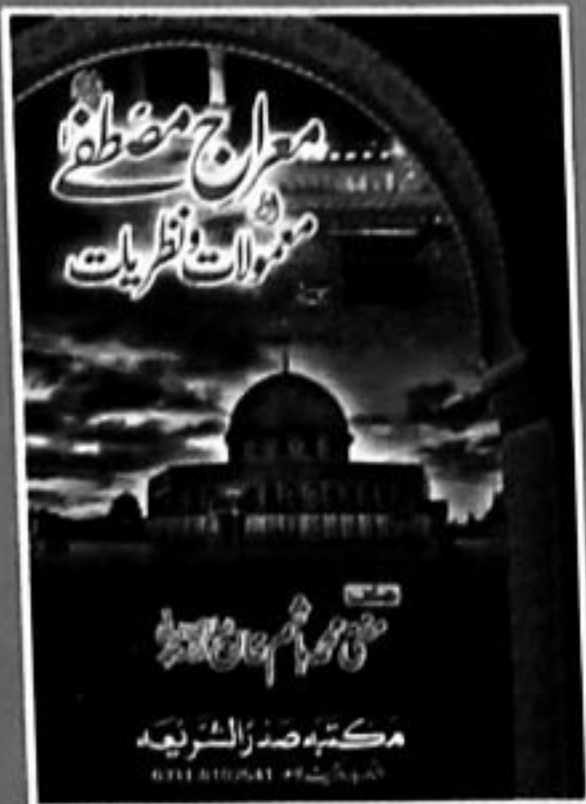
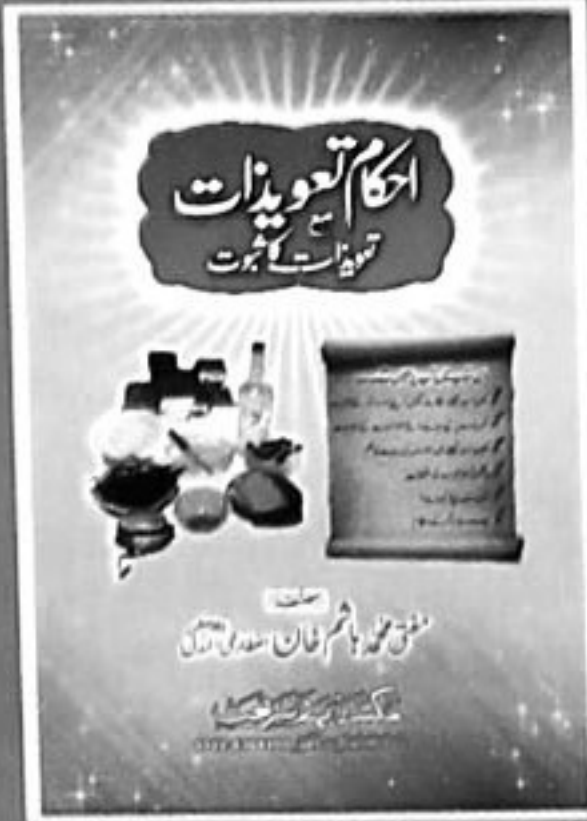
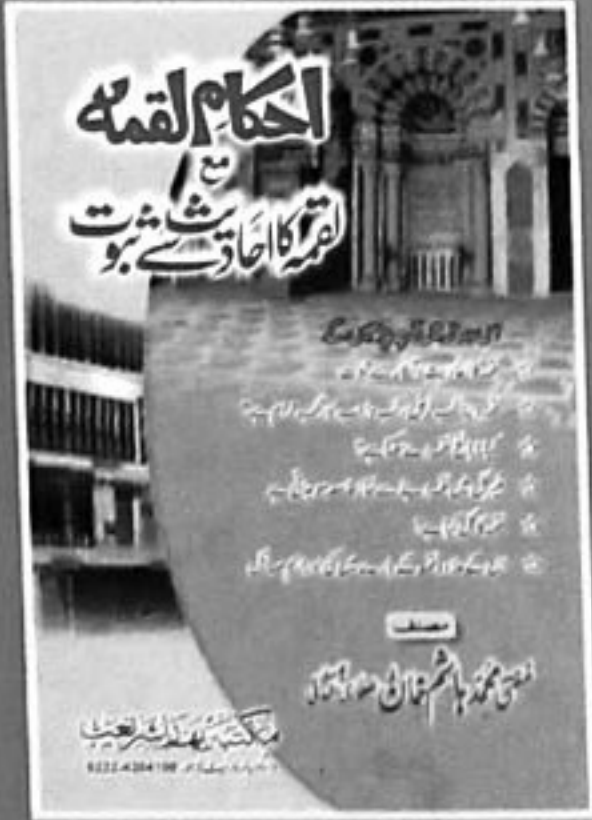
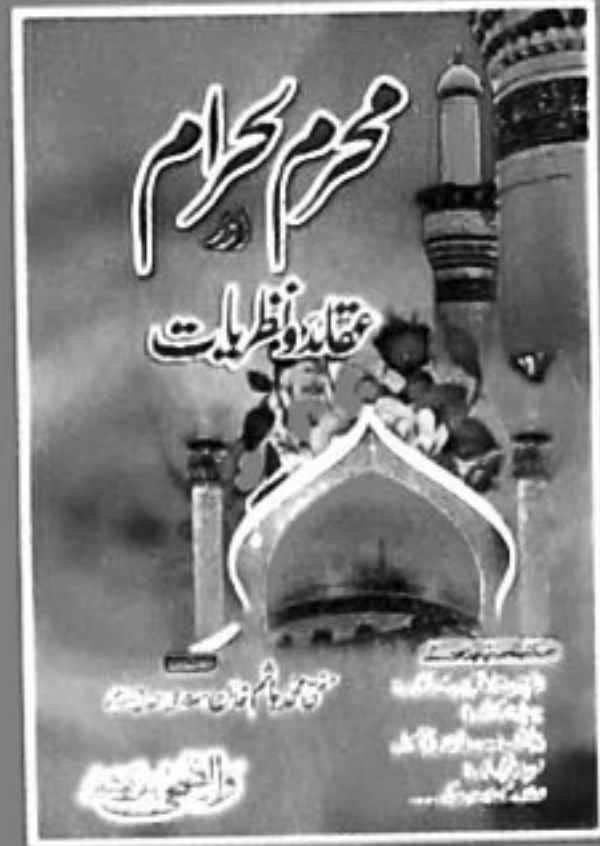
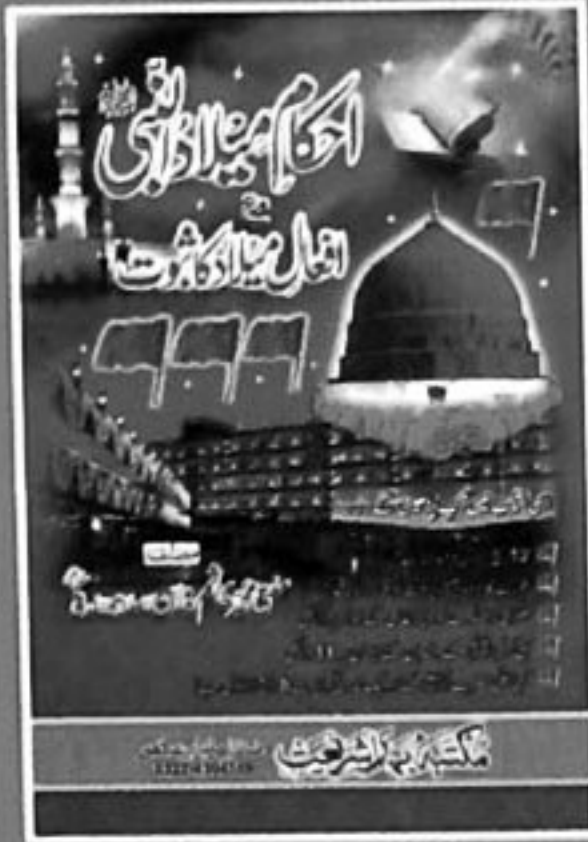
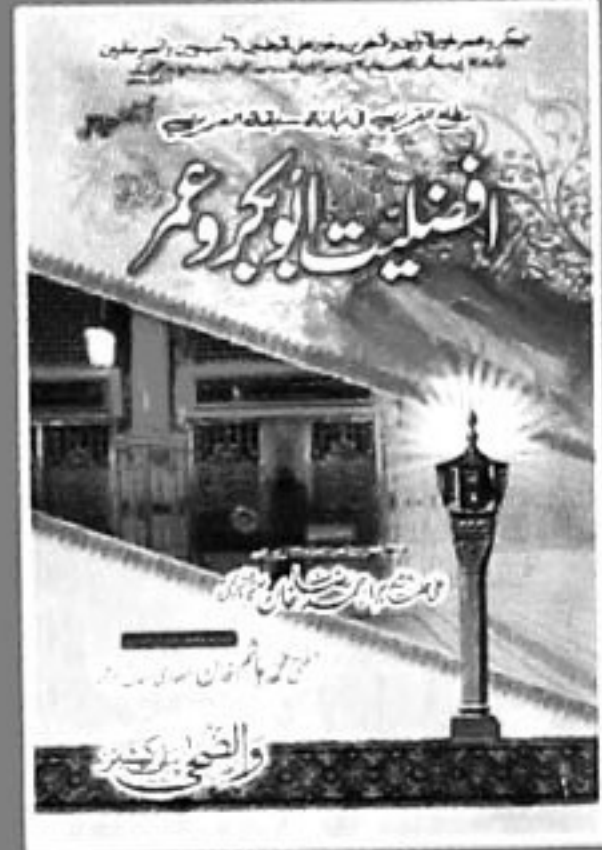
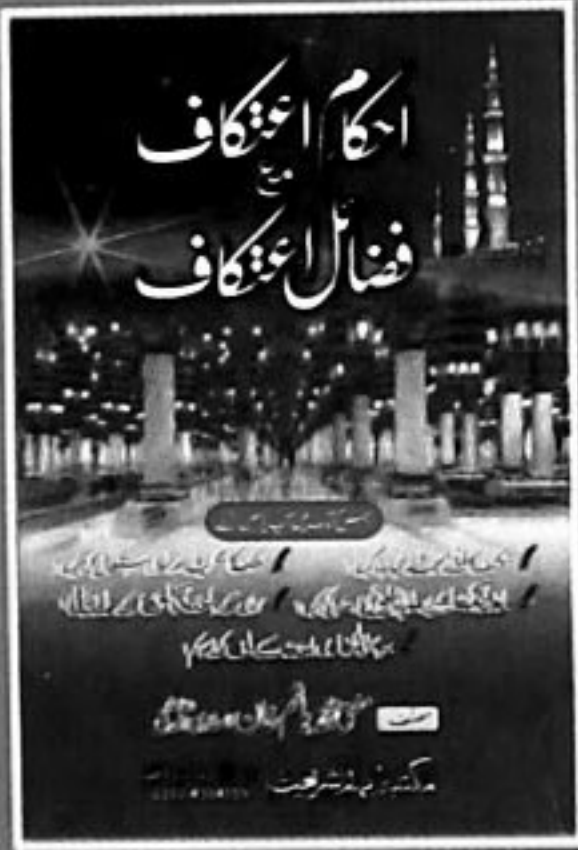
(خطبات محرم، مولانا مفتى جلال الدين امجدى متوفى 1422هـ، شبير برادز،

لاهور)

(دقائق الأخبار)

(القاموس الفقيه)

مصنف کی دیگر کتب



0332-9292026 مکتبہ امام اہلسنت